उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम मुन्तखबात फारसी

लेखक शिक्षा विभाग पंजाब

प्रकाशन वर्ष

منتخباتِ فارسی

گفتگو

احمد بیگ (بگزاده[1]) - کریم (پاکار)!
کریم - بلے آقا +
احمد بیگ - مہترِ[2] ما را صدا کن - کہ اسپم را بیروں بکشد و
زینِ سواری رُوپش[3] بگزارد +
کریم - او اسپہا[4] را عرق گیری و قشو[5] مے کرد - حالا برائے کارے رفتہ است +
احمد بیگ - میر آخور[6] کجا

۱؎ بگزادہ - بگ سردار کو کہتے ہیں - یعنی سردار زادہ - خان زادہ - ہندی میں ٹھیک اس کا ترجمہ صاحب زادہ ہے + ۲؎ مہتر - سائیس + ۳؎ محاورہ ہے کہ ہر چیز کے اُوپر کو رُو کہتے ہیں + ۴؎ اسپہا - اسپ کی جمع ہے - یعنی گھوڑے - اہلِ زباں کا محاورہ ہے کہ ہائے ہوز اور الف سے جمع کرنے کی جگہ محض الف سے جمع کر لیتے ہیں - مثلاً سر بازا - رفیقا وغیرہ اور اسپ میں بائے فارسی کی جگہ بائے موحدہ بولتے ہیں + ۵؎ قشو - کھریرا + ۶؎ میر آخور - داروغۂ اصطبل +

رفتہ اشت ؟
کریم - آقا! او ہم بہ سرکشئِ[۱] ایلخی رفتہ اشت +
احمد بیگ - جلو دارِ[۲] ما کجا شت +
کریم - عقبِ نعلبند رفتہ اشت +
احمد بیگ - تو خودت چہ مے کنی ؟
کریم - من پیئین[۳] را بہ پاڑوہ[۴] از زیرِ پایے قاطرہا دور

مے کنم +
احمد بیگ - تو این کارہا را بہ پاکارِ[۵] دِگر بسپار - خودت پیشِ من بیا +
کریم - پاکارِ دِگر طورِ[۶] کاہ کشی بہ دوش گرفتہ برایے آوردنِ کاہ بہ باغ رفتہ اشت +
احمد بیگ - میرِ[۷] آخورِ ما چہ کار مے کند +
کریم - زین و تکلتو[۸]

[۱] سر کشئِ ایلخی - گھوڑوں کے گلّے کو جہاں بچھیرے پیدا ہوتے ہیں ایلخی - اور اُس کے جائزہ یا مُلاحظہ یا اِنتخاب اور چھانٹ کو سرکشی کہتے ہیں + [۲] جلو دار - گھوڑے پر سوار کرانے والا - کوتل گھوڑا تھامنے والا + سوا سائیس کے جس کو بہتر کہتے ہیں - ایک دُوسرا شخص جلو دار ہوتا ہے - اُس کا کام یہ ہے - کہ گھوڑا تیار کرے - اور سواری کے واسطے حاضر کر کے باگ ڈور پکڑے کھڑا رہے + [۳] پیئین - گھوڑوں کی لید + [۴] پاڑو - جھاڑو + [۵] پاکار - سائیس + [۶] طورِ کاہ کشی - گھاس باندھنے کی جالی + [۷] میر آخور - داروغۂ تھان + [۸] تکلتو - گھوڑے کا سامانِ چرمی +

اِصلاح طلب بُود - آنرا پیشِ
سرّاج بُردہ اشت +
احمد بیگ - خیر - حالا
تو کارِ خُودت را بِگُزار -
و اسب و زینِ سوارئے مارا
بیار +
کریم - کُدام اسب را ؟
احمد بیگ - نُقرۂ خنگِ
مارا +
کریم - آقا زادہ سوارش
شُدہ بگردِش رفتہ اشت +
احمد بیگ - اگر نُقرۂ خنگِ
ما موجُود نیشت - آں گرّۂ کہر[1]
را بیرُوں بِکش +
کریم - او بیمار شُد اشت +
احمد بیگ - چہ طور بیمار
شُدہ اشت ؟

کریم - دیرُوز خواہر زادۂ
شُما او را بہ گردِش بُردہ
بُود - یُورتمہ[2] مے تاخت -
پایش در گود[3] اُفتاد -
ناقُلا[4] بر زمیں خُوردہ لنگ
شُدہ اشت +
احمد بیگ - چرا او را
یُورقہ[5] نتاخت تا از اُفتادن
محفُوظ ماند ؟
کریم - آنہا ہمیشہ یُورتمہ
مے تازند +
احمد بیگ - برَو - تو
آں کُرنگِ سرکشِ ما را اگر
مے تُوانی - بیرُوں بکش -
و سازِ انگریزی رُوبَیش
بگُزار +
کریم - او را برادر زادۂ

[1] کہر - سُرنگ + [2] یُورتمہ - پویہ دَوڑ + واؤ اِظہارِ حرکت کے واسطے ہے + [3] گود - گڑھا - نشیب - کھتّہ - گہراؤ + [4] ناقُلا - بے ڈھب + [5] یُورقہ - گھوڑے کی وُہ چال ہے - جس کو دُڑکی یا دُلکی کہتے ہیں - واؤ اِس میں حرفِ اظہارِ حرکت کے واسطے ہے +

شُما بہ کالِسکہ[۱] بستہ بُردہ اَشت +
احمد بیگ - آیا در
اِصطبل از برائے سوارِئے
ما ہیچ اشب باقی نمانْدہ
اَشت ؟
کریم - یک قاطِرِ ماچگی
در طویلہ باقی اَشت - مگر
خَیلے چموش[۲] و بد رگ
اَشت - اگر بفرمائید - آں
اُلاغ[۳] را پالانِ سواری بر
رُویَش بگُزارم - بمرگِ خُودم
کہ در رفتن خَیلے رَہوار
اَشت - من ہر روز سوارش
شُدہ ام +
احمد بیگ - برَو
از طویلۂ آقا دائیِ ما یک
اشب برائے زِین سوارِئے
ما بیار +
کریم - اشبہائے شاں
اِمروز بہ اشب دوانی[۴]
رفتہ اند +
احمد بیگ - برَو - از
اِصطبلِ عمُوئے ما اشپ
شبرنگِ دیرُوز را بیار +
کریم - آقا! ایں اشپ
سواری حاضر اَشت +

[۱] کالِس بر وزنِ نالِش - اَور کاف بحسبِ مُحاورہ تصغیر کا کاف ہَے - جَیسے مرد - مردکہ + زن - زنکہ + یہ لفظ عام طَور پر بگھی کے معنی میں مُستعمل ہوتا ہَے - خواہ کِسی قِسم کی بگھی ہو - یعنی اِسمِ نکرہ ہَے - کہ بگھی کے کُل انواع پر بولا جاتا ہَے - اَور اِس کا ماخذ انگریزی لفظ کالیش (Calash) ہَے - کالیش کو کالِس مُفرّس کرکے آخر میں تصغیر کا کاف لگا دِیا ہَے - بعض اہلِ زباں بجائے کاف کے گاف لگا کر کالسگہ بولتے ہَیں - یہ صِرف لہجہ کا تغیّرُ ہَے + [۲] چموش - سرکش + بد رگ - بد ذات + [۳] اُلاغ - ڈاک کا گھوڑا + [۴] اشب دوانی - گھوڑ دوڑ +

احمد بیگ - زینش را درشت کن - ببیں قاش زیں کج بنظر مے آید +
کریم - آقا! ایں اسپ لگام و پاردم[۱] ندارد +
احمد بیگ - لگام و پاردمش را کجا گم کردہ؟
کریم - در بینِ راہ برو سوار شدہ بودم - ہمینکہ پا بہ رکاب آوردم - ایں شروع بہ گھگیری[۲] نہاد - شلاق[۳] زدم - لگد پرانید - رکاب کردم - سیخ شد - از زین پرت[۴] شدم - لجام از دستم گسیخت و گریخت - زین و برگ[۵] را نمے دانم -

کجا انداختہ است +
احمد بیگ - تو چرا برو سوار شدہ بودی؟
کریم - مے خواستم رفتارش را بہ بینم +
احمد بیگ - ایں خیلے بد رگ است - برو - ایں را پس دادہ بیا +
کریم - باز از برائے شما الاغ خود را پالان بیندازم +
احمد بیگ - نفست[۶] بگیر - و برو - ما چہ قاطر ہائے ما را بہ

---

۱ پار دم - دمچی + ۲ گھگیری - اڑی کرنا + ۳ شلاق - قمچی - تازیانہ + ۴ پرت شدم - کوٹ پڑا + ۵ زین و برگ - زین تو معروف چیز ہے - اور برگ گھوڑے کے تمام ساز و سامانِ چرمی کو کہتے ہیں + ۶ نفست بگیر - یعنی چپ رہ +

دُرُشکۂ[1] سر بازِ ما بہ بشد +
کرِیم - آقا! تِگرِ عرادۂ[2] اش
از دیرُوز شِکستہ شُدہ اَست +
احمد بیگ - گارِئے[3] مارا
کہ بُردہ اَست ؟
کرِیم - پِسرِ آقا دائیِ
شُما بُردہ اَست +
احمد بیگ - اِیں پول

بگیر و از اِدارۂ[4] ترن[5] وائی
یک بلیت[6] برائے من
بیار - کہ تا اِشتاسیُونِ[7] ریل
برسم +
کرِیم - بلے ترن وائی -
خیلے آرام[8] و سنگِین حرکت
مے کُند +

[1] دُرُشکہ - ہلکی سبک بگھی - یعنی زمین دوز گاڑی - منجملہ بگھی کے اقسام کے یہ بھی ایک قسم کی گاڑی ہے - کسی قدر نیچی اور سبک سقف دار اور بِلا سقف دونو طرح کی ہوتی ہے - یہ لفظ انگریزی دو اِسموں سے مُرکّب ہے - یعنی ڈرائی چیس (Dry chase) سے مُفرّس ہُؤا ہے - فارسی میں سی اینچ کا بدلا شین ہے - آخر میں کاف بحسب مُحاورۂ اہلِ اِیراں تصغیر کا ہے + [2] تگرِ عرادہ - عرادہ چرخ اور گاڑی کے پہیّے کو کہتے ہیں - تگر اُس کے دُھرے کو کہتے ہیں + [3] گاری - چار پہیّے کی گاڑی - چوپہیّہ بگھی - چھت دار گاڑی + [4] اِدارہ - دفتر - محکمہ - کارخانہ + [5] ترن وائی - ٹریموے (Tramway) کا مُفرّس ہے - یعنی گھوڑوں کی ریل + [6] بلیت - سند - رُقعہ - ٹکٹ + یہ لفظ انگریزی بیلٹ (Billet) سے مُفرّس ہے + [7] اِشتاسیون - ریل کا سٹیشن + [8] آرام و سنگین حرکت کردن - بے تکان اور آہستہ چلنا +

سیر و گردش

رُستم خاں ۔ حاتم خاں
آقا ! بیائید ۔ یک دقیقہ سیر
و گردش بکُنیم +
حاتم خاں ۔ یک خُردہ
صبر کُنید ۔ تا الماس بیگ
را صدا زنم ۔ کہ او ہم ہمراہِ
ما بیاید +
رُستم خاں ۔ وا ایستید ۔
راہِ عُبُور خیلے بد است +
الماس بیگ ۔ بلے ۔
در بینِ راہ خیلے گِل و شُل
بہ نظر مے آید +
حاتم خاں ۔ مُتجاوِز از
یک فرسنگ گِل است +
رُستم خاں ۔ معلوُم
میشود ۔ کہ سیلاب ایں زمیں را
گود[1] کردہ است +
حاتم خاں ۔ حالا ما از
کدام راہ بِرویم ؟
الماس بیگ ۔ از راہے
کہ جلوِ شُما ست +
حاتم خاں ۔ ایں راہِ
سر بالا[2] بکُجا مے رود ؟
الماس بیگ ۔ یک راست
بسمتِ ریگستاں مے رسد +
رُستم خاں ۔ ایں راہ
ہموار بہ نظر نمے آید +
الماس بیگ ۔ خیر ۔
ایں راہ ہمہ جا ناقُلا[3] و
پست و بلند است +
حاتم خاں ۔ ایں کوہ
بالمرّہ[4] کچل[5] است +

---

[1] گود ۔ گڑھا ۔ نشیب + [2] سر بالا ۔ چڑھائی ۔ ڈھلواں ۔
بلندی + [3] ناقُلا ۔ بے ڈھب ۔ ناہموار + [4] بالمرّہ ۔ بالکُل ۔
تمام + [5] کچل ۔ گنجا + کوہِ کچل ۔ گنجا پہاڑ جس پر درخت
اور گھاس نہ ہو +

الماس بیگ - چونکہ از
گیاہ اثرے ندارد - خاکش
ہمہ دلگیر[1] است +

رستم خاں - شاید ازیں
گردنہ[2] بہ آں دماغۂ[3] کوہ
مے تواں رفت +

الماس بیگ - نہ خیر -
ازیں گردنہ کہ بالاتر رفتید -
گدوکِ[4] مسطحے مے آید -
چوں از پرتگاہش[5] سرا زیر[6]
مے شوید - درۂ گودیست[7] -
و در دشتِ راستش
خر پشتہ[8] ایست - کہ راہش
بہ آں دماغۂ کوہ است +

حاتم خاں - آخر راہ ایں
رشتۂ کوہ را چہ مے نامند ؟

الماس بیگ - شما در
نقشہ[9] ہائے جغرافی کوہِ سلیمان
را نخواندہ اید ؟ راہ ایں ہماں
کوہِ سلیمان است +

حاتم خاں - در پسِ ایں
بغلۂ[10] کوہ چہ چیز است ؟

الماس بیگ - ازیں
بغلۂ کوہ کہ عبور کنید -

---

[1] خاکِ دلگیر - مٹی بھیانک شکل - وحشت ناک پہاڑ + دلگیر - وحشت ناک + [2] گردنہ - پہاڑ کی گھاٹی - پیچ دار اور تنگ راستہ چڑھائی کا + [3] دماغۂ کوہ - پہاڑ کی باریک چٹان جو سیدھی اور لمبی ناک کی چونچ کی طرح سے آگے کو نکلی ہوئی ہوتی ہے + [4] گدوک - پہاڑ کی گھاٹی سے اوپر چڑھ کر چوٹی پر جو کسی قدر مسطح جگہ ہوتی ہے - اسے گدوک کہتے ہیں + [5] پرتگاہ - پھسلواں جگہ + [6] سرا زیر شدن - نیچے اترنا + [7] گود - گہراؤ - گڑھا - مغاک + [8] خر پشتہ - زمین کا ایسا ٹیلا جو ہر طرف سے سلامی ہو + [9] نقشہ ہا جمع ہے - نقشہ جغرافیہ کو کہتے ہیں + نقشجات - جغرافیہ + [10] بغلۂ کوہ - پہاڑ کی ڈھال - یک طرفی ضلع +

ماہُور[۱] پشت بر لب درہ ہاے عمیق کہ آدم آنہا را دیدہ زہرہ ترک مے شود +

حاتم خاں - این شگافِ کوہ زبر چہ قدر مُہیب است - کہ آدم بے خطر از زیرِ آں نمے تُواند بگزرد +

اُلماس بیگ - بیائید - کہ بریں خر پُشتہ برائیم +

حاتم خاں - شکلش را گم کُنید - بیائید - ازیں بغل[۲] بر آں رہ گزشتہ تماشاے آں دریاچہ[۳] را بکُنیم +

اُلماس بیگ - باتلاقش[۴] را نگاہ کُنید - کہ خر تا بہ کفل فرو نشستہ است +

رُستم خاں - متردّدین[۵] کہ ازیں راہ آمد و شُد مے کُنند - کُجا منزل مے کُنند +

اُلماس بیگ - درمِ پُل منزل مے کُنند +

رُستم خاں - این پُل چند چشمہ[۶] دارد +

اُلماس بیگ - دُوازدہ چشمہ دارد +

رُستم خاں - دریاچہ امروز خیلے بر سرِ طُغیانی است +

اُلماس بیگ - بلے - موسمِ باران است - دریاچہ دریں رُوزہا کیفیّتِ عجیبے

---

[۱] ماہُور - ٹیلہ - ٹبّہ - خرپُشتہ + [۲] بغل برآ رہ - ایسا راستہ جو زمین کھود کر گہرا بنایا جائے - اور اُس کے بغلی کنارے بلند ہوں + [۳] دریاچہ - جھیل - تالاب + [۴] باتلاق - دلدل - کیچڑ - دھسن + [۵] مُتردّدین - آنے جانے والے + [۶] چشمۂ پُل - پُل کا در جس میں سے پانی ہو کر گزرتا ہے +

دارد +

رُستم خاں - این مردُم
کہ در کوشکہ[۱] نشستہ اند -
کیستند ؟

الماس بیگ - اینہا
راہ گذر[۲] ہستند +

رُستم خاں - بیائید -
یک دقیقہ با ایشاں دوستانہ
گفتگو کنیم +

حاتم خاں - این پیرہ مرد
مُحترمے بہ نظر مے آید - بایست
کہ ما خود را باو مُعرفی[۳] بکنیم +

رُستم خاں - سلامُ علیک
آقا !

حاجی صالح - وعلیکُمُ السّلام +

رُستم خاں - آغُور[۴] بخیر +

حاجی صالح - آغُورِ شُما ہم
بخیر +

رُستم خاں - آقا ! اِسمِ
مُبارکِ تاں چیست ؟

حاجی صالح - بندہ
حاجی صالح نام دارم +

رُستم خاں - مُبارک
اِسمے است - از کجا میرسید ؟

حاجی صالح - از قندھار +

رُستم خاں - بکجا تشریف
مے برید ؟

حاجی صالح - بہ لاہور +

رُستم خاں - چرا از راہِ
آہن[۵] تشریف نیاوردید ؟

---

[۱] کوشکہ - سواری کی چھوٹی کشتی + [۲] راہ گزر - مُسافر + [۳] مُعرفی کردن اِنٹروڈیوس - جان پہچان کرنا - صاحب سلامت - شناسائی کرنا + [۴] آغُور - حرکت کرنا + مُلکِ ایران میں رسم ہے - جب کوئی شخص سفر کو جاتا ہے یا سفر سے آتا ہے - تو دوست احباب اُسے واشتہ میں پا برکاب دیکھ کر بطورِ تفاؤل کہتے ہیں - آغُور بخیر یعنی تُمہاری حرکتِ سفر مُبارک ہو - مُسافر جواب دیتا ہے - کہ آغُورِ شُما نیز بخیر یعنی تُمہاری حرکت بھی بخیر ہو + [۵] راہِ آہن - ریل +

حاجی صالح - وُسعتِ کرایۂ راہِ آہن نداشتنم +

رُستم خاں - قندھار ازیں جا پانزدہ رُوز راہ ہشت +

حاجی صالح - خیر - کمتر اشت - اگر از راہِ آہن بہ رگیرید - فقط دو رُوزہ راہ اشت - و اگر منزل بہ منزل بہ رگیرید - دہ رُوز اشت +

رُستم خاں - باز از لاہور رد شُدہ بکُجا تشریف مے برید ؟

حاجی صالح - بہ دہلی - ازآں جا بہ لکھنؤ - ازآں جا بہ بنارس - بعد بہ بمبئی +

حاتم خاں - از قندھار - آں طرف - متردِّدین را کسے از آمد و شُد منع نمے کُند ؟

حاجی صالح - از جانبِ امیر صاحب کابُل قدغن[1] اشت - کہ تا کسے تذکرہ[2] نداشتہ باشد - آں طرف پا نگُزارد +

رُستم خاں - ایں کیست کہ ہمراہِ شُما مے آید ؟

حاجی صالح - رفیقِ راہ اشت و ہمشہرئے[3] ما شت +

رُستم خاں - چہ کارہ اشت ؟

حاجی صالح - ہر جور میوہ آوردہ اشت +

رُستم خاں - بخیالِ من در بینِ راہ از دُزد و دلہ[4] خطرے نباشد +

حاتم خاں - اِنتظامِ دَولتِ اِنگلیس اشت - کسے بہ مالِ کسے دشت بُرد نمے تواند کُند +

---

[1] قدغن - تاکید - مُمانعت + [2] تذکرہ - راہداری کی سند - چِٹھی - پروانہ + [3] ہمشہری - ہم وطن + [4] دُزد و دلہ - چور - بد معاش +

الماس بیگ - بلے - در شہر ہر کُجا کہ اُپاڑدی[1] بڑدار و بدو بُودہ اشت - قراوُلان[2] اورا گرِفتہ دشتاق کردہ اند +

حاجی صالح - حالا شہر نزدِیک رسیدہ اشت ؟

رُشتم خاں - بلے - ازیں کوہ کہ سرا[3] زیر مے شوید - شہر اشت +

حاجی صالح - ہمہ صحرا سبز و خُرّم بہ نظر مے آید +

الماس بیگ - قریبِ کوہ جُلگہ[4] ایشت پر از گل و لالہ +

حاجی صالح - سیاہئے جادہ بہ نظر نمے آید - شاید کہ ما راہ اِشتِباہ کردہ ایم +

الماس بیگ - بلے - شُما راہ گُم کردہ اید - مگر بلدِیّت نمے دارید ؟

حاجی صالح - اگر ما بلدِیّت مے داشتیم - اِیں قدر دِل[5] راہ نمے رفتیم +

رُشتم خاں - رفیقِ شُما حالا در کُجا رفتہ اشت ؟

حاجی صالح - در بَینِ راہ از ما سوا شُدہ اشت +

رُشتم خاں - آیا او بہ لاہور نخواہد رفت ؟

حاجی صالح - او در عقبِ ما بہ چاپاری[6] مے آید +

رُشتم خاں - الآن شُما تنہا مے روید ؟

حاجی صالح - من غرِیبِ اِیں دِیار ہشتم - بلدِیّت ندارم - مے ترسم کہ راہ گُم کنم +

---

[1] اُپاڑدی بڑدار و بدو - اُٹھائی گیرا + [2] قراوُل - چوکیدار - پہرہ دار - پولیس مین + [3] سرا زیر شُدن - نیچے اُترنا + [4] جُلگہ - میدانِ مُسطّح - ہموار زمین - قابِلِ زراعت + [5] دِل راہ رفتن - بیہودہ راہ چلنا - بھٹک جانا + [6] چاپار - ڈاک - گھوڑے کی ہو یا کسی طرح کی سواری کے لئے +

الماس بیگ - شما ہمراہِ ما
بیائید - ما شما را رہبری
مے کنیم +
حاجی صالح - کمالِ
مرحمت است - شاید کہ
ازیں جا منزلِ شما نزدیک
باشد ؟
رستم خاں - بلے - نزدیک
است +
حاجی صالح - ازیں جا
چہ قدر مسافت دارد ؟
رستم خاں - چنداں مسافت
ندارد - فقط پنج میل راہ
است +
حاجی صالح - آقا! اسمِ
مبارکِ تاں چیست ؟
رستم خاں - مرا رستم خاں
مے گویند +
حاجی صالح - شما چہ کار
مے کنید ؟

رستم خاں - بندہ کلاں ترِ[1]
ایں دہ ہستم +
حاجی صالح - ایں آقا کہ
جلوِ شما ایستادہ است - چہ
نام دارد ؟
رستم خاں - حاتم خاں
نام دارد +
حاجی صالح - چہ کارہ
است ؟
رستم خاں - کدخدائے[2]
شہر است +
حاجی صالح - ایں بزرگ
کہ در دستِ راستِ شما راہ
مے رود - چہ کس است ؟
رستم خاں - نامش
الماس بیگ است - اربابِ[3]
دہِ ما باو تعلق دارد +
حاجی صالح - ایں مردم
دریں سبزہ زار چہ میکنند ؟
الماس بیگ - زمیں را

[1] کلاں تر - چودھری - چوگرٹات + [2] کدخدا - میر محلہ - مقدم - سٹی سپرنٹنڈنٹ + [3] ارباب - زمیندار - مالگزار - تعلقہ دار +

از کود[۱] داده شیار[۲] کرده از
برائے سبزی کاری[۳] کرزہ بندی[۴]
مے کنند +
حاجی صالح - معلوم میشود۔
کہ خاکِ ایں سر زمیں ہمہ اش
پوک[۵] اشت +
الماس بیگ - خیلے نرم
و حاصل[۶] خیز اشت +
حاجی صالح - دریں جاہا
آیا زراعتِ دیمی[۷] ہم مے کارند
یا ہمہ آبی[۸] اشت +
الماس بیگ - در اکثر

جاہا (آبی) نہری اشت - و
پارۂ جاہا چاہی اشت - و
در بیک[۹] تنک جاہا دیمی اشت -
شلتوک[۱۰] و زرت[۱۱] دریں جا
بہ زحمت[۱۲] عمل مے آید +
حاجی صالح - بیائید -
ازیں حاصل دو تا خوشۂ[۱۳] زرتِ
شیرہ دار بچینیم +
رستم خاں - بگزارید - از
بازار مے گیریم +
حاجی صالح - آب ایں
رود خانہ گل آلود و پر لجن[۱۴] اشت +

۱ کود - کھاد + ۲ شیار کردن - ہل چلانا + ۳ سبزی کاری - ترکاری بونا + ۴ کرزہ بندی - کیاریاں بنانا + اس تمام فقرے کے یہ معنی ہیں - کہ زمین میں کھاد ڈال کر اور ہل چلا کر ترکاری بونے کے لئے کیاریاں بنا رہے ہیں + ۵ پوک - نرم - پولی زمین + ۶ حاصل خیز - زراعت کے قابل زمین + ۷ دیمی - بارانی + ۸ آبی - چاہی یا نہری + ۹ تنک تنک جاہا - کہیں کہیں - منفرق مقامات + ۱۰ شلتوک - دھان - جھونہ + ۱۱ زرت - مکئی - جوار + ۱۲ بہ زحمت - محاورۂ حالِ اہلِ زباں میں بمعنے اچھی طرح ہے - چنانچہ بزحمت کاشتن کے معنی ہیں - اچھی طرح سے بونا - اور بزحمت عمل آمدن - اچھی طرح سے پیدا ہونا + ۱۳ خوشۂ زرتِ شیری - دودھیا مکئی کے بھٹے + ۱۴ لجن گاد - گدلا - تلچھٹ +

الماس بیگ - شما را
از دور ہمچو بنظر مے آید-
ورنہ خیلے تمیز[۱] و صاف
است +
حاجی صالح - ایں باغ
کہ بہ نظر مے آید - باغِ[۲]
گلکاری است - یا باغِ[۳]
سبزی کاری +
الماس بیگ - در دستِ
راستِ ما باغِ گل کاری
است - و پس تر از آں
باغِ مشجری[۴] است - و
درمیانِ آں باغِ[۵] وحش
است +
حاجی صالح - ایں
بنائے بلندِ نوک دار کہ از دور
بنظر مے آید - چہ چیز است؟

رستم خاں - منارۂ[۶]
ساعت است +
حاجی صالح - ایں بنا
را کہ ساختہ است ؟
رستم خاں - ایں بنا از
مالِ خزانۂ دولت ساختہ اند +
حاجی صالح - چشم اندازِ[۷]
ایں برج بکدام طرف است ؟
رستم خاں - بہ طرفِ
دریا است +
حاجی صالح - ایں منارہ
چند پلہ[۸] دارد ؟
رستم خاں - دویست[۹] پلہ
مے خورد[۱۰] +
حاجی صالح - در مقابلش
ایں تالار[۱۱] بزرگ چہ چیز
است ؟

۱ آب تمیز - صاف پانی - نرمل جل + ۲ باغِ گلکاری - پھول باغ - پھولوں کے بونے کی جگہ + ۳ باغِ سبزی کاری بوٹیوں یا ترکاریوں کے بونے کا باغ + ۴ باغِ مشجری - درختوں کا باغ + ۵ باغِ وحش - چڑیا خانہ زندہ جانوروں کا عجائب خانہ + ۶ منارِ ساعت - گھنٹہ گھر + ۷ چشم انداز - جھروکا + ۸ پلہ - زینہ - سیڑھیاں + ۹ دویست - دو صد - دو سو + ۱۰ پلہ خوردن - سیڑھیاں لگنا + ۱۱ تالار - ہال - بڑا کمرہ - کمرہ +

حاتم خاں - ایں گمرک[۱] خانہ است +

حاجی صالح - در دشتِ راستش ایں بنائے بلند کہ دورِ اطاقش[۲] را با سیم[۳] شبکہ کردہ اند - از برائے چیست؟

حاتم خاں - دیوان خانۂ[۴] عدلیہ است +

حاجی صالح - ایں مردم کیستند کہ دورِ اطاقش گرد آمدہ اند +

حاتم خاں - ایں عارضین[۵] ہستند - کہ از برائے اصلاحِ[۶] مرافعہ جات اینجا حاضر شدہ اند +

حاجی صالح - ایں بنا نیلے مستحکم بنظر مے آید +

رستم خاں - ایں عمارت تماماً از سنگ و آجر[۷] و گچ است +

حاجی صالح - ایں بنائے گلاہِ فرنگی چہ چیز است ؟

رستم خاں - کلیسیائے انگلیس است +

حاجی صالح - ایں مجسمۂ[۸] نیم تنہ از کیست ؟

رستم خاں - ایں مجسمۂ اعلیٰ حضرت قیصرۂ

---

۱ گمرک خانہ - چنگی کا محکمہ - ٹاؤن ڈیوٹی - محصول لینے کا مقام +
۲ اطاق - کمرہ + ۳ سیم - تار - لوہے کا ہو یا پیتل کا یا چاندی کا + شبکہ - جالی - جال - سوراخ دار ٹٹی + ۴ دیوان خانہ - کچہری + دیوان خانۂ عدلیہ - جج کی کچہری - ججی + ۵ عارضین - اہلِ مقدمہ +
۶ اصلاح مرافعہ جات - مقدمات کا فیصلہ + ۷ آجر - پکی اینٹ + اہلِ زباں کچی اینٹ کو خشت اور پکی اینٹ کو آجر کہتے ہیں - یہ لفظ در اصل عربی ہے + ۸ مجسمہ - پتھر کی مورت - مجسمۂ نصف تنہ - آدھے دھڑ کی مورت +

ہِند اشت +
حاجی صالح - ایں عمارتِ پُشتِ ماہیئے کہ دُخان ازآں مُتصاعد اشت - چہ چیز اشت ؟
رُشتم خاں - اِشتاسیوُن[۱] راہِ آہن اشت +
حاجی صالح - ایں جمعیت زیاد از براے چیست ؟
رُشتم خاں - اینجا اُرْدُو[۲] زدہ اند +

حاجی صالح - ایں آدم ہا کہ سبیل بہ سبیل[۳] بافتہ رَتیپ[۴] بشتہ اند - چہ مے کنند ؟
رُشتم خاں - اِمروز قشون[۵] را سان[۶] دادہ اند - ایں دشتۂ سر باز ہاے نظامی اشت - کہ گاہے قطار بشتہ مے دوند - و گاہے پارا جُفت[۸] بَرْداشتن و جشتن مے زنند - و گاہے مُدَوّر[۹] گشت مے کنند +

[۱] اِشتاسیوُن - سٹیشن + [۲] اُرْدُو - چھاؤنی - پڑاؤ +
[۳] سبیل بہ سبیل بافتہ - مونچھوں سے مونچھیں جوڑے ہوئے یا ملائے ہوئے یعنی قریب قریب کھڑے ہوئے + [۴] رَتیپ - پیادوں کی صف + [۵] قشون - لشکر - فوج - سپاہ + [۶] سان - جائزہ - ملاحظہ + [۷] سرباز - پلٹن کے سپاہی + نظامی - فوجی + سر بازِ نظامی - فوجی سپاہی + [۸] پارا جُفت بَرْداشتن و جشتن - پاؤں کی تھپکی جو ایک ساتھ دونو پاؤں سے ہو + [۹] مُدَوّر - چکّر کا گشت - صف بصف ایک خط یعنی ایک ڈنڈی پر آگے پیچھے ہو کر چلنا اور دائرے کے طور پر چکّر کھانا + یہ صورت جنگی پلٹن کی رفتار کی ہے +

حاجی صالح - نام
این جا چیست؟
رستم خاں - این را
پاراد[1] مے گویند - و از برائے
مشقِ جنگ ساختہ اند +
حاجی صالح - آیا این
عمارت ہا داخلِ بدنۂ[2] شہر
است +
رستم خاں - نہ خیر -
این ابنیہ ہمہ اش خارج
از دائرۂ[3] شہر است +
حاجی صالح - این شہرِ
شما چند خانوار[4] دارد؟
رستم خاں - البتہ
متجاوز از دہ ہزار باب[5] خانہ
دارد +
حاجی صالح - خیلے
پر یورت[6] است +
رستم خاں - بلے -
خوب آبادان است +
حاجی صالح - تک تک جاہا -
کمہ[7] و الاچیق ہم بہ نظر
مے افتد +
رستم خاں - آرے -
مردم کم مایہ در الاچیق و
کپر[8] زندگانی بسر میکنند +
حاجی صالح - ازین
قرار داد معلوم شد - کہ این
عمارت ہا خارج از شہر
است - پس شہر در کجا ست؟

[1] پاراد - فوج کے جائزہ دینے کی جگہ - صف بندی کا مقام - قواعد کا میدان + یہ لفظ پریڈ (Parade) سے مفرس ہے +
[2] بدنۂ شہر - شہر کا جسم - ہیئتِ مجموعی + [3] دائرۂ شہر - آبادی + [4] خانوار - گھر - مکان - حویلی + [5] باب خانہ - دہلیزِ خانہ - چوکھٹ - دہ ہزار بابِ خانہ - دس ہزار چوکھٹ گھر +
[6] یورت - منازل - پر یورت - آباد - پر منازل - تعمیرات سے آباد + [7] کمہ - ٹٹیوں کا گھر - چھپر + الاچیق - چھپر - ٹٹی - گھانس پھونس کی ٹٹیاں + [8] کپر - چھپر +

رُستم خاں - آں رِبنائے بلندے رکہ پیش رُوئے شُما شت - درْوازۂ شہر اشت و دَورِ آں قلعۂ او شت +

حاجی صالح - بیائید - یک دقیقہ در بازار گردِش کُنیم - تا خُوب بلدِیّت[۱] بہم رسانیم +

رُستم خاں - خَیلے خُوب! بیائید - ازیں دہنۂ چار سُوق[۲] بگرْدیم +

حاجی صالح - شُما پیش پیش برَوید - من پُشتِ سرِ شُما مے آیم +

رُستم خاں - خَیر - میباید - ما باہم یکجا برَویم - رکہ از ہم سوا[۳] نشویم +

حاجی صالح - در بَینِ راہ خَیلے جنجال[۴] و جمعیّت اشت - رکہ عُبُور و مرُور دُشوار اشت +

رُستم خاں - بلے - خَیلے شُلغ[۵] اشت - سرِ حساب[۶] - تنہ[۷] نخورید +

حاجی صالح - بیائید - ازیں پس کُوچہ[۸] بگرْدیم رکہ راہِ خلوت[۹] اشت +

رُستم خاں - راہِ آمد و شُدِ ایں پس کُوچہ بند اشت +

حاجی صالح - پس از کُدام راہ برَویم؟

رُستم خاں - ازیں راہ کج[۱۰] کردہ باید - رکہ بدشتِ چپ بگرْدیم +

---

۱ بلدِیّت - واقفیّت + ۲ چار سُوق - چار سُو - چوک - چاندنی چوک + ۳ از ہم سوا شُدن - ایک دُوسرے سے علیحدہ ہو جانا + ۴ جنجال - ریل پیل + ۵ شُلغ - جمگھٹا + ۶ سر حساب - آگاہ رہو - ہوشیار رہو + ۷ تنہ خُوردن - دھکا کھانا + ۸ پس کُوچہ - گلی + ۹ راہِ خلوت - خالی راستہ + ۱۰ راہ کج کردن - راستہ کترا جانا +

حاجی صالح - این راہ
بکجا مے رود ؟
رستم خاں - یک راست
بہ مسجدِ جامع مے رسد +
حاجی صالح - پایے
مسجدِ جامع این چہ عمارت
است ؟
رستم خاں - این
قراول[1] خانہ است +
حاجی صالح - درین
شہر ہر روز چہ قدر مال
بہ فروش مے رسد ؟
رستم خاں - روزے
دو بیست ہزار قران مال
بفروش مے رسد +
حاجی صالح - این مرد
کہ روے صندلی نشستہ است -
کیست ؟

رستم خاں - این
گزمہ[2] باشئ شہر است +
حاجی صالح - این محلہ
چہ نام دارد ؟
رستم خاں - این را
چہار[3] سوقِ وزیر خاں میگویند
حاجی صالح - حالا وقت
تنگ شدہ است - مے خواہم -
بہ کاروان سرا بروم +
رستم خاں - کاروان سرا
بیرونِ شہر عقب گمرک خانہ
واقع است +
حاجی صالح - راہش
از کدام طرف است +
رستم خاں - راہش بدستِ
چپ شما واقع است +
حاجی صالح - این چہ
چیز است - کہ مردم این را

[1] قراول خانہ - پولس سٹیشن + قراول پولس مین کو کہتے ہیں +
[2] گزمہ - پولس + گزمہ باشی (داروغہ) - پولیس افسر - کوتوال - تھانہ دار - + [3] چار سوقِ وزیر خاں - وزیر خاں کا چوک +

کشاں کشاں مے برند ؟
رُستم خاں - ایں طولُمبہ[1]
اشت - معلُوم مے شوَد - کہ
جائے آتش گرفت اشت -
کہ طولُمبچیہا دواں دواں
مے رونَد +
حاجی صالح - حالا
بندہ مُرخص مے شوَم - شما را
بخُدا مے سپارم +
رُستم خاں - فی امانِ اللہ!
برَوید +
رُستم خاں - حاتم خاں آقا!
شما اِستادہ چہ مے کُنید ؟
بیائید - بہ اُطاق گار[2] نشستہ

اِنتظارِ آمدنِ شمندفر[3]
بکشیم +

1532

حاتم خاں - من و
الماس بیگ رایں جا حرف
مے زنیم - شما اندرُوں رفتہ
بلیت[4] بگیرید +
رُستم خاں - تلگرافچی[5]
مے گوید - کہ ترن[6] از مقامِ
الف براہ نیفتادہ اشت -
وقتیکہ ترن از مقامِ الف
اینجا مے رسد - ترن اینجا
ویل مے کُنند +
حاتم خاں - شاید ترن
بمقامِ ب عوض مے شوَد ؟

[1] طولمبہ - بمبہ - پانی پھینک کر آگ بُجھانے کا آلہ - یہ آلہ ہر ایک بڑے شہر میں میونسپلٹی کی طرف سے آگ بُجھانے کے لئے رہتا ہے - یہ لفظِ انگریزی ٹول پمپ (Tollpump) سے مُفرس ہے + [2] گار - سٹیشن + اُطاقِ گار - سٹیشن کا کمرہ + [3] شمندفر - ریل + یہ لفظ ترکی ہے + [4] بلیت - ٹکٹ + یہ لفظِ انگریزی بیلٹ (Billet) سے مُفرس ہے + [5] تلگرافچی - ٹیلیگراف ماسٹر - تلگراف ٹیلیگراف (Telegraph) سے مُفرس ہے + [6] ترن - ٹرین (Train) ؟ +

رُستم خاں - نہ خَیر۔
ہمہ ترن عوض نمے شود -
فقط کارِشکۂ[1] بُخار را عوض
مے کُنند +
اَلماس بیگ - شاید کہ
راہِ آہنِ مقام دا آنجا مُنتہی
مے شود - و از آنجا خطِ راہِ آہنِ
دِگر ابتدا مے شود +
رُستم خاں - ایں خطِ
آہنِ جنوب یک راشت بمقام
...س مے رسد - و آں خطِ دیگر
بجانبِ ک مے رود +
اَلماس بیگ - دریں
خطِ راہِ آہن جائے تونل[2]
ہم مے اُفتد یا خیر ؟
رُستم خاں - در ہیچ جا
نمے اُفتند +
حاتم خاں - ایں کارِشکہ
رچہ قدر آرام و سنگین حرکت
مے کُند +

طلب

اشرف - من از شما یک
رجا دارم (من از شما یک
اُمیدواری دارم) +
انور - من در خدمتِ تاں
حاضرم (من آمادۂ خدمتِ
جناب ہستم) +
اشرف - ایں را بمن
کرم بکُنید (عنایت بفرمائید)۔
(مرحمت بکُنید) +
انور - چشم (بہ چشم) -
(بالائے چشم) - (از جان
و دِل) - (بہ کمال خوشنودی)۔
(اطاعت و بندگی) +

[1] کارِشکۂ بُخار - ریل کا انجن + [2] تونل (Tunnel) سُوراخ جو ریل کے گزرنے کے لیئے پہاڑ میں بنایا جاتا ہے +

شُکر و سپاس

اشرف - من شما را بسیار تشکّر میکنم (من شکر گزار لطفِ بزرگانۂ جناب هستم) - (من از جناب خیلے ممنونم) - (از التفاتے که در حقِ حقیر [بنده] - [من] - [مسکین] فرمودید - جناب [سرکار] - [شما] را تشکّر مے کنم) - (بنده خوشنود لطف و کرمِ سرکار هستم) +

انور - چیزے که باعثِ تشکّر باشد - نیست +

اشرف - بنده (من) جناب (سرکار) را خیلے (بسیار) زحمت داده ام +

انور - هیچ زحمتے نیست +

اشرف - از زحمتے که به شما داده ام - شرمنده ام - مراحمِ سرکار بنده را مستغرقِ خجالت مے کند +

انور - این را مگوئید (مفرمائید) +

اشرف - از لطف و کرمے که در حقِّ بنده شایان فرمودید (مبذول کردید) - خیلے خوشنود شدم +

مُنتخباتِ نگارِ دانش

فوائدِ یکدلی با دوستاں

رائے دابشلیم با بیدپائے حکیم گُفت - کہ از داستانِ دوستانے کہ دوستیٔ ایشاں از مکر و سخن چینیٔ بد گویاں بہ دُشمنی انجامید - روشن شُد - کہ در دوستی کردن و دوستاں بہم رساندن فائدہ نیست + برہمن گُفت - اے ملک ! نزدِ خردمنداں ہیچ نقدے گراں مایہ تر از دوستانِ مُخلِص نیست + بداں کہ دانایانِ پیشیں گفتہ اند - کہ اگر پادشاہے را ہفت اقلیم بہ دست اُفتد - و دوستِ یک جہتے بہم نرسد - ذوقِ فرمانروائی ندارد - و از جُملۂ قصہ ہائے یارانِ یکدل قصۂ زاغ و مُوش و کبُوتر و سنگ پُشت و آہو شت + رائے پُرسید - چگُونہ ؟

حکایت - برہمن گُفت - کہ در مرغزارے زاغے بر بالائے درخت زیر و بالا مے نگریست + ناگاہ مردے

دید - دامے بر گردن و توبرہ بر پُشت و چوبے در دست گرفتہ بجانب درخت مے آمد + زاغ در اندیشہ شد - کہ مگر قصدِ من دارد یا دیگرے + خود در زیر برگے پنہاں شد - و دیدہ بر آں گماشت - کہ آں صیاد چہ خواہد کرد + صیاد بہ پاے درخت آمدہ دام مگر باز کشید - و دانۂ چند بالاے آں پاشید - و در کمیں نشست + زمانے نگزشتہ بود - کہ خیلِ کبوتراں در رسید - و سرہوارِ ایشاں کبوترے بود - کہ او را مطوقہ گفتندے - زیرِ کیئے تمام داشت + کبوتراں چوں دانہ دیدند - از گرسنگی بے اختیار بسوے دانہ میل کردند + مطوقہ گفت - کہ اندیشہ کردن ضرور است - نہ بود کہ در زیرِ دانہ دام باشد + کبوتراں را از بسیاریِ گرسنگی حرص بیشتر شد + مطوقہ اندیشید - کہ اگر ہمراہی را بگزارد - بے وفائی مے شود - و اگر موافقت بکند - دیدہ و دانستہ خود را در بلا مے اندازد + آخر مطوقہ عیب بیوفائی بر خود نہ پسندید - و مردنِ خود را اختیار کرد + القصہ ہمہ کبوتراں فرود آمدند - دانہ چیدن ہماں بود - و در دام افتادن ہماں + صیاد از کمیں بر آمدہ شادی کناں بہ سوے دام دوید + کبوتراں را کہ چشم بر صیاد افتاد - سراسیمہ شدہ پر و بال مے زدند + مطوقہ گفت - اے یاراں! سخنِ من گوش نکردید - و الحال ہر یکے در خلاصِ خود مے کوشید - خود را در نظر نیاوردہ اگر ہر کدام در خلاصِ دیگرے کوشد - از برکتِ دل سوزی کارِ بستۂ شما بکشاید - ہمہ یک دل و یک رو شدہ زورے کنید - و بہ پرواز آئید - شاید کہ دام برداشتہ شود - و پریدن صورت بندد +

آخر از دولتِ اتّفاق دام را از جاے بر گرفته در پرواز آمدند۔
و صیّاد از عقب مے دوید + زاغ با خود گفت ۔ کہ
ایں چنیں واقع بعد دیرے واقع مے شود ۔ ہماں بہتر۔
کہ براے تجربۂ خود تا آخر کارِ ایشاں شتافتہ بروم +
ایں اندیشید ۔ و از پئے ایشاں برفت + تا بہ آبادانی رو
نہادند ۔ چوں از چشمِ صیّاد ایمن شدند ۔ از خلاصیٔ
خود بہ مطوّقہ سخن کردند + آں خردمند بعد از اندیشۂ
بسیار گفت ۔ دریں نزدیکی موشے است ۔ زیرک نام ۔ از
دوستانِ من ۔ کارِ بستۂ من ازو کشودہ شود + پس بہ
ویرانۂ کہ موش در آں نزدیکی خانہ داشت ۔ فرود آمدند +
چوں آوازِ مطوّقہ بہ گوشِ موش رسید ۔ ہماں ساعت از
خانہ بیروں آمد ۔ یارِ خود را بستۂ بندِ بلا دید ۔ بے آرام
شد ۔ و پس از سخنانِ تسلّی بخش بہ بریدنِ بندے کہ بداں
مطوّقہ بستہ شدہ بود ۔ آغاز کرد + مطوّقہ گفت ۔ اے
دوستِ مہرباں ! نخست بندہاے یاراں بگشاے ۔ پس
بہ کشادنِ بندِ من پرداز + موش گفت ۔ چگونہ ترا کہ
بہترینِ اینہائی ۔ گذاشتہ بہ دیگراں پرداختہ شود ؟ مطوّقہ
گفت ۔ مے ترسم ۔ کہ اگر از کشادنِ من آغاز کنی و ملول
شوی ۔ یاراں در بند مانند ۔ امّا چوں بستہ باشم ۔ ہرچند کہ
ملالِ تو بہ کمال رسیدہ باشد ۔ مرا در بند نخواہی گذاشت +
موش آفریں بر مروّتِ مطوّقہ کردہ بندہاے یاراں ببرید ۔
و در آخر گردنِ مطوّقہ را از بند آزاد کرد + کبوتراں
دل شاد آزادی گرفتہ بآشیانۂ خود رفتند + چوں زاغ

دستگیریِ موش و بُریدنِ بندہاے کبوتراں دید - به دوستیِ
او میل کرد - و با خود گفت - آنچه کبوتراں را اُفتاد - از آں
ایمن نتواں بود - و از دوستیِ چنیں گُزیر نباشد + پس
آہسته به درِ سوراخِ موش آمد - و آواز داد + موش پُرسید -
کیست ؟ گُفت - منم زاغ - با تو کارے دارم + موشِ زیرک
گرم و سردِ روزگار چشیده - براے روزِ بد چندیں سوراخِ
پنہانی که از آں بدر تواں رفت - راست کرده داشت +
چوں آوازِ زاغ شنید - بر خود به پیچید - و گُفت - ترا با من
چه کار ؟ و مرا با تو چه آشنائی ؟ و خواست - که از راہے دیگر
بدر رود + زاغ سرگذشتِ کبوتراں و وفاداریِ او به نسبتِ
کبوتراں باز نمود و گُفت - بعد از آنکه ایں حال را دیده ام -
دل بر دوستیِ تو بسته ام - مے خواہم که مرا به بندگیِ خود
قبول کنی + موش جواب داد - که آرزوے دوستیِ ما کردن
کشتی بر خشکی راندن است و اسپ بر روے دریا تاختن +
زاغ گفت - به نیّتِ دُرُست خواہش نموده ام - مرا محروم
مگذار - که ہر که بدرگاہِ کریم پیشه رو نہد - به ہر بدے که باشد -
قبول اُفتد + موش گفت - اے زاغ ! حیله بگذار - که خوے
شما را نیک دانم - بہیچ صورت از تو در اماں نشوم - و ہر که
با کسے دوستی کند - که از و در بیم و ترس باشد - بدو آں رسد -
که به کبک رسید + زاغ پُرسید - که چگونه ؟

حکایت - زیرک گفت - که کبکے در دامنِ کوه مے خرامید +
ناگاه بازے را چشم برو اُفتاد + نیکوئیِ رفتار و خوبیِ
رخسارِ او در دلِ باز جا گرفت - و بخود اندیشید - که حکما

گفتہ اند - ہر کہ بے یار بود - پیوستہ بیمار بود - ہماں بہتر کہ
ایں خنداں روے سبک روح را بیاری بگزینم - پس آہستہ
روے بجانبِ کبک نہاد - تا او را بہ دوستی گزیند + کبک
میلِ باز بخود دیدہ نترسید - و مضطرب خود را بہ شگافِ
سنگے رسانید + باز پیشِ آں شگاف آمد - و گفت - اے کبک!
پیش ازیں من از ہنرہاے تو غافل بودم - الحال دوستیِ تو
در دلِ من جا گرفتہ است + مے خواہم - کہ پس ازیں
بہ من دوست شوی + کبک آواز داد - کہ اے پہلوانِ
کامگار! دست ازیں بے چارہ باز دار - خاک را بہ آتشِ
پاک چہ نسبت؟ اگر میانِ آب و آتش آشتی شود - مرا
در کارگاہِ تو امیدِ زندگانی خواہد شد + باز گفت - اے
عزیز! من پیر و ناتواں نشدہ ام - کہ از بہم رسانیدنِ
طعمہ عاجز شدہ باشم - و بہ حیلہ ترا در دام آورم - غیر
از مہربانی و آرزوے ہمنشینی چہ تواند بود - کہ مرا بر
درِ تو بہ نیاز آوردہ است؟ اندکے چشم بکشاے - و از مکر
تا دوستی بشناس + ترا چندیں فائدہ از دوستیِ من
حاصل مے شود + یکے آنکہ از آسیبِ روزگار ایمن باشی،
و دیگر آنکہ چوں دوستیِ من با تو معلومِ پرندہا شود - ہر آئینہ
در میانِ ایشاں ترا آبروے بہم رسد - و اگر میل بہ
جفت داری - بہ خوب تریں وجہے صورت مے بندد +
کبک را اندک دل بجاے آمد - گفت - تو امیرِ مرغانی - و
من از خراج گزارانِ تو - و از مانندِ ما ہمواره سہوے
سر بر مے زند - کہ ملائمِ طبعِ بزرگاں نباشد - از آں

می ترسم - کہ روزگارے از لطفِ تو امیدوار باشم - و
ناگاہ بہ خطائے دمار از روزگارِ من بر آید + باز گفت -
چوں ترا بہ دوستی گزیدہ باشم - اگر بر عیب تو نظر افتد -
آں را بپوشم - و اصلاح کنم - نہ آنکہ آں را سببِ آزارِ
تو کنم + کبک ہر چند عذر ہائے پسندیدہ نمود - باز
جواب ہائے دلپذیر گفتہ کبک را از سوراخ بیروں
آوردہ با یک دگر پیماں بستہ بہ آشیانۂ خود آورد +
روزے چند بریں گزشت + کبک بہ خاطرِ جمع سخن
بے تقریب گفتے - و شکوہِ مجلس نگاہ نداشتہ خندہ و
قہقہہ زدے + تا آنکہ باز را ضعفے پدید آمد - کہ جہتِ
شکار جنبش نتوانستے نمود - و گرسنگی نمے گزاشت - کہ
عہد و پیماں در نظر آرد - برائے خوردنِ کبک
بہانہ مے طلبید + کبک ایں را دانستہ اشکِ پشیمانی
از دیدہ مے ریخت - و مے گفت - ہر کہ دانستہ در
بلا افتد - سزائے او ہمیں باشد + ہموارہ بہ پاسِ
خاطرِ باز جنبش نمے کرد - کہ مبادا خاطرِ بہانہ طلب
او بہ اندک بے ادبی بہ خوردنِ من مشغول شود - باز
ہر چند بہانہ طلبید - نیافت + شبے کبک را گفت - روا
باشد - کہ من در آفتاب باشم - و تو در سایہ گزارہ کنی ؟
کبک گفت - اے امیرِ جہاں ! حالا شب است - ایں
چگونہ صورت بندد ؟ باز گفت - اے بے ادب ! مرا
دروغ گوے مے سازی ؟ سزائے تو پدید ہم ؟ گفتن
ہماں بود - و او را از ہم دریدن ہماں + زیرک گفت -

اَے زاغ ! ایں داستاں برائے آں آوردم - کہ با کسے کہ
ازو ایمن نتواں بود - دوستی کردن از خردمندی نیست -
و ہر کہ افسون و افسانۂ دشمن را بشنود - او را ہماں
پیش آید - کہ آں شتر سوار را + زاغ پرسید - کہ آں
چگونہ بود ؟

حکایت - زیرک گفت - کہ شتر سوارے در بیابانے
رسید - کہ آنجا کاروانہا فرود آمدہ بودند - و پارۂ آتش در
دیگداں ماندہ بود - بہ دستیاریِ باد تمام آں صحرا آتش گرفتہ
و درمیانِ آتش مارے بزرگ ماندہ کہ نہ روئے ماندن نہ راہِ
گریختن داشت + چوں از دور شتر سوار را دید - بہ زبانِ
نیازمندی گفت - چہ شود - اگر از راہِ مہربانی گرہ از کارِ
بستۂ من بکشائی + آں شتر سوار زاریِ او دیدہ با خود
گفت - اگرچہ مار دشمنِ آدمیان است - حالا کہ درماندہ و
حیراں است - ہیچ بہ ازیں نیست - کہ دشمنی را نبیندیشم -
و نیکی کنم + پس توبرہ بدداشت و بر سرِ نیزہ بستہ بجانبِ
مار فرستاد + مار غنیمت دانستہ در توبرہ در آمد + پس شتر سوار
سرِ توبرہ کشادہ گفت - بہ شکرانۂ آنکہ ازیں بلا رستی - گوشۂ
بگیر - و از مردم آزاری بگذر + مار گفت - اَے جواں ! ایں سخن
مگو - تا من ترا و شترِ ترا زخم نزنم - نروم + شتر سوار گفت -
پاداشِ نیکی بدی باشد ؟ مار گفت - دریں کار بہ آئینِ شما
پیش آیم - کہ عادتِ آدمی چنیں باشد - کہ در برابرِ نیکی
بدی کنند - و آں را عقل و تدبیر نام نہند + آنچہ
در بازارِ شما خریدہ ام - بشما مے فروشم + شتر سوار جواب

داد - اے مار! ایں روش حاشا کہ در آدمیاں باشد - اگر
در پئے جانِ من ہستی - ایں چنیں عیبے بزرگ بہ تہمت برما
مبند * مار گفت - من راست گفتارم - نہ تہمت گزار - اگر
باور نکنی - بیا - تا ازآں گاؤمیش کہ میرود - بپرسیم - کہ پاداش
نیکی چہ باشد؟ پس رفتند - و پرسیدند - کہ پاداشِ نیکی
چیست؟ گاؤمیش گفت - بہ مذہبِ آدمی بدی است *
من زمانے دراز بنزدیکِ ایشاں بودم - و ہر سال بچہ
بزادمے - و خانہ پر از شیر و روغن ساختمے * چوں پیر
شدم - از زادن و شیر دادن باز ماندم - آب و دانہ
بر من گرفتند و بیمارِ مرا گزاشتہ دریں صحرا بغریبی
سر دادند - و خدائے تعالےٰ بر من درِ روزی کشاد *
دیروز صاحبِ من بتقریبے اینجا گزر کردہ بود - در من
فربہی دید - با خود گفت - بہ قصابے باید فروخت * حالا
چشم در فروختن و کشتنِ من بستہ است * مار گفت -
اینک شنیدی - زود تر زخم را آمادہ شو * شتر سوار
گفت - کہ سخنِ گاؤمیش کہ از صاحب خود رنجے کشیدہ
است - سودمند نیست * مار گفت - بیا تا ازیں درخت
بپرسیم * پس باتفاق بپائے درخت آمدند - و پرسیدند -
کہ مکافاتِ نیکی چہ باشد؟ گفت بآئینِ آدمیاں بدی -
نمے بینی؟ کہ من در بیاباں رستہ - و در خدمتِ آیندہ و روندہ
بیک پائے ایستادہ - و چوں آدمی زادۂ گرما زدہ و ماندہ
از بیاباں بیاید - در سایۂ من بیاساید - آنگاہ گوید - فلاں
شاخ دستۂ تبر را لائق است - و فلاں شاخ برائے بیل

مناسب - و از تنهٔ این تختهٔ چوب توان بُرید - و چند دَر
زیبا توان ساخت + و اگر ارّهٔ یا تبرے داشته باشد -
آنچه او را از شاخ و تنهٔ من خوش آید - مے بُرد + با آنکه
از من جز راحت نیافته است - این همه محنت به من مے پسندد +
مار گفت - اینک دو گواه گذشت - تن در دِه - تا زخمے زنم +
مرد گفت - در گواهِ اوّل شُبه دارم - اگر گواهِ دیگر
هم بگذرانی - تن بدیں بلا در دِهم + اتفاقاً روباهے ایستاده
این سرگذشت مے دید + مار گفت - ازیں روباه بپرس -
پیش از آنکه شتر سوار از و بپرسید - روباه بانگ زد - که
اے مرد! نمے دانی - که پاداشِ نیکی بدی باشد؟ تو در
حقِ این مار چه نیکی کردهٔ که چنیں درمانده؟ جوان صورتِ
حال باز نمود + روباه گفت - دروغ چرا مے گوئی؟ مار
گفت - راست مے گوید - توبرهٔ که مرا بداں از آتش بیروں
آورده بر فتراک بسته دارد + روباه گفت - چگونه مارے
بدیں بزرگی در توبره بدیں خُردی گنجد؟ مار گفت - اگر باور
نکنی - باز ویرا در توبره در آیم + پس چوں سرِ توبره بگشاد -
و مار به فریب روباه در توبره رفت - روباه گفت - اے
جوان! دشمن را در بند یافتی - مجالِ دم زدن مده + مرد
سرِ توبره بر بست - و بر زمیں میزد - تا مار کشته شد +
مقصود ازیں داستان آنست - که خردمند احتیاط از دشمن
نهد + زاغ گفت - که به هیچ روئے از درِ تو باز نه روم -
و آب و دانه نخورم - و آرام نه گیرم - تا مرا به دوستیِ خود
سرفراز نه سازی + بزرگ نزدیکِ سوراخ آمده بایستاد - و

بروئے گشادہ سخنِ دوستی با زاغ درمیان آورد۔ و گفت۔
اے زاغ! مراتبِ دوستی اگرچہ بسیار است۔ امّا خردمنداں
بہ سہ قسم در آوردہ اند + اوّل اینکہ در مال مضایقہ
نہ داشتہ باشد + دوم آنکہ در کارِ دوست جان فدا کردن
آساں داند + سوم آنکہ اگر در راہِ دوستی ناموس برباد دہد۔
غمگین نشود + اے زاغ! اگرچہ در زمانہ کسانے ہستند۔
کہ از پستیِ ہمّت مال را از ہمہ چیز عزیز تر مے دانند۔ امّا
ایں سخن بہ آنہا نیست۔ بلکہ با خویش طبع بلند فطرت است +
زاغ سہ مرتبۂ دوستی را شنیدہ خوش حال شد۔ و عہدِ
استوار بست۔ و دلِ زیرک را از اندیشہ خلاص ساخت۔
و با یکدیگر بسر مے بردند + چوں روزے چند بریں
حال بگذشت + موش گفت۔ اے برادر! اگر تو ہم اینجا
خانہ کنی۔ و اہل و عیال خود را بیاری۔ از دوستی دور
نباشد۔ کہ ایں جا جائے است دلکشا + زاغ گفت۔
در خوبیِ جا شک ندارم۔ لیکن بسرِ راہ از آمد و شد
رہگذران اندیشۂ آسیب باشد + در فلاں جا مرغزارے
است دلکش۔ سنگ پشتے از دوستانِ من آنجا خانہ دارد۔
و طعمہ در آں نزدیکی بسیار بہم رسد۔ و از آسیبِ حوادث
روزگار ایمن تواں بود۔ اگر بفرمائی۔ بہ اتفاق تو آنجا
رویم۔ و زندگانیِ باقی ماندہ را باہم خوش بگذرانیم + موش
گفت۔ ہیچ نعمت را برابرِ ہمراہیِ تو نمیدانم۔ و بہر جا کہ
بروی جدائی ندارم۔ سخن بریں قرار گرفت + زاغ دُمِ موش
گرفتہ رو بہ آشیانۂ سنگ پشت نہاد + زاغ موش را

آہستہ از ہوا بر زمین نہاد - و سنگ پشت را آواز داد + سنگ پشت آوازِ آشنا شنید و از آب بر آمد + زاغ قصّۂ خویش بیان کرد - و گفتگوئے خود را کہ در آنروز بے دوستیِ زیرک گذشتہ بود - باز گفت + سنگ پشت حقیقتِ حال دانستہ شرائطِ مہمان داری بجا آورد - و موش را منزلِ مناسب تعیّن نمود + ہر کدام بہ آشیانۂ خود رفتہ بہ شادکامی مشغول شدند + چوں ماندگیِ سفر انداختند - و در آنجائے دلکشائے آسودہ شدند - روزے زاغ بہ دیدنِ زیرک آمدہ گفت - اگر سر و برگِ سخن داری - سرگذشتِ خود با سنگ پشت باز گوے - تا سخن پردازی و خردمندیٔ تو بہ او معلوم گردد - و رابطۂ دوستی و یک جہتی اُستوار شود + موش با سنگ پشت سخن آغاز کرد - و گفت اے برادرا وطنِ اصلیٔ من کامروپ بودہ است - کہ شہرے است از ہندوستان - و من در آں شہر بگوشۂ زاہدے جا گرفتہ بودم - و موشے چند در گردِ من فراہم آمدہ بودند + یکے از خیر اندیشاں ہر صباح برائے خوردنِ زاہد خوردنی آوردے - زاہد پارۂ ازاں بچاشت بکار بردے - و باقی را برائے طعامِ شام ذخیرہ نہادے + من منتظرِ آں مے بودم - کہ او کے از خانہ بیروں رفتے - تا فوراً خود را در سفرہ افگندمے - و بہ فراغِ دل آنچہ بایستے - بخوردمے و دیگر بہ ہر موشے قسمت کردمے + زاہد ہر چند برائے دفعِ من حیلہا مے انگیخت - سُود مند نیامدے - تا شبے مہمانے بخانۂ زاہد آمد - و پس از لوازمِ مہمانی زاہد پرسید - از کجا مے آئی ؟ و روئے بہ کدام

جانب داری ؟ مہماں آنچہ در خاطر داشت - جواب گفت - و
آنچہ زاہد مے پرسید - بہ تقریرِ دلپذیر یک یک را جواب
پسندیدہ مے گفت - و من وقت را غنیمت دانستہ با گروہِ
خود در کارِ خوردنی مشغول بودم - و زاہد بجہتِ آنکہ موشاں
دور شوند - درمیانِ سخن او دست برہم مے زد + مہماں
بسیار آں نہ رسیدہ آں را نشانِ بے حرمتی و بے ادبی فہمیدہ
خشمناک گفت - اے زاہد ! درمیانِ سخن دست برہم کوفتن
گویندہ را بہ مسخرہ گرفتن باشد - و ایں روش ناپسندیدہ
نہ از آئینِ درویشی است + زاہد عذر خواست - و گفت -
حاشا کہ مسخرگی از من ظاہر شود - و ایں دست زدن برائے
رمانیدنِ موشاں است کہ دریں کاشانہ ہجوم کردہ اند -
ہرچہ از خوردنی بہم رسد - در ربایند + مہماں را تسلیِ خاطر
شد - پرسید - کہ ہمہ موشاں خیرہ اند - یا بعضے از آنہا بیشتر
دلیر اند ؟ زاہد گفت - یکے از ایشاں بسیار دلیر است - کہ
روبرو بے اندیشہ مے آید - و خوردنی از دسترخواں مے رباید +
مہماں گفت - دلیری از وے بے سببے نخواہد بود + قصۂ
او ہماں حال دارد - کہ مردے با زنِ میزباں مبالغہ میکرد -
کہ آخر سببے ہست - کہ کنجدِ مقشّر را با غیر مقشّر برابر
مے فروشی ؟ زاہد گفت چگونہ ؟

حکایت - گفت - دریں راہ مے آمدم - شبانگاہ بہ فلاں
دہ بہ خانۂ آشنائے فرود آمدم + چوں وقتِ خواب شد -
برائے من جائے خواب فرش گستردند - بر آں دراز کشیدم +
میزباں با زنِ خود در سخن در آمد - آنچہ مے گفتند -

می شنیدم + مرد گفت - ای زن! می خواهم - که فردا
چندی از بزرگان این ده را بخوانم - و مهمانی کنم - که
بزرگی به خانهٔ من آمده است + زن گفت - که در خانه
آن قدر چیزی - که به عیال تو وفا کند - نه داری - و با
چنین دستگاهی اندیشهٔ مهمانی می کنی + اگر چیزی داری -
آن را ذخیره کن - که پس از تو زن و فرزند تو به کسی
محتاج نشوند + مرد گفت - هر که درین سرای فانی ذخیره
نهاد - آخر سرمایهٔ وبال و هلاک او گشت - چنانچه قصهٔ
گرگ ازین نشان می دهد + زن پرسید - که چگونه؟
حکایت - گفت - که صیادی تیری بجانب آهوئی افگند -
و آن را از پای در آورده برداشت - و به خانهٔ خود روان
شد + درمیان راه خوکی دو چار شد + صیاد تیر جگر دوز
بر خوک زد - خوک از قهر زخم نیش خود را بر سینهٔ صیاد
زد - و هر دو در جای خود سرد شده گردیدند + درین اثنا
گرگی گرسنه بدانجا رسید + مردی و خوکی و آهوئی کشته
دید - بر بسیاری نعمت شاد شد - و با خود گفت -
خردمندی آن است - که امروز نعمت بی پایان صرف
نه کنم - به زهِ کمان بگذرانم - و این گوشت های تازه را
در گوشه نهاده روز بروز به اندازهٔ حاجت بکار برم +
گرگ از بسیاری حرص به زهِ کمان میل کرده آغاز
خوردن کرد - و به یک ضرب دندان او زهِ کمان گسسته
شد - بمحض گسیختن زهِ کمان گوشهٔ کمان به دل او
رسید - و فی الحال جان داد + فائدهٔ این داستان

آنست - کہ بہ فراہم آوردنِ مالِ حریص بودن و بہ اُمیدِ
دُوربیں ذخیرہ نہادن ایمنی ندارد + بیت

آنچہ داری بخور امروز غمِ دہر مخور
چوں بہ فردا برسی روزیِ فردا برسد

زن چوں سخنانِ دانش نشاں از شوہرِ خود شنید - گفت -
خجستہ باد بر تو مہمانی! چوں روز شد - زن کنجدِ پوست
بر کردہ در آفتاب نہاد - و خود در کارِ دیگر مشغول شد +
سگے بیامد - و دہانِ خود بہ آں کنجد رسانید + زن آں
حالت را دید - و نخواست - کہ ازآں خوردنی سازد +
آں را برداشت - و رُوے بہ بازار آورد - و مرا
نیز در بازار کارے بود - رفتہ بودم - کہ بہ دکانِ
کنجد فروشے در آمد - آں را با کنجدِ نخیر پوست کندہ
برابر مے فروخت + مردے فریاد بر آورد - کہ اے زن!
مگر ایں جا رازے است سربستہ کہ کنجدِ سفید کردہ را
با کنجدِ با پوست برابر مے فروشی + چوں حکایت بہ آخر
رسید - مہماں بزاہد گفت - کہ بہ خاطر مے رسد - کہ دلیریِ
آں موش بے سببے نخواہد بود + نقدے بہ خانہ دارد -
کہ بہ پشت گرمیِ آں ایں ہمہ دلیری و تیزی مے نماید -
بیا - تا سوراخ زیر و زبر کردہ بنگریم - کہ سرانجام کار
بہ کجا مے کشد + زاہد فی الحال تبرے حاضر گردانید -
و من آں ساعت در سوراخِ دیگر بودم - و آنچہ با یکدیگر
مے گفتند - مے شنیدم - و در کاشانۂ من ہزار دینار
بود - کہ من بر آں غلطیدمے - و بہ تماشاے آں مرا

خوش حالی روے داد + آخر الامر مهمان خانهٔ مرا
بشگافت - و هرچه سرمایهٔ شادمانی بود - همه بر گرفت +
بر درِ سوراخ نشستم - دیدم - که زرها را زاهد و مهمان
با یکدیگر قسمت کردند + زاهد حصّهٔ خود را در خریطه کرده
بزیرِ بالین نهاد + طمعِ شوم مرا باز در جنبش آورد +
با خود گفتم - که اگر از آں زر چیزے بدست آید -
سرمایهٔ شادمانی و پیرایهٔ کامرانی گردد + دریں اندیشه
چنداں صبر کردم - که بخفتند + آنگاه آهسته متوجّهٔ
بالینِ زاهد شدم - و مهمانِ کار دیده خود را در
خواب انداخته از من با خبر بود - همیں که نزدیکِ
بالینِ زاهد شدم - چوبے بر پاے من زد - که از آں
رنجه شدم - و پاے کشاں در سوراخ رفته در پئے
درمانِ خود شدم + چوں درد آرامش یافت - بارِ دیگر
طمعِ شوم مرا از خانهٔ خود برآورد + ایں بار مهمانِ
زاهد بر تارکِ من چوبے زد - که به حیلهٔ بسیار خود
را در سوراخ افگندم - و بیهوش افتادم - و از دردِ
زخمها لذّتِ مال فراموش شد + آخر دانستم - که سرمایهٔ همه
بلاها طمع است + بعد ازیں واقعه از خانهٔ زاهد به صحرا
در آمدم - و در گوشهٔ قناعت بسر مے بردم تا به تقریبِ
دوستی به کبوتر با زاغ آشنائی دست داد - و بهمراهیئے
زاغ به آشیانهٔ تو آمدم + ایں است سرگذشتِ من +
سنگ پشت چوں بشنید - گفت - که از تجربهٔ تو فائده ها
برگرفتم - و روشن شد - که خردمند را دریں جهاں

بہ اندکے خرسند باید بود - و دستِ خواہش پیش ہرکس دراز نباید کرد - و ہرکہ بگوشہ و توشۂ قناعت نکند - بدو آں رسد - کہ بداں گربۂ حریص رسید + موش گفت - چگونہ ؟

حکایت - گفت - کہ شخصے گربۂ داشت - و ہر روز یک مقدارِ گوشت کہ تسلّی بخشِ گرسنگیِ او بود - برائے او مے آورد - لیکن بہ آں قناعت ننمودہ خام طمعی ہا مے نمود + روزے از نزدیکِ کبوتر خانہ بگذشت + از آوازِ کبوتراں حرصِ گربہ در جنبش آمد - و خود را در آں برج افگند - نگاہبانان از آمدنِ گربہ خبردار شدند + و آنچناں زدند - کہ در حال جاں داد - و پوستش ازو بر کندہ در راہ افگندند + ناگاہ خداوندِ او را گذر بر آں افتاد - و گربۂ خود را بداں حال دید - گفت - اے شوخ چشمِ آز پرست ! اگر بداں گوشت پارۂ قناعت مے کردی - پوست از تو در نمے کشیدند + ایں داستاں برائے آں آوردم - کہ اے زیرک ! پس ازیں بہ اندک و بیش کہ رسد - قناعت کنی - امروز تو دوست و برادرِ مائی - و قرار دادِ خاطر چناں است - کہ اگر از جانبِ تو در دوستی نقصانے رود - از جانبِ ما غیرِ مہر افزائی و محبت چیزے دیگر نخواہد بود + زاغ چوں حسنِ سلوکِ سنگ پشت دید - دلش تازہ شد - گفت - اے برادر سخنورانِ راست گزار چنیں مے نمایند - کہ در زمانِ پیشیں بزرگے دوستے داشت + شبے آں دوست بہ درِ خانۂ وے آمد و حلقۂ در زد + آں بزرگ دانست -

که دوستِ اوست + در اندیشهٔ دور و دراز افتاد - که آیا
سببِ ناگهان آمدنِ او چه خواهد بود + بعد از فکرِ بسیار
کیسهٔ زر برداشت - و شمشیر حمائل کرد - و کنیز را فرمود -
تا شمع روشن کرده در پیش روان شد + چون در باز کردند -
دوستِ خود را مهربانی نموده پرسید - که اے برادر! در آمدنِ
تو ناگهانی خیالِ سه چیز کرده ام + یکے آنکه شاید حادثهٔ
واقع شده باشد - و به مالے احتیاج روے نموده + دوم
آنکه دشمنے به قصدِ تو برخاسته باشد - و ترا در دفعِ آن
مددگارے باید + سوم آنکه از تنهائی به تنگ آمده باشی - و
کسے خواهی - که در گاه و بیگاه به کارِ تو پردازد - و من
همه را سرانجام نموده آمده ام + اگر مال مے باید - اینک
کیسهٔ زر - و اگر کمک مے خواهی - اینک من با شمشیرِ آبدار
حاضر - و اگر خدمتگار مے طلبی - اینک کنیزک + دوست
از وے عذر خواست و گفت - هزار آفرین بر دوستیِ تو!
که از من مال و جان و ناموس دریغ نه داشتی + اے
سنگ پشت! آنچه با موش گفتی - باید که این را بسر بری - و
قرار دهی - که اگر از موش زخمے رسد - آزرده نشوی + زاغ
درین سخن بود - که آهوئے از دور نمودار شد - سنگ پشت
او را بمهربانی پرسید - از کجا مے آئی؟ آهو گفت - امروز
پیرے در کمینِ من بود - بهر طرف که مے رفتم - قصدِ من
مے نمود - گریخته بدینجا آمدم - سنگ پشت گفت -
مترس - که هرگز صیادے نزدیکِ تو درینجا نرسد + اگر
به صحبتِ ما ترا میل باشد - ازین چه بهتر که دوستیِ ما

بہ یار بیمار ئے تو قوت یابد - چہ خردمنداں گفتہ اند - کہ
اگر دوست ہزار باشد - کم باید شمرد - و اگر دشمن یکے
باشد ہشیار باید داشت ÷ موش نیز از دفتر دانائے خود
حرفے چند کہ دلپذیر آہو باشد - باز گفت - و زاغ نیز
سخنان دوستانہ ادا کرد ÷ آہو از گفتار اینہا میل صحبت
ایشاں نمود - و بخود قرار ہمراہی داد ÷ یاراں نصیحت ہائے
دوستانہ گفتند - کہ ازیں چراگاہ قدم بیروں منہ ÷ آہو
قبول نمودہ در آں مرغزار مقام گرفت - و بایکدیگر بسر
می بردند - و پیشتر بود - کہ آنجا جمع شدندے ÷ روزے
زاغ و موش و سنگ پشت بجائے مذکور فراہم آمدند - و
انتظار آہو مے کشیدند ÷ چوں زمانے گزشت - کہ آہو
نیامد - اندوہناک گشتند ÷ آخر بر آں قرار یافت - کہ زاغ
پرواز نماید - و از احوال یار غائب خبرے آورد ÷ اندک
زمانے نہ گزشتہ بود - کہ زاغ سراسیمہ و پریشاں آمدہ باز نمود -
کہ آہو را بستۂ دام بلا دیدم ÷ سنگ پشت موش را گفت -
کہ کار از من و زاغ گزشتہ است خلاصیٔ او جز بیاریٔ
تو امید نتواں داشت - بشتاب - کہ وقت مے گزرد ÷
موش بہ رہنمونیٔ زاغ نزدیک آہو شد - و بہ بریدن بند
آہو مشغول شد ÷ دریں میاں سنگ پشت رسید - و
از گرفتاریٔ یار اظہار تنگدلی نمود ÷ آہو گفت - اے یار!
آمدن تو دریںجا دشوار تر از واقعۂ من است ÷ اگر صیاد
رسد - و موش بندہا بریدہ باشد - من بیک پا جاں برم -
و زاغ بپرد - و موش در کنج سوراخ پنہاں شود - امّا

ترا نہ دشتِ پریدن نہ پاے گریختن ÷ این چہ تعارض
بود - کہ کردی ؟ سنگ پشت گفت - اے رفیق ! نیامدن را
چگونہ روا داشتیم - و زندگانی بے دوستاں بہ چہ کار آید ؟
درین سخن بودند - کہ صیاد از دور پدید آمد - و موش از
بند بریدن فارغ شد - آہو بجست - و زاغ بپرید - و
موش بہ سوراخ فرو رفت - و سنگ پشت ہمانجا بماند ÷
صیاد رسیدہ دامِ آہو بریدہ یافت - و چپ و راست
بنگریستن گرفت - کہ آیا این دام را کہ برید ! نظرش
بر سنگ پشت افتاد - با خود گفت - اگرچہ این متاعِ
حقیر عوضِ آہوے جستہ نمے تواند شد - اما تہی دست
باز گشتن ناموسِ صیادی را زیاں دارد - فی الحال او را
بگرفت - و در توبرہ افگندہ روے بہ شہر نہاد ÷ رفیقاں
بعد از رفتنِ صیاد جمع شدند - و معلوم شد - کہ سنگ پشت
بستۂ بندِ صیاد است ÷ فریاد از نہادِ ایشاں بر آمد - و
ہر کدام در ماتمِ جدائی سخنانِ درد آمیز مے گفتند - تا
آنکہ آہو روے بہ زاغ کردہ گفت - اے برادر ! گریہ
و زاری بکار نیاید ÷ سزاوار آنست - کہ چارہ اندیشیم -
کہ بداں یارِ خود را خلاص کنیم ÷ موش گفت - اے
آہو ! مرا حیلۂ بہ خاطر رسیدہ است - کہ تو از
پیشِ صیاد در آئی - و خود را سست و اندوہگین
وا نمائی - کہ گویا بتو زخمے رسیدہ است - و زاغ باید
کہ بر پشتِ تو نشستہ چناں وا نماید - کہ قصدِ چشم
تو دارد ÷ ناچار چوں چشمِ صیاد بر تو افتد - دل بر گرفتن

تو خوش کند - سنگ پشت را مع رخت بر زمین نہادہ
روئے بر تو آورد + ہرگاہ کہ بہ نزدیک تو آید -
لنگاں لنگاں از وے دور مے رو - نہ آنچناں کہ
از تو نا امید شود - و نہ آنچناں کہ بر تو دست یابد -
زمانے دراز او را بخود مشغول گردانی + شاید کہ من
سنگ پشت را خلاص دادہ گریزانیدن توانم + یاراں
بر تدبیرِ او آفرین کردند + آہو و زاغ بہ ہماں نوع
کہ قرار یافتہ بود - خود را بہ صیاد نمودند + صیادِ خام طمع
چوں آہو را دید - کہ لنگاں لنگاں مے رود - و زاغ
قصدِ چشمش مے کند - گرفتنِ آہو را بخود قرار دادہ
توبرہ از پشتِ خود نہاد - و در پئے او شد + موش
در ساعت بندِ توبرہ ببرید ۰ سنگ پشت را خلاص نمود -
و پس از زمانے دراز کہ صیاد از جستجوئے آہو
بتنگ آمدہ ماندہ شدہ - بر سرِ توبرہ آمد و سنگ پشت
را ندید - و بندہائے توبرہ بریدہ یافت - اندیشہ و فکر
برو غالب آمد - کہ آنچہ من مے بینم - اگر با کسے بگویم -
باور نکند + مگر آنچہ در افسانہ ہا از جنّ و پری نشاں
مے دادند - راشت بودہ اشت - ایں زمین پریاں و آرامگاہ
دیوان اشت - بہ طمع جانورانِ ایں صحرا دیگر خود را
نباید آورد + پس صیاد توبرۂ پارہ پارہ و دامِ
گسیختہ برداشت - و روئے بگریز نہاد - و نذر کرد -
کہ اگر بسلامت از آں بیاباں بیروں رود - دیگر خیالِ
صحرا پیرامونِ خاطرِ خود نگزارد - و دیگر صیاداں را نیز

از آمد و شدِ آں دشت باز داشت + چوں صیّاد برگذشت -
یاراں جمع آمدند - و شکرِ الٰہی بجا آوردہ خویش وقت
بہ آرام گاہِ خود شتافتند - و بہ برکتِ یک رنگی روزگار
بہ آسایش گذشت +

ایمن نہ بودن از فریب دشمناں

رائے دابشلیم بیدپائے برہمن را گفت - کہ شنیدم
داستانِ دوستانِ یکدل + اکنوں مے خواہم - کہ باز گوئی از
حالِ دشمنانِ دوست روئے و آشنایانِ بیگانہ خوئے +
برہمن گفت :-

حکایت - در ولایتِ اُجّین بہ کوہے بلند درختے بزرگ
بود پر شاخ و برگ - ہزار زاغ بیش در آں آشیانہ
داشتند - و آں زاغاں را ملکے بود پیروز نام + شبے
پادشاہِ بوماں کہ او را شب آہنگ گفتندے - با لشکرے
انبوہ شبخوں بر زاغاں زد - و بہ پیروزی برگشت +
روزِ دیگر ملکِ زاغاں لشکرِ خود را فراہم آوردہ گفت -
شبخونِ بوماں و دلیریِ ایں شوماں دیدید ؟ و ازیں
دشوار تر آں است - کہ چوں راہِ خانۂ ما و پیروزیِ خود
را دانستہ اند باز دست نکشند - دشوار تر نباشد +
درمیانِ ایشاں پنج زاغ بودند - کہ زاغاں را اعتماد
بایشاں مے بود + پرسید - کہ دریں کار چہ اندیشہ
باید کرد ؟ یکے گفت - کہ پیش از ما دانشوراں
گفتہ اند - کہ چوں کسے برابرِ تو دشمنی نتواند کرد - از

خان و ماں و دل باید برداشت - کہ بر جائے خود ماندن
خطرے است بزرگ - خاصہ بعد از ہزیمت + ملک روئے
بہ دیگرے آورد - کہ تو دریں کار چہ اندیشیدۂ ؟ گفت -
بہ یک حملۂ دشمن از جائے رفتن و وطنِ چندیں سالہ
گذاشتن از مردانگی نباشد - سزاوار چناں است - کہ
استعدادِ جنگ نمائیم + ملک خردمندِ سوم را پرسید - کہ
رائے تو چیست ؟ او گفت - اگر بہ خراج گرفتن از ما
خوشنود شوند - قرارِ صلح دہیم - و خراجے فرستیم - و از
بیم ایشاں ایمن گردیم + چوں نوبت بہ ہوشمندِ چہارم
رسید - او وزیرے بود دانا و کار شناس نام داشت +
ملک بہ او گفت - کہ مرا بر خردِ تو اعتمادِ تمام است -
بگوے تا چہ کنیم - تا آنکہ کار بہ طریقِ دیگر سامان گیرد ؟
زیرا کہ ایشاں پُر زور تر اند و دلیر و توانا - اکنوں
بہ آہستگی چارۂ کار باید جست + بیت

بہ شمشیرے یکے تا صد تواں کشت
بہ رائے لشکرے را بشکنی پشت

گفت - مے خواہم - کہ بعضے از سخناں در خلوت بہ عرض
رسانم + یکے از اہلِ مجلس گفت - اے دانا ! فائدۂ مشورت
آں است - کہ ہر کس از خردمنداں سخنے گوید - باشد
کہ تیرِ فکرِ یکے بہ نشانہ افتد - و مشورت جمع کردن
بدانش ہاست - پس سبب آنکہ سخن را بخلوت خانہ حوالہ
مے کنی - چیست ؟ گفت - رازہائے سلطنت چوں
کارہائے عرفی و معاملہ ہائے رسمی نیست - کہ با ہر کس

توان گفت + گرفتم - کہ اہلِ مشورت ہمہ خیر اندیش و
دولتخواہ اند - از دوستانِ دوستاں چگونہ خاطر جمع گردد ؟
بر تقدیرے کہ خاطر ہم از ایشاں جمع شود - تو چہ
دانی - کہ دریں نزدیکیٔ مجلسِ سخن چینے کہ گوش بر آواز
باشد - نیست ؟ تا ہرچہ بشنود - بہ دشمن رساند +
بسیار بودہ - کہ ملک و پادشاہی بل حیات و زندگانی
بہ آشکارا کردنِ رازے دادہ اند + پس رازِ خود را
با ہیچ کس نہ باید گفت + امیر پرسید - کہ نہاں داشتنِ
راز بہ چہ نوع باید ؟ کار شناس گفت - کہ در پنہاں
داشتن چنداں مبالغہ نماید - کہ گویا خود محرمِ آں نیست +
ملک ازیں سخن روے بخلوت نہاد - و کار شناس را
طلبیدہ اوّل پرسید کہ سببِ دشمنی درمیانِ ما و بوم
چہ بودہ است ؟ گفت - در روزگارِ قدیم زاغے حرفے
گفتہ بود - و بوماں را کینۂ او ہنوز در دل است +
امیر پرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - کہ گروہے از پرندگاں فراہم آمدہ
اتّفاق نمودند - بر اینکہ ما را پیشوائے و امیرے باید - تا در
روزِ ماندگی امداد نماید + یکے نام براے پادشاہے مے برد -
و دیگرے رد مے ساخت - تا نوبت بہ بوم رسید + جمعے
اتّفاق کردند بر آں کہ او را امیر گردانند - در ردّ و
قبولِ ایں سخن درمیانِ یک دیگر نزاعے شد - تا آنکہ قرار
یافت بر آنکہ دیگرے را کہ دریں مشورت دخل نباشد -
از و بپرسند - ہرچہ گوید - ہمہ قبول کنند + ناگاہ از دور

زاغے پیدا نشد + گفتند - اینک شخصے کہ دریں مجلس نبود - ازو بپرسیم + صورتِ حال گفتند - و صلاح کار طلبیدند + زاغ جواب داد - کہ ایں چہ اندیشۂ نادرشت و سودائے محال است + بوم شوم را با حکومت و سروری چہ نسبت - بازِ بلند پرواز را چہ افتادہ ؟ و طاؤسِ رعنا را چہ شدہ ؟ و ہمائے سعادت سایہ را چہ پیش آمدہ ؟ و عقابِ والا شکوہ را چہ بلا زدہ ؟ اگر تمامی ایں مرغاں ہلاک مے شدند - شائستہ آں بود - کہ مرغاں بے ملک روزگار را مے گزرانیدند - و ننگِ اطاعتِ بوم را بر خود نمے پسندیدند - کہ او باوجودیکہ روئے زشت - و دانشِ کوتاہ دارد - صفتِ تکبر را نمے گزارد + رگرفتم - کہ اینہا را چارۂ تواں ساخت - ایں را چہ علاج ؟ کہ از نورِ نیرِ اعظم کہ حیات بخشِ عالم است - محروم گشتہ + زنہار ! کہ ازیں اندیشۂ نادرشت در گزرید - شما را درمیانِ خود امیرے معین باید کرد - کہ ہر مہمے و حادثۂ کہ روے نماید - از روئے خردمندی سرانجام نماید - چنانچہ آں خرگوش کہ خود را ایلچئ ماہ ساخت - و بہ تدبیرِ درشت بلائے عظیم را از خود رفع کرد + مرغاں پرسیدند - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - سالے در ولایتِ فیلاں در جزائرِ زیر باد باراں نہ بارید + فیلاں از رنجِ تشنگی بے تاب شدہ پیشِ ملکِ خود بنالیدند + ملک حکم کرد - تا کارِ آگاہاں از برائے آب بہر جانبے شتافتند + ناگہاں بہ سرِ چشمۂ

رسیدند۔ کہ آں را چشمۂ ماہ مے گفتند + جائے ژرف بود۔ آبے بے نہایت داشت ۔ و برہنموئیِ اینہا ملکِ فیلاں با جملۂ حشم و لشکریاں بہ آب خوردن سوئے چشمہ رفت + بر حوالیِ آں چشمہ خرگوشے چند خانہ کردہ بودند ۔ از آمد و شدِ پیلاں زحمتے بہ ایشاں رسیدن گرفت ۔ و پائمالِ فیلاں شدن گرفتند + روزے ہمہ خرگوشاں بہ اتفاق پیشِ ملکِ خود رفتند ۔ و گفتند ۔ تختِ نشینی از بہرِ داد دادن است ۔ نہ از برائے شاد زیستن + اے ملک ! دادِ ما بدہ ۔ و انصافِ ما از پیلاں بستاں + ملک گفت ۔ کہ ایں آساں کارے نیست۔ کہ سرسری در آں آغاز کنند + باید کہ ہر کہ درمیانِ شما دانشے دارد ۔ حاضر شود ۔ تا مشورتے کردہ شود + درمیانِ خرگوشاں تیز ہوشے بود بہروز نام + چوں دید۔ کہ کار بہ ایں جا رسید ۔ پیش آمد ۔ و گفت ۔ مرا بہ ایلچی گری نزدیکِ فیلاں فرستید + ملک فرمود ۔ بہ مبارکی باید رفت۔ و خود مے دانی ۔ کہ ایلچیِ پادشاہ زبانِ او باشد + پس بہروز از بارگاہِ ملک بیروں آمد و صبر کرد ۔ تا آنکہ شب شد ۔ و ماہِ جہاں آرا عالمِ ظلمانی را نورانی ساخت۔ روئے بہ جزیرۂ فیلاں آورد + اندیشہ کرد ۔ کہ در نزدیکیِ آں ستمگاراں مرا بیم جان است + با ایں کوہ پیکراں ملاقات نہ باید کرد۔ بجہتِ آنکہ غرور در سر دارند ۔ پروائے مسکیناں نمایند +بہتر آں مے نماید کہ بر بلندی بر آیم ۔ و پیغامے کہ دارم ۔ از دور

بگزارم + اگر در محلِّ قبول اُفتد - زہے دولت - و اگر کارگر نیاید - بارے جاں بسلامت بُردہ باشم + پس بر بلندی رفت - و از دُور آواز داد - کہ من فرستادۂ ماہ ام + چوں مِلکِ فیلاں آگاہ شد - ازو سخن پُرسید + بہروز جواب داد - کہ ایلچی ہرچہ گوید - بمعہ گرفت نیشست + اَے مِلکِ پیلاں! تو مے دانی - کہ ماہ مِہر بازارِ شب است - و نائبِ شہریارِ رُوز + اگر کسے خلافِ او اندیشد - و پیغامِ او بگوشِ ہوش نشنود - تیشہ بہ پائے خُود زدہ باشد - و در ہلاکِ خُود بہ دستِ خُود کوشیدہ + مِلکِ فیلاں از جا در آمدہ پُرسید - کہ مضمُونِ پیغام چیست؟ بہروز گُفت - ماہ فرمُودہ است - ہرکہ بر تُوانائی و زبردستیِ خُود مغرُور شُود - و زیردستاں را بہ جور و ستم از پاے در آرد - خُود را در گرداب ہلاک افگند - و تو بہ ایں غرُور کہ از دیگر بہائم بزرگ ہیکلی - قصدِ چشمۂ من کردۂ - و لشکرِ خُود را بدیں موضع آوردۂ - و تیرگیِ تمام بہ آں آب رسانیدۂ - آیا تو ندانستۂ؟ کہ ہرکہ ایں جا آید - جاں بسلامت نبرد + من مہربانی در حقِّ تو خیال کردہ بہ پیغامے آگاہ ساختہ ام - اگر سرِ خُود گیری - بہتر - وگرنہ خُود بیایم - و زارت بکشم - و اگر دریں پیغام شکّے داری - ہمیں ساعت بیا - کہ من در چشمۂ خُود حاضرم + مِلکِ فیلاں را ازیں سخن عجب آمد - و بسُوے چشمہ رفت + عکسِ ماہ در آب دید + بہروز گُفت - اَے مِلک! قدرے آب بردار - و رُوے

شکستہ سجدہ بجا آر + باشد- کہ ماہ در مقام ترحم آمدہ از تو راضی گردد + رفیل خرطوم دراز کرد + چوں بآب رسید- جنبشے در آب پدید آمد- و رفیل را چناں نمود- کہ ماہ مے جنبد- آواز داد- کہ اے ایلچی! چوں خرطوم در آب کردم- ماہ از جاے رفت + بہروز گفت- آرے زود تر سجدہ کن- تا قرار گیرد + ملکِ رفیلاں قبول کرد- کہ دیگر آنجا نیاید- و رفیلاں را بہ حوالئے آں چشمہ نیارد + بہروز ایں مژدہ بہ شاہِ خرگوشاں برد- و از بلاہاے سیاہ ایمن ساخت + ایں داستاں براے آں آوردم- کہ درمیانِ شما زیرکے باید- کہ کارے تواند ساخت- اگر در ایں وقت زیرکے در مشاورتِ شما بودے- کَے گزاشتے- کہ رقمِ شاہی بر نامِ بومِ شوم کشیدہ شدے + پس پادشاہ باید- کہ وفادار بود- و اگر نہ بہ رعایاے بیچارہ آں رسد- کہ از آں گربہ بہ کبک و تیہو رسید + مرغاں پرسیدند- کہ چگونہ ؟

حکایت- زاغ گفت- من در دامنِ کوہے بر درخت آشیاں داشتم- و در ہمسائیگیِ من کبکے وطن داشت- و مرا بہ دیدارِ او خرمی حاصل بود + ناگاہ غائب شد و بر آں زمانے دراز گزشت- چنانکہ گماں بردم- کہ او ہلاک شد + بعد ازاں تیہوے آمد- و در آشیانۂ او قرار گرفت + چوں یک چندے بر آں حال بگزشت- کبک باز آمد- دیگرے را دید- گفت- جاے من خالی کن + تیہو گفت- حالا خانہ در تصرفِ من است-

اگر حقّے داری - ثابت کُن + کار بہ ستیزہ انجا رسید + چندانکہ من اسباب صُلح انگیختم - بجائے نہ رسید - و مقرّر شد - کہ رُجوع بہ حاکمے عادِل نمایند + کبک گفت - دریں نزدیکی گُربہ ایست پرہیزگار - خُدا ترس - آزارِ جاندارے ازو ہرگز نے آید - نزدیکِ او باید رفت - تا کار بہ آخر رساند + ہر دو راضی شُدہ پیشِ او رفتند - و من در پئے ایشاں رواں گشتہ خواستم - کہ احوال را نظارہ کُنم + گُربہ را چُوں چشم بر ایشاں اُفتاد - چُوں سالُوساں سر بہ سجدہ نہادہ ماند + کبک و زیہو از کردارِ او در تعجّب شُدہ در توقّف ماندند - تا آنکہ سر از سجدہ برداشت - کبک و زیہو دعوے بعرض رسانیدند + گُربہ گفت - اَے جواناں! پیری در من اثر کردہ است - و چشم و گوش و دیگر حواس را ضُعفے تمام پیدا شُد - نزدیک تر آئید - تا من از سخُن ہر دو آگاہ شُدہ حُکم تُوانم کرد - تا فارِغُ البال پیشتر آمدند - بہ یک حملہ ہر دو را بگرفت - و معدہ را از گوشتِ لذیذِ ایشاں برگ و نوا داد + ایں داستاں برائے آں آوردم - تا معلُوم شود - کہ بر بے وفایاں اِعتماد نشاید + کارِ بُوم شُوم ہموارہ فریب و نفاق است - و بر عَیبہائے او ہمہ عالم را اتّفاق + مرغاں از شنیدنِ ایں سخُن یک بار از آں کار باز آمدہ عزیمت برداشتنِ بُوم را بامیری فسخ کردند - و آں بُوم خاکسار زاغ را گفت - کہ اَے سیاہ رُوے بے شرم! مرا بر سر کینہ آوردی + بعد ازیں درمیانِ ما و تو

تخمِ دُشمنی کاشتہ شُد۔ کہ بیخ او از زمین گزشت۔ و شاخ او بہ آسمان رسید + زاغ از گفتۂ خود پشیماں شُدہ با خود مے گفت۔ عجب کارے نا دانستہ پیش گرفتم۔ و برائے خود دُشمنانِ ستیزہ خُوے بر انگیختم۔ مرا با نصیحتِ مُرغاں رچہ کار بُود + زباں را بہ شکلِ تیغ آفریدہ اند۔ بے ضرورتے از نیام کام بر آوردن گلُوے خود بُریدن است۔ و سر خود باختن + ایں بُود باعثِ دُشمنی میانِ ما و بُوم + ملک گفت۔ اے کار شناس! اکنُوں اندیشۂ کارِ لشکریانِ ما کہ سوختۂ نائرۂ ستمِ بُوماں شُدہ اند۔ چگُونہ خیال کردۂ؟ کار شناس گفت۔ آنچہ وزیرانِ روشن رائے از جنگ و صُلح و گزاشتنِ وطن و قبُول کردنِ باج و خراج گفتند۔ ہیچ کدام پسندیدہ نیست۔ کارہا کہ بہ راستی ساختہ نشود۔ بہ حیلہ پیش باید برد۔ چُنانچہ بعضے دُزداں گوسفندے از دستِ زاہدے بہ حیلہ بیرُوں آوردند۔ ملک پُرسید۔ کہ چگُونہ؟

حکایت۔ گفت زاہدے گوسفندے فربہ خریدہ رسنے در گردنِ او بستہ بجانبِ صومعۂ خُود مے کشید۔ و در راہ طائفۂ دُزداں گوسفند را دیدہ چشمِ طمع بر گشادند + ہر چند در بابِ گرفتنِ آں سعئے نمودند۔ صُورت نہ بست + آخر رائے ہمہ بر حیلہ قرار یافت + پس یک کس از آنہا پیش آمد۔ و گفت۔ اے پیر! ایں سگ را از کجا آوردی؟ دیگرے برو گزشت۔ و گفت۔ ایں سگ را بکجا مے بری؟ سوم گفت۔ اے پیر! مگر میلِ شکار داری۔

کہ سگ بدست گرفتۂ ؟ دیگرے از عقب آمدہ پرسید۔
کہ این سگ را بچند خریدۂ ؟ یکے مے گفت - این
سگِ شبان است + یکے طعنہ مے زد۔ کہ این مرد در
لباسِ پرہیزگاران است ۔ چرا دست و جامہ بدین سگ
آلودہ مے سازد۔ دیگرے مے گفت ۔ کہ زاہد این سگ را
برائے خدا پرورش خواہد کرد + از بسیاریٔ سخن شکے
در دلِ زاہد پدید آمد ۔ گفت ۔ کہ فروشندۂ این جانور
جادو گرے بودہ ۔ کہ بہ چشم بندی سگ را در نظرِ من
گوسفند نمودہ + ہماں دم زاہد دست از گوسفند باز داشت۔
و جانبِ فروشندہ رواں شد + دزداں گوسفند را گرفتہ
بہ خانہ بردند ۔ و کارد بر گلوے او راندند + زاہد را
از فریبِ ایشاں ہم گوسفند از دست رفت و ہم زر +
این داستاں برائے آں آوردم ۔ کہ ما را نیز طریقِ
حیلہ گری پیش باید گرفت + ملکِ زاغاں گفت ۔ ہیار۔
آنچہ داری ۔ تا بداں عمل کنم + کار شناس جواب داد ۔
کہ من خود را فدائے این کار خواہم کرد + ہلاکِ یک کس
کہ موجبِ بقاے جمعے کثیر باشد ۔ عینِ صلاح است +
مصلحت در آں مے بینم ۔ کہ ملک در مجلسِ عام بر من خشم
کند ۔ و بفرماید ۔ تا پر و بالِ من بکنند ۔ و خون آلودہ
و زخم زدہ در زیرِ ہمیں درخت کہ آشیانۂ ماست۔
بیفگنند ۔ و ملک با تمامی لشکر برود ۔ و فلاں جا مقام
فرمودہ منتظرِ آمدنِ من باشد ۔ تا من دامِ حیلہ در راہِ
ایشاں انداختہ بیایم + پس ملک از خلوت خشم آلودہ

بیروں آمد + تمام لشکر اِنتظار داشت - تا از خلوتِ شاہ
و وزیر چہ جلوہ دِہد + چوں ملک را خشمگیں یافتند -
سر ہا در پیش افگندہ اندیشناک شدند + ملک فرمود -
تا کار شناس را پر و بال بر کشند - و سر و پایش خونیں
ساختہ در زیر انداختند - و خود بہ لشکر و حشم از موضع
کہ قرار یافتہ بود - رواں شد + تا ہنگام شام ملکِ بوماں
دریں اندیشہ کہ چوں زاغاں را شکستہ بال ساختہ ام -
اگر امشب دیگر شبخونِ ما بر ایشاں مے رسد - کار تمام
مے شود - بر شبخون قرار دادہ بہ وطن گاہِ زاغاں رواں
شدند + چوں لشکرِ بوماں رسید - نہ از زاغاں اثرے بود و
نہ خبرے + کار شناس زیرِ درخت بر خود مے پیچید - و
نرم نرم نالہ مے کرد + بومے آوازِ نالۂ او شنیدہ
بہ ملک باز گفت - ملک با محرمے چند کہ مقربانِ درگاہِ او
بودند - بر سرِ او آمدہ پرسید - کہ کیستی ؟ و حالِ تو
چیست ؟ کار شناس نامِ خود و نامِ پدر باز گفت - و
منصبِ وزارتِ خود عرض نمود + ملکِ بوماں پرسید - کہ
وزیر یا تدبیر تو بودی - بہ چہ گناہ خراب شدی ؟
کار شناس گفت - صاحب در حقِ من بد گماں شد - و
حاسداں وقت یافتند - بہ تہمت مرا بدیں حال رسانیدند +
ملک پرسید - کہ موجب بد گمانی چہ بود ؟ گفت - ملکِ ما
بعد از شبخونِ شما وزیراں را طلبیدہ - و چارۂ کار
پرسید - نوبت بمن رسید - گفتم - ما را بہ لشکرِ بوم
طاقتِ برابری نیست - و بہ بخت بلنداں در افتادن از

پایۂ خود بر اُفتادن اشت۔ صلاحِ کار آن اشت ۔ رکہ ایلچی رفرستیم ۔ و درِ صُلح زنیم + مِلکِ ما مُتغیّر شُد و گُفت ۔ ایں رچہ سخُن اشت ۔ رکہ مے گوئ ؟ مرا از جنگِ بُوماں مے ترسانی ۔ من بارِ دِیگر زباں بہ خیر خواہی کُشادم و گُفتم آے مِلکِ ! از شاہراہِ صُلح باز مگرد ۔ دُشمنِ قوی حال را بہ چاپلوسی رام تُواں کرد ۔ نمے ربینی ۔ رکہ گیاہِ ضعیف بواسطۂ مُلایمت از بادِ تُند بہ سلامت رہجہد ۔ و درختِ رپشیار شاخ بواسطۂ سخت رُوئی از بیخ برکندہ شوُد ؟ زاغاں از نصیحتِ من در خشم شُدہ مرا تُہمت کردند ۔ رکہ تو بہ طرفِ بُوم میل داری + مِلک بہ قولِ دُشمناں از من رُو گرداںید ۔ و بہ ایں حال رکہ مے ربینی ۔ گرِفتار ساختت + مِلک پُرسید ۔ ہیچ فہمیدی ۔ رکہ ایشاں رچہ مے گُفتند ؟ و بچہ قرار داد رفتند ؟ کارشناس گُفت ۔ در خیالِ ایشاں چناں دیدہ ام ۔ رکہ اندیشۂ جنگ بہ خاطر دارند ۔ و کارسازِئیِ نبرد مے نمایند + مِلکِ بُوماں بہ یکے از وُزرا پُرسید ۔ رکہ کارِ زاغ رچگونہ مے ربینی ؟ گُفت ۔ قتلِ او را غنیمت باید شُمرد ۔ رکہ دریں انگرِ نیم افسُردہ آتشے مے بنیم ۔ رکہ رفرو نشاندنِ شُعلۂ آں از مُحالات اشت + کارشناس بہ دردِ دِل بنالید و گُفت ۔ بیت

مرا خود رِدل دردمند اشت و ریش ،
تو ربیزم نمک بر جراحت مریش

ایں سخُن در مِلکِ بُوماں اثرے کرد ۔ و رُوے از د باز گرداںید ۔ و دیگرے را پُرسید ۔ رکہ تو رچہ مے گوئ ؟

گفت - من در کشتنِ او ہیچ نگویم - کہ اہلِ مروّت چوں دشمن را شکستہ و بے چارہ بینند - احسان نمایند - بہ زنہار آمدہ را اماں باید داد - و از پا افتادہ را دست باید گرفت - و بسا کارہا مردم را بر دشمن مہرباں گردانند + بلطفے صورتہا باشد - کہ بدیدنِ آں بر دشمن جز بخشایش سزاوار نباشد - حالِ ایں زاغ ہم از آں قبیل است + ملک وزیرِ سوم را پرسید - کہ رائے تو دریں قضیّہ چہ حکم مے کند؟ گفت - بہتر آن است - کہ ملک لباسِ زندگانی ازو بر نکشد - خلعتِ اماں دادہ تربیّت او فرماید - تا او نیز قدرِ جاں بخشی شناختہ طریقِ اخلاص پیش گیرد - و خردمنداں در آں کوشیدہ اند - کہ گروہے را از میانِ دشمن بیروں آرند - و سنگِ تفرقہ در جمعیّتِ ایشاں انداختہ بہ ہر حیلۂ کہ توانند - دو گروہ سازند - کہ تخالفِ سخنِ دشمناں موجبِ فراغِ خاطرِ دوستاں باشد - چنانکہ خلافِ دزد و دیو سببِ جمعیّتِ خاطرِ زاہد شد - ملک پرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - کہ پارسائے پاک سیرت صبح و شام بعبادت مے گزرانید - یکے از مریدانِ صادق گاؤ میشے جواں و فربہ و شیردار بر سبیلِ نذر پیشِ شیخ آورد + دزدے از آں آگاہ شدہ روے بہ عبادت خانۂ پارسا نہاد - و با دیوے دو چار شد + دزد پرسید - کہ تو کیستی؟ و کجا میروی ؟ جواب داد - کہ دیوم - و پیشِ فلاں پارسا مے روم - کہ دکانِ ما شکستہ و بازارِ خود را گرم

گردہ اشت + مے خواہم - کہ اگر فرصتے یابم - او را
ہلاک کنم - اکنوں باز گوے - کہ تو کیستی ؟ دزد گفت -
من مردِ عیّار پیشہ ام + و شب و روز در آں اندیشہ کہ
مالِ کسے ببرم + حالا مے روم - کہ ہماں پارسا گاؤ میشے
فربہ دارد - آں را دزدیدہ بکار برم + پس با یکدیگر
شبانگاہ بخانۂ زاہد رسیدند + پارسا و گاؤمیش قدرے
چشم گرم کردہ بودند - دزد اندیشہ کرد - کہ اگر دیو قصدِ
کشتنِ او کند - شاید فریاد برکشد - و مردم آگاہ شوند -
گاؤمیش از دست رود + دیو نیز در فکر افتادہ - کہ
اگر دزد گاؤ را از خانہ بیروں کند - تواند بود - کہ
پارسا از آوازِ دزد بیدار شود - و کشتنِ او در توقّف
افتد + پس دزد را گفت - کہ مہلتے دہ تا پارسا را بکشم -
آنگاہ تو گاؤ را ببر + دزد گفت - تو توقّفے کن - تا من
گاؤ را ببرم - آنگاہ تو او را بکش + ایں خلاف درمیانِ
ایشاں بجنگ کشید + دزد آواز داد - کہ اینجا دیو اشت -
مے خواہد کہ ترا بکشد + دیو نیز فریاد برداشت - کہ
اینجا دزدے اشت - مے خواہد - کہ گاؤ ترا ببرد + پارسا
بیدار شد - و خروش در گرفت + ہمسایگاں در آمدند -
آں ہر دو بگریختند - و نفس و مالِ پارسا بسببِ خلافِ
دشمناں بسلامت ماند + بیت

چو در لشکرِ دشمن افتد خلاف
چرا تیغ باید کشید از غلاف

چوں وزیرِ سوم سخن بہ آخر رسانید - وزیرِ اوّل

بر آشفت و گفت - من مے بینم - کہ ایں زاغ شما را
بہ افسون فریفتہ کردہ است + مبادا کہ از سخنِ ایں
مکّار فریب بخورید - و بہ شعبدۂ او کہ بوے خوں ازو
مے آید - از راہ بروید + ہر دشمن کہ بسبب دوریٔ راہ
قصدِ او نتواند کرد - اوّل خود را نزدیک گرداند - و
بالاتّفاق و مدارا خویش را محرم نماید - و چوں از کارہا
آگاہ شد - فرصتے طلبد - و کینۂ خود بکشد + زاغ گفت
اے یارِ دل آزار چنیں سختے کہ بمن رسیدہ بحیلہ چہ
مناسبت دارد ؟ ہمہ کس مے داند - کہ ایں محنت جز
پاداشِ مخالفتِ من با زاغاں نبودہ است + وزیر گفت -
کہ دیدہ و دانستہ بہ ایں حال خود را در دادہ +
بسیار کس بودہ - کہ جہتِ ہلاکِ دشمن خود را در گرداب
ہلاک انداختہ اند - چنانکہ آں بوزنہ خود را بکشتن داد -
تا انتقامِ یاراں حاصل کرد + ملکِ بوماں پرسید -
کہ چگونہ ؟

حکایت - گفت - کہ جمعے از بوزینہ ہا در جزیرۂ وطن
داشتند - کہ میوہاے تر و خشک درو بسیار بود + یک روز
خرسے بر ایشاں گذشت - و با خود گفت - روا باشد کہ
من بہ صد ہزار محنت سر خارے یا بیخ گیاہے بدست آرم -
و ایں بوزینہ ہا دریں گوشہ میوہاے تازہ بخورند + پس قصد
کرد - کہ درمیانِ بوزینہ ہا در آمدہ جمعیّتِ ایشاں را برہم
زند + بوزینہ ہا فریاد بر کشیدند - و ہزار بوزینہ ہجوم کردہ
خرس را بہ ضرب پراگندہ ساختند + خرسِ خام طمع

بزحمتِ تمام از میانِ بُوزینہ ہا بجشت - و خُود را بکوہستاں رسانید + و نعرہ و خروش بر آورد - ہمجنساںِ او گرد آمدند - و واقعۂ حال پُرسیدند + خرسِ دردمند واقعۂ خُود را باز راند - و گُفت زہے بے ناموسی - کہ خرسِ قوی ہیکل را بُوزینۂ ضعیف پیکر بہ ایں حال رساند! صلاح آں است - کہ ہمداستاں شدہ اتفاق نمائید - تا بہ یک شبخُوں رُوزگارِ زندگانیِ ایشاں تیرہ سازیم + آخر شبے خرساں از کوہ فرود آمدند - و رُوے بہ جزیرۂ بُوزینہ ہا نہادند + قضا را ملکِ بُوزینہ ہا با جمعے از اعیانِ دولت بہ تقریبِ شکار آں شب در صحرا ماندہ بُود - و بُوزینہ ہاے دیگر از ہجُومِ دُشمن غافل + ہر یکے در منزلِ خُود آرمیدہ - کہ خرساں یکبار بر آنہا ریختند - تا بُوزینہ ہا را خبر شود - بسیارے ازاں کُشتہ شدند - و اندکے خستہ و مجرُوح جاں ازاں ورطۂ خُونخوار بر کنار بُردند - خرساں چُوں بیشۂ پُر نعمت را از دُشمن خالی دیدند - طرحِ اقامت انداختند - و آں خرسِ ستمدیدہ را بر خُود امیر ساختند - و ہر نعمتے کہ بُوزینہ ہا در چندیں سال ذخیرہ نہادہ بُودند - بہ تصرُّفِ خُود آوردند + رُوزِ دیگر ملکِ بُوزینہ ہا کہ ازیں حال غافل رُوے بجزیرہ نہاد - درمیانِ راہ گروہے ہزیمت خوردہ رسیدہ آغازِ داد خواہی کردند + ملک از شنیدنِ ایں واقعہ انگشتِ حیرت بہ دنداں گزیدن گرفت - و درمیانِ ایشاں یکے بُود میمُون نام بہ عقل و فراست آراستہ - چُوں ملک را حیراں و سرگرداں دید - زبانِ نصیحت بر کشود - کہ

بے صبری در بلاہا نہ شائستۂ دانشوران است ✢ چارہ دریں کار آن است۔ کہ صبر باید کرد۔ و بہ تدبیرِ دُرُست علاجِ واقعہ باید نمود ✢ ملک بُوزینہ پُرسید۔ کہ چارۂ ایں کار چگونہ تواں کرد؟ میموں خلوتے طلبید۔ و گفت۔ میخواہم۔ کہ جانِ خود را باختہ و انتقامے برائے دوستانِ گرامی کہ از جاں گرامی ترند از دُشمن بکشم۔ ملک بر فوتِ من دریغ نخورد۔ و از وفاداری یاد آورد ✢ ملک گفت۔ ایں کار را چگونہ مے کنی؟ میموں گفت کہ تدبیرے اندیشیدہ ام۔ کہ ایشاں را در بیابانِ مرد آزمائے بہ آتشِ سموم بسوزم ✢ صلاح آن است۔ کہ بفرمائی تا گوشہائے مرا بہ دنداں بر کنند۔ و دست و پائے من درہم شکنند۔ و شب بہ کنارِ گوشۂ کہ آرامگاہِ من بود۔ بیفگنند۔ و ملک با جمیع ملازماں در اطرافِ ایں صحرا پراگندہ شود۔ تا دو روز بگزرد۔ و صباح سوم روز بیایند۔ و در منزلہائے خود بفراغت بنشینند۔ کہ از دُشمناں اثرے نخواہد بود ✢ ملک فرمود۔ تا گوشہائے او را برکندند و دست و پایش درہم شکستہ بہ کنارِ بیشہ افگندند ✢ میموں ہمہ شب نالہ مے کرد ✢ ملکِ خرساں بہ سیر بیروں آمدہ بود۔ نالہ و زاریِ او شنید۔ و دُنبالۂ آواز رفت ✢ میموں را بداں حال دید۔ باوجودِ سخت دلی بر وے رحم کرد۔ و پُرسید ✢ میموں بفراست دریافت۔ کہ پادشاہِ آں قوم است ✢ آغازِ دُعا و ثنا کرد۔ و گفت۔ کہ من وزیرِ پادشاہِ بُوزینگانم۔ و بہ اتفاق بہ شکار رفتہ ✢ شب چوں دریں معرکہ حاضر نبودم۔ روزِ دیگر خبرِ مقدمِ ملک یافتم ✢ ملکِ

بوزینه بواسطهٔ اعتمادے که بر تدبیر من داشت -
چارهٔ این کار نمود - و من او را از روے نیکو خواهی
گفتم - صلاح آن است - که کمر ملازمت ملک بندیم - و
در سایهٔ دولت او بگوشه و توشه بسازیم + ملک از سخن
من بر آشفت + چوں دوم بار نصیحت کردم - بفرمود - تا
بمن این همه خواری کردند و بقوم خود گفت که این از
هوا داران پادشاه خرس است - حکم کرد - که در همان جزیره اش
بیفگنید - تا به بینم - که چگونه آنها حمایت او خواهند نمود +
این بگفت - و چناں از درد گریست - که ملک خرساں را
نیز قطرهاے اشک بر زمیں افتاد + ملک گفت - حالا
بوزینه ها کجا هستند ؟ جواب داد - که بیابانے است - که آں را
مرد آزماے مے گویند - آنجا از هر طرف لشکرے جمع
مے کنند + زود باشد - که با سپاه خونخوار شبخوں آرند +
ملک خرساں از جاے در آمد - و گفت - اے میموں !
مصلحت چیست ؟ میموں گفت - اگر مرا پاے بودے -
جمعے را بے خبر بر ایشاں مے بردم + چه کنم - که رفتن
بدیں دشت و پاے میسّر نیست + ملک گفت - من ترا
بحیلهٔ مے توانم برد - پس آواز داد - تا خیل سپاه
حاضر شدند + گفت - آماده باشید - که امشب بر دشمن
مے زنم + همه سامان آماده کردند - و میموں را بر
پشت خرسے بسته روے براه آوردند - تا بسر بیابان
مرد آزماے رسیدند + میموں گفت - زود بشتابید - که
پیش از دمیدن صبح روزگار را بر ایشاں سیاه کنم +

خرساں بشوقِ تمام قدم در آں بیاباں نہادند۔
و بپایے خود بہ میدانِ اجل در آمدند + روز روشن
شد۔ و از بوزینگاں اثرے پیدا نگشت + میموں
ہمچناں برفتن شتاب مے کرد۔ و بہ افسون و افسانہ
ایشاں را مے فریفت۔ تا وقتے کہ ہوا گرم شد۔ و
ریگ تفسیدن گرفت و سموم سوزندہ وزیدن + ملک
روے بہ میموں کرد۔ کہ ایں چہ بیابان است۔
کہ از ہیبتِ آں دلہا در تاب و جگرہا کباب مے شود؟
میموں گفت۔ اَے ستمگارِ دل آزار! ایں بیابانِ اجل
است + دل خوش دار۔ کہ ہمیں سموم شما را خاکستر
سازد + دریں سخن بودند۔ کہ تفِ سموم رسید + ملکِ
خرساں را با تمام سپاہ و بوزینہ را بر جایے خود
بگداخت۔ و یکے زندہ بیروں نیامد + روزِ سوم کہ
وعدہ بود۔ چوں ملکِ بوزینہ ہا با لشکرِ خود بجزیرہ آمد۔
مملکت را از غبارِ اغیار پاک دید + ایں داستاں
بداں آوردم ۔ تا ملک معلوم کند۔ کہ کینہ داراں
بہ جہتِ لذّتِ انتقام از سرِ جاں برخاستہ اند +
ملکِ بوماں گفت۔ ایں چہ بے مہری است ۔ کہ
دردمندے را کہ بہ ہوا دارئے ما چندیں آزار
رسیدہ باشد۔ ما نیز در آزارِ او بکوشیم ؟ پس
بفرمود تا آں زاغ را بعزّت برداشتند + وزیر گفت۔
اَے ملِک! چوں بہ سخنِ من التفات نکردی ۔ بارے
زندگانی با او چوں دشمناں باید کرد ۔ و یک

چشم زدن از فریب او ایمن نباید بود + ملک ازیں نصیحت اعراض نمود - و زاغ در خدمتِ او بعزتِ تمام مے زیست + روزے در مجلس عام گفت - ملکِ زاغاں مرا بے موجب آزارے رسانیدہ است - تا کینۂ خویش ازو نخواہم - قرار نگیرم - ؛ تا من در صورتِ زاغاں ام بدیں مراد نتوانم رسید - و از اہلِ روزگار شنیدہ ام - چوں مظلومے در آتش بسوزد - ہر دعائے کہ در آں حالت کند - مستجاب گردد + اگر رائے ملک پسند کند - فرماید - کہ مرا بسوزند + در آں لحظہ کہ گرمیِ آتش بہ من رسد - از پروردگارِ خود بخواہم - کہ مرا بومے گرداند - مگر بدیں وسیلہ بر آں ستمگراں دست یابم + دریں مجمع آں بوم کہ در کشتنِ کار شناس اہتمام داشت - حاضر بود + ملک ازو پرسید - کہ دریں سخن چہ مے گوئی ؟ وزیر جواب داد - کہ شعبدہ بازے است - فریب انگیختہ + ملکِ بوماں چنانکہ قاعدۂ دولت برگشتہا باشد - نصیحتِ وزیرِ دانا نشنید + زاغ ہر روز حکایتے دلپذیر و ہر شب افسانۂ بے نظیر مے آورد - تا محرمِ خاص شد + ناگاہ فرصتے نگاہ داشتہ پیشِ زاغاں رفت + فیروز شگفتہ خاطر شدہ پرسید - کہ اے کار شناس ! چہ ساختی ؟ گفت در فلاں کوہ غارے است - روزہا بوماں در آں جمع مے شوند + در آں نزدیکی ہیزمِ خشک بسیار است - ملک فرماید - تا قدرے ازآں برداشتہ بر درِ غار جمع کنند - د من از منزلِ شباناں کہ درآں نزدیکی است - قدرے آتش بیارم - و بر ہیزم افگنم - د ملک فرماید -

تا زاغاں پرہا را در جنبش آرند - تا آتش افروختہ گردد
ہر بوم کہ از آں بیروں آید - بسوزد - و ہر کہ بیروں
نیاید - از دود خفہ شود - و بمیرد + ملک را ایں
تدبیر خوش آمد - و بہ ایں تدبیر بوماں را سوختند -
و زاغاں را فتح مکرر دست داد + روزے بر زبان
ملک گذشت - کہ اے کار شناس! در صحبت بوماں مدتے
دراز چگونہ صبر کردی؟ کار شناس گفت - مرد اگر صلاح
کار در آں بیند - کہ بخدمت فروترے از خود باید
بسر برد - ہماں رائے پیش گیرد - تا بمقصود رسد -
چنانکہ مارے مصلحت خود در آں دید - کہ خدمت غوکے
اختیار کند - ملک پرسید - کہ چگونہ؟

حکایت - گفت - کہ ضعف پیری در مارے اثر کردہ
بود - بواسطۂ ناتوانی با خود گفت - کہ حالا بنائے کار
بر کم آزاری باید نہاد - و ہر خواری کہ ازیں رہگذر
رسد - بہ آں باید ساخت + پس بکنارِ چشمۂ رفت - کہ
در آں غوکاں بسیار بودند - و ملکے در کار داشتند + مار
خود را اندوہناک بر خاکِ راہ انداخت + غوکے بسرِ وقت
او رسید و پرسید + کہ ترا بغایت غمگیں مے بینم - سبب
چیست؟ جواب داد - کہ سبب زندگانیٔ من شکار غوک
بودہ است - و امروز واقعۂ پیش آمدہ کہ صید کردن
ایشاں بر من حرام است - اگر بقصد خواہم - کہ یکے
از ایشاں بگیرم - نتوانم + آں غوک رفت - و ملک خود
را خبر کرد + پادشاہ غوکاں متعجب شدہ نزدیکِ مار آمد +

پرسید - که چه سبب این حادثه بر تو رسید؟ مار گفت - که
قصد غوکے کردم - او از ترس من گریخته خود را در خانهٔ
پارسائے افگند - از عقب وے بخانه در آمدم - خانه تاریک
بود - و پسر پارسا خفته + انگشت بزرگ پاے او بمن رسید
پنداشتم غوک است - از حرص دندانے برو فرو بردم -
و او بر جاے خود سرد شد + پارسا خبر یافت - از سوز
فرزند قصد من کرد + من روے بصحرا نهادم + شتابان
میرفتم - و پارسا در عقب نفرین مے کرد و مے گفت -
که از پروردگار مے خواهم - که ترا خوار و بے مقدار
گرداند - و مرکب ملک غوکان سازد - و هرگز قادر
نشوی بر خوردن غوکان - مگر به رسم تصدق آنچه ملک
بتو دهد + اکنون دعاے او مستجاب شده است -
بضرورت باین جا آمده ام - تا ملک بر من سوار گردد -
و بحکم آسمانی راضی شده ام + ملک غوکان شرف روزگار
خود دانست + همواره برو مے نشست - و فخر مے کرد -
و بر ابناے جنس بزرگی مے جست + چون یک چندے
برین گذشت - مار بعرض رسانید - که زندگانیِ ملک دراز
باد! مرا از قوتِ طعمه چاره نیست - تا بدان زنده مانم -
و این خدمت را بپایان برم + ملک گفت - همچنین است -
که مے گوئی - مرا از مرکب گزیر نیست - و مرکب را
بے قوت قوت نتواند بود - پس هر روز دو غوک براے
راتبه مقرر ساخت - که چاشت و شام بکار برد - و
چون در آن زبونی منفعتے بود - از آن عار نمے داشت +

این داستان برائے آں آوُردہ ام - کہ من نیز صبر میکردم
و خواری مے کشیدم - نظر بر آنکہ ہلاکِ دُشمناں و صلاحِ
دوستاں در آں بُود + ملک گُفت - ایشاں از ما ایں قدر
حساب نداشتند - چہ مارا ضعیف و ناتُواں شمُردہ + کار شناس
گُفت - کہ چہار چیز است - کہ اندکِ او را بسیار باید
پنداشت + اوّل آتش - کہ اندکِ او را ہماں زیاں است
در سوختن - کہ بسیارہ را + دُوُم وام - کہ شرم از قرضِ خواہ
در یک درہم ہماں است - کہ در ہزار دینار + سوُم بیماری -
کہ ہر چند کم باشد - بے حُضُوری آرد + چہارُم دُشمن -
با آنکہ زبُون و خوار باشد - امّا آخر کارِ خُود بکُند + شنیدہ
ام - کہ گُنجشکے بہ آں زبُونئِ حال از مارِ قوی ہیکل کینۂ
خُود کشید + ملک پُرسید - کہ چگُونہ ؟

حکایت - گُفت - کہ دو گُنجشک در سقفِ خانہ آشیانہ
ساختہ بُودند + وقتے ایشاں را بچگاں پدید آمدند - و ہر
یک از مادر و پدر بجہتِ پرورشِ ایشاں بہ طلبِ قُوت
مے رفتند - آنچہ حاصل شُدے - در حوصلۂ ایشاں
مے ریختند + رُوزے نر بیرُوں بنگاہ ماند + چُوں باز
آمد - مادہ را دید - کہ بہ اضطراب گردِ آشیانِ خُود
مے پرید - و فریادِ سُوزناک از و ظاہر مے شُد + گُفت -
ایں چہ حال است ؟ جواب داد چہ کُنم ؟ کہ دمے غائب
شُدہ بُودم - چُوں بر گشتہ آمدم - مارے بُزُرگ دیدم - آمدہ
قصدِ بچّہاے من کردہ + گُفتم - از آں انتقام بیندیش -
کہ من و پدر ایں فرزنداں کمر بر آں بندیم - و ہر آنچہ

تُوانیم - در ہلاکِ تو بکوشیم + مار بخندید و گُفت -

بیت

دلیرے کہ او شیر را پے کُند
ز ہمچُوں توئے عاجزی کے کُند

آں بیداد گر بچہائے مرا نخوُردہ اشت - و ہم در آشیانہ خُفتہ + گُنجشکِ نر ایں سخُن شنید - و دُود از نہادش بر آمد - و از فراقِ فرزنداں آتش حسرت در جانش اُفتاد + دریں محل خُداوندِ خانہ برائے سوختنِ چراغ فتیلہ را بہ روغن چرب کردہ روشن ساخت + مے خواشت - کہ در چراغداں نہد - گُنجشک برید - و آں فتیلہ را از دستِ او گرفتہ برداشت - و بہ درونِ آشیانہ اُفگند + صاحبِ خانہ از بیم آنکہ مبادا آتش در سقفِ خانہ گیرد - زُود بر بالائے بام بر آمد - و آشیانہ را خالی مے ساخت - تا آتش را فرو نشاند + مار از پیش شرارہِ آتش دید - و از بالائے بام آوازِ آدمی شنید - سر از سُوراخ کہ جانبِ بام داشت - بیرُوں کرد + محض سر بر آوردن و سنگ بر سرش خُوردن + ایں داستاں را فائدہ آن اشت - کہ مار دُشمنِ خُود را خوار دانشت - و ازو حسابے نہ بُرد - عاقبت سرش بسنگِ انتقام کوفتہ شُد + ملک گُفت - کہ سیرتِ بُوماں را در رزم و بزم چگُونہ دیدی ؟ گُفت - نہ اندیشۂ راشت داشتند - نہ رائے دُرشت - مگر آں یک تن - کہ رائے او بر کُشتنِ من درُشت بود - امّا ایشاں از صاحبِ خُود نصیحت باز نہ گرفتند +

دُور اندیشیِ آزادی از دُشمناں

راے دابشلیم به بیدپاے برہمن فرمود - کہ اکنوں
باز نمائے - کہ ہر کہ به دامِ دُشمناں گرفتار گردد - چگونہ
زیست نماید - برہمن گفت - اگر بحیلۂ دُوستی گرفتن
یکے از دُشمناں خلاصیِ خُود داند - فرو گذاشت نہ نماید - بر
اعتمادِ فراواں روا ندارد - چُنانکہ مُوش و گُربہ + راے
پرسید - کہ چگونہ ؟

حکایت - برہمن گفت - کہ در زیرِ درختے در سُوراخ
مُوشے بُود تیز ذہن زُود فہم - و در نزدیکیِ آں درخت
گُربۂ نیز خانہ داشت + رُوزے صیّاد اندکے از گوشت
بر رُوئے دام بستہ باز کشید + گُربۂ حریص را بُوئے
گوشت گرفتارِ دام ساخت - و مُوش نیز در جستجوئے
رُوزی از سُوراخ بر آمد + ناگاه چشمش بر گربہ اُفتاد -
نزدیک بُود - کہ ہوش از سر رود + چُوں نیک نگریست -
اورا بستۂ دامِ صیّاد یافت + شکر بجا آورد - و چُوں
بجانبِ دیگر قصدِ رفتن نمود - راسوئے دید - کہ در کمینِ
او نشستہ است - رُوئے بر درخت آورد - زاغے را دید
کہ از بالائے درخت میلِ گرفتنِ او دارد + بخُود اندیشید
کہ مرا ہیچ تدبیر دُرُست تر ازیں نیست - کہ نزدِ
گُربہ روم - زیرا کہ آں چُنانکہ مرا باو احتیاج است - او
نیز به مددِ من محتاج + اُمید کہ به برکتِ راستی ہر دو از
چنگِ اندوہ خلاص شویم + پس نزدیکِ گُربہ رفت - پرسید:

که چه حال داری؟ گفت - چه می پرسی؟ که تنے دارم
بستهٔ بند مشقّت + موش گفت - اندوه مدار - که سخنے
دلپذیر دارم + گربه آرزوے شنیدن کرد - موش گفت
بدان - که همیشه من به غم تو شاد بوده ام - امروز در
بلا شریکِ تو ام - خلاص خود را تدبیرے اندیشیده ام -
که خلاصِ تو نیز در آن است + بنگر - راسو عقبِ من
در کمین نشسته و زاغ بالاے درخت انتظارِ من می برد +
هر آئینه ازیں دو دشمنِ جانی خلاص بیابم - و به اندک
زمانے بندهاے ترا ببرم + گربه در فکر شد - و چپ و
راستِ این سخن نگریست + موش فریاد بر کشید - که اے
دانا! وقت می گزرد + تو هم به حیاتِ من خوش باش -
که رستگاریِ هر یک از ما بحیاتِ دیگرے فرو بسته است -
چنانکه بکوشش کشتیبان کشتی بکنار رسد - و کشتیبان به
پشتیِ کشتی کار کند + پس گربه دل به صلح نهاد و پرسید -
که ما را چه باید کرد؟ موش گفت - چوں نزدِ تو آیم -
باید که تعظیم بجا آوری مثلِ دوستاں - تا دشمنانِ بے بهره
باز گردند + پس بند از پاے تو بر دارم + گربه قبول
نمود + موش نزدیکِ گربه شد - و گربه دل جوئی نمود -
و نوازشها بجا آورد + راسو و زاغ ازیں حال از شکارِ
موش باز گشتند + موش شادیها نمود - و قصهٔ تهمتِ
گربه بخاطر آورده به آں گرمی بندها نمے برید + گربه
ازآنجا که دور بیں بود - ترسید - که موش بند نا بریده
سرِ خود گیرد + زبانِ دوستی بر کشود - و گفت - در وفاے

عہدِ کاہلی مے نمائی - و ہرکہ سر رشتۂ وفا از دست گزارد-
بندِ بالا بر پاے دل نہادہ باشد + موش گفت - مے دانم
کہ پیماں شکنی بہ بزرگاں نسبت ندارد - لیکن دوستاں
دو قسم اند - یکے آنکہ بے غرض رشتۂ دوستی اُستوار
ساختہ باشند - دُوم آنکہ بغرضے طرح دوستی اندازند -
گروہِ اوّل اعتماد را شاید - امّا از جماعۂ دُوم خاطر جمع
نتواں گشت + تو از گروہِ دُوم ہستی - من نیز دُور اندیشی
بکار بردہ بندِ ترا بکشایم - و خود ہم از زیانِ تو ایمن
باشم + خیالِ من آن است - کہ بندہاے ترا ببرم - مگر یک
بندِ ترا کہ اُستوار ترین بندہا باشد - بگزارم - تا آنکہ ترا
اضطرابے بہم رسد - بمن نتوانی پرداخت - پس آں نیز
ببرم + گربہ دانست - کہ موش بفریب از راہ نخواہد رفت -
راضی شد + موش بندہا آہستہ بریدن گرفت - تا آنکہ
بندِ اُستوار را بحالِ خود گزاشت + چوں روز شد - صیّاد
پدید آمد - و گربہ سراسیمہ شد + موش آں بندِ اُستوار را
ببرید + گربہ از بیمِ جاں بالاے درخت رفت - و موش بسوراخ
خود خزید + صیّاد نا اُمید بر گشت + پس از زمانے موش
سر از سوراخ بیروں کرد + گربہ را دید - مے خواست -
کہ باز در سوراخ شود + گربہ آواز بر کشید - کہ از من چرا
مے ترسی ؟ شکرِ مہربانی ہاے ترا بکدام زبان ادا کنم ؟
موش از آنجا کہ ہشیار بود - گفت ہماں بہتر کہ درِ آشنائی
بر بندم - و در گوشۂ تنہائی باشم + گربہ گفت - ہر کہ
دوستے بدست آورد - و بآسانی از دست دہد - دوستانِ

دیگر از وے نا اُمید شوند + مُوش جواب داد۔ ہرگاہ کہ دُشمنیٔ ذاتی باشد۔ دوستیٔ بغرض چہ کار آید۔ و ہر کہ با غیر جنسِ خُود در آمیزد۔ بدو آں رسد۔ کہ بداں غوک رسید + گربہ پُرسید۔ کہ چگُونہ ؟

حکایت۔ مُوش گُفت۔ کہ بر لبِ چشمہ بپایۂ درختے مُوشے خانہ گرفتہ بُود۔ و غوکے نیز در آں آب بسر مے نمُود + رُوزے بر لبِ آب آمدہ نغمہ سرائی آغاز نہاد + مُوش برآں آواز دِل خراش دِل دادہ شُد و از خانہ بر آمدہ نشاطے میکرد۔ و سرے مے جُنبانید + غوک با او طرحِ آشنائی افگند + رُوزے مُوش با غوک گُفت۔ کہ چُوں تو در زیرِ آب قرار داری۔ اگر فریاد کُنم۔ از شورِ غوکانِ دیگر بگوشِ تو نمے رسد۔ چارۂ آں چیست ؟ غوک گُفت۔ حوالۂ ایں کار بر دِلِ دانائے تو است + مُوش گُفت۔ چُناں بخاطر آوردہ ام۔ کہ رشتۂ درازے پیدا کُنم۔ یک سرِ آں را بر پائے تو بندم۔ و سرِ دیگر را بر پائے خویش مُحکم کُنم۔ تا چُوں بر لبِ آب آیم۔ و رشتہ را بجُنبانم۔ از آمدنِ من آگاہ شوی۔ و اگر تو نیز بہ درِ خانۂ من تشریف آوری۔ مرا معلُوم شود + آخر بریں قرار داد از حالِ یکدیگر باخبر بُودند + تا آنکہ رُوزے مُوش بر لبِ آب آمد۔ تا غوک را طلب کُند + ناگاہ زاغے از ہوا فرود آمدہ مُوش را برداشت۔ و رُوے ببالا نہاد + چُوں رشتہ مُحکم بُود۔ غوک نیز از خانۂ خُود آوارہ شُد۔ و در ہوا سرازیر میرفت + مردُمان فریاد کردند۔ کہ زاغ بر خلافِ عادت غوک را ایں طور شکار

کرده است - غوک فریاد کرد - که از شومیِ مصاحبتِ
موش بدین بلا گرفتار شدم + موش را این داستان بر گربه
خواند - و گفت - مرا هرگز با تو اعتقاد نباشد +

پاداشِ کارہا

رائے دابشلیم به بیدپائے حکیم گفت - اکنون بازگوے
حالِ کسے را که برائے فائدهٔ خود از رنجانیدنِ دیگران
پرهیزد + بیدپائے فرمود - پیدا است - که پاداشِ نیکی و
بدی در همین جهان بود + هر کسے هر تخمے که بکارد -
بیے در نگذرد - که برِ آن بردارد + مناسبِ این مقام
داستانِ شیرِ صف شکن و مردِ شیر افگن است +
رائے پرسید - که چگونه؟

حکایت - بیدپائے حکیم گفت - که در نواحئ حلب بیشهٔ
بود - که در آن شیرے بر سریرِ فرمان روائی نشسته همواره
بخونِ ناحق ریختن مشغول بودے + سیاه گوشے ملازمِ
درگاه بود - از عاقبتِ کار اندیشیده میخواست - که ترکِ
ملازمت نماید + درین فکر با خود گفتگوے داشت + ناگاه
در کنارِ بیشه دید - که موشے بکوششِ تمام بیخِ درختے
مے بُرد - و درخت بزبانِ بے زبانی مے گوید - که اے
ستمگار! چرا در پئے بنیاد انداختنِ من کوشش مے نمائی؟
و موش گوش بزاری او نه نهاده به همان بریدن مشغول
بود - ناگاه مارے دهن گشاده از کمین بیرون آمده و
بیک دم موش را فرو برد + مار از خوردنِ موش فارغ شده

در سایۂ درخت حلقہ زدہ بُود + خار پُشتے در آمد و دُم مار را بدہاں گرفتہ سر در کشید + مار از غایتِ اضطراب ہر ساعت خُود را بر وَے مے زد - تا آنکہ ہمہ تن او بہ نوکِ خارِ خار پُشت سُوراخ سُوراخ شُد - بہ صد زاری جاں بداد + چُوں مار از کار بیُفتاد - خار پُشت سر بیرُوں آورد - و آنکہ لائقِ خُوردن خُود دانست از مار بخُورد - و باز سر در کشید - ناگاد روباہے گُرسنہ بد انجا رسید - خار پشت را کہ لُقمۂ چرب او بُود - بداں صُورت دید + دانست - کہ با وُجُودِ آزارِ خار از گُلِ مقصُود بُوئے بمشام نتواں آورد + پس مکرے در کار کرد + خار پُشت را بہ پُشت افگند - و قطرۂ از شاشۂ خُود بر شکم او ریخت + خار پُشت بخیالِ آنکہ باران اشت - سر از درُوں بیرُوں آورد + محض سر بر آوردن - و جستن روباہ و سرش را بر کندن + آنچہ خواست - ازو بخُورد - و ہنُوز روباہ از خُوردن فارغ نشُدہ بُود - سگے از گوشۂ در آمد - روباہ را از ہم بدرید - و در گوشۂ بخُفت + ناگاہ پلنگے پدید آمد - و سگ را از ہم درید - و ہنُوز کار را تمام نکردہ بُود - کہ صیّادے رسید - و خدنگِ دِل دُوز بجانب پلنگ انداخت - چنانکہ بہ پہلُوے راستش آمد - و از طرفِ چپ بیرُوں رفت - و صیّاد بہ سبکدستی پوست از تنش بر کشید + و در ہمیں زماں سوارے در رسید - خواست - کہ پوستِ پلنگ را ازو بگیرد + صیّاد بجنگ پیش آمد - مردِ سوار بشمشیرِ آبدار سر او را جُدا ساخت -

و پوستِ پلنگ را گرفته رُوے براه آورد + چند گام
نه رفته بُود - که اسپش بسر در آمد - و سوار بر زمیں اُفتاد -
و گردنش بشکست + ایں رُوے داد سیاه گوش را یقینے
تمام شُد + اندیشهٔ جُدائی از خدمت در دل آورد و بخدمتِ
شیر آمد - و رُخصتِ رفتن ازاں بیشه طلبید + شیر فرمُود -
که سببِ رفتنِ تو چیست ؟ سیاه گوش جواب داد - که اگر
همتِ پادشاهانه پیمانے کُند - که به هیچگُونه شکستنِ آں
بخاطر نگذرد - و تسلیهٔ من شوَد - به راستی وا نُمایم +
شیر او را اماں داد - و قول را بسوگندها اُستوار کرد +
سیاه گوش گُفت - اَے ملک ! همواره نیّتِ تو به آزردنِ
جانوران است - نه خُود مے فهمی - و نه کسے داری -
که سخُنانِ نصیحت آمیز با تو بگوید - و تُرا از آں باز دارد +
شیر ازیں سخُن بر آشفت - لیکن چوُں عهدے تازه بسته
بُود - ناچار صبر نمُود - و گُفت - چوُں بر تو ستمے نمیرود -
کناره کردنِ تو برائے چیست - سیاه گوش گُفت - از
دو جهت + یکے آنکه طاقتِ دیدنِ ظُلم نیست - و مُروّت
نمے گزارد - که نالهٔ ستم رسیدها بشنوم + دوُم آنکه مبادا
شوُمیٔ ایں کار به تو رسد - و من نیز به آتشِ تو بسُوزم -
شیر گُفت - تو جهاں را ندیدهٔ - و تجربه نداری - شوُمیٔ
کارِ بد از کجا دانستهٔ ؟ و خوُبیٔ پاداشِ کارِ نیک از که
آموختهٔ ؟ سیاه گوش گُفت - به رهنموُنیٔ خردِ خدا داد ایں
راز دانسته بوُدم - لیکن امروز مُکافات و پاداش را
بچشمِ ظاهر هم دیدم + پس قصّهٔ موُش و مار و خارپُشت

و روباه و سگ و پلنگ و صیّاد و سوار کہ دیدہ بُود - باز نمُود + شیر از آنجا کہ غرُور در سر داشت - نصیحتِ سیاہ گوش را افسانہ پنداشت + چوں سیاہ گوش دانست۔ کہ افسانۂ من سُودے نمے کُند - آہستہ بہ گوشۂ بیرُوں رفت + شیر از غُصّہ در پئےِ جُستنِ او رواں شُد + سیاہ گوش خُود را در تہِ بوتۂ خارے پنہاں کرد + شیر ازو در گزشتہ دو آہُو برّہ دید - کہ در آں صحرا بچرا مشغُول بُودند - و مادرِ مہرباں مُتوجّہ حالِ ایشاں + شیر قصدِ گرفتنِ ایشاں کردہ + مادہ آہُو فریاد بر کشید - کہ اے ملک! چشمِ مرا بہ فراقِ نُورِ دیدہ گریاں مساز + شیر زاریِٔ اورا گوش نہ کردہ آنہا را در رُبُود - و طعمۂ خُود ساخت - مادہ آہُو در غُصّہ مے دوید - ناگاہ بسیاہ گوش رسید - و آغازِ نالہ کرد + سیاہ گوش سخنانِ تسلّی بخش درمیاں آورد - و گفت غم مخور - کہ در اندک زمانے پاداشِ ایں بہ شیر خواہد رسید + قضا را شیر دو بچہ داشت - درآں زماں کہ شیر قصدِ بچگانِ آہُو کردہ بُود - صیّادے بر آشیانۂ شیر بگزشت - و ہر دو بچۂ او بکشت - و پوست کشیدہ با خُود بُبرد + و چوں شیر شکار کردہ بخانہ رسید - بچگانِ خُود را بداں گونہ اُفتادہ دید + خروشے بر آورد - کہ جاں دارانِ آں بیشہ را دل برو سوخت + در ہمسایگیِٔ شیر شغالے بُود گوشہ نشین پرہیزگار - بہ عزا پُرسی نزدیکِ شیر آمد - و گفت - صبر پیش آر - و زمانے دل با خُود دار - و گوشِ ہوش بگشا تا سخنے

چند۔ از دفترِ الٰہی رفتہ و خوانم۔ و اندکے از بیوفائیِ روزگارِ بے اعتبار بیان کنم + شیر بہ گوشِ ہوش شنو سخنانِ او را شنید۔ و اندکے تسلّی یافت + شغال چوں دید۔ کہ شیر از غفلت بر آمدہ در مقامِ شنیدنِ سخن است۔ دلیر تر پیش آمد و گفت۔ اَے ملک! ہر آغازے را آخرے قرار یافتہ است۔ و پس ہر سودے زیانے آمدہ۔ شیر گفت۔ اَے دانائے روزگار! ہر بدی کہ مے رسد۔ آں را سببے خواہد بود + بگو۔ کہ ایں بد از کجا بہ بچگانِ من رسید؟ شغال گفت۔ آں ہم از تو بہ تو رسیدہ است + آنچہ صیادِ تیر انداز با تو کردہ است۔ صد مثلِ آں تو با دیگراں کردۂ + نیک مانند است قصۂ تو بہ آں ہیزم فروش + شیر پرسید۔ کہ چگونہ؟

حکایت۔ شغال گفت۔ در زمانِ پیشیں ستمگارے بود۔ کہ ہیزم درویشاں با ستم خریدے۔ و بہ بہائے گراں بدستِ توانگراں فروختے۔ روزے ہیزم درویشے گرفت۔ و نیمۂ بہا بداں فقیر داد + فقیر نالیدن گرفت + صاحبدلے برسید۔ و زبانِ نصیحت بداں ظالم بکشود + و آں ستمگر چوں مستیٔ غفلت در سر داشت۔ روے در ہم کشید۔ و بخانۂ خود رفت + قضا را ہماں شب آتشے در انبارِ ہیزمش افتاد۔ و از آنجا بخانۂ او آمد + ہر متاعے کہ داشت پاک بسوخت + بامداداں افسوس بر مالِ خود مے کرد۔ و میگفت۔ کہ ایں آتش از کجا در ہیزمِ من افتاد؟ آں طالبِ رضائے الٰہی کہ دوش او را

نصیحت مے کرد - گزرش باو اُفتاد - و گُفت - اَے ستمگار!
ہنوز نمیدانی - کہ آتش از دُودِ دلِ ستم رسیدہ اشت -
ظالم را ایں سخن در دل رگرفت - و از کارِ نکوہیدۂ خود
در گزشت + اَے شیر! ایں داستاں برائے آں آوردم -
تا بدانی - کہ آنچہ بہ فرزندانِ تو رسید - پاداشِ آن اشت -
کہ با بچگانِ دیگراں کردۂ + شیر گفت - اَے شغالِ دانا!
ایں را واضح تر باز گوے؟ شغال گفت - عُمرِ تو چند
اشت؟ گفت - چہل سال + گفت - دریں مدت چہ
میخوردی؟ گفت - گوشتِ جانوراں + شغال گفت - آں
جانوراں کہ تو چندیں سال از گوشتِ ایشاں غذا ساختۂ -
آیا پدر و مادر و خویش نداشتہ اند - کہ در غمِ ایں قضیۂ
جاں گداز فریاد و زاری کنند؟ اگر آں روز اندیشۂ
اندوہِ خاطرِ آنہا نمودہ از ریختنِ خوں پرہیز میکردی -
تا ایں روز پیش نمے آمد + شیر را سخنانِ شغال خوش
آمد - و دانست کہ عمرِ گرامی کہ از مسندِ جاہ و ہمنشینیِ
خوشامد گویاں در تبہ کاری گزرانیدم - اکنوں کہ بہارِ جوانی
بخزانِ پیری مبدل شدہ اشت - رضائے الٰہی بدست آورم +
پس از خوردنِ خوں و گوشت باز ایستاد - و بہ میوہ قناعت
کرد - چوں شغال دید - کہ شیر بہ میوہ خوردن در آمد -
و اگر ہمواره چنیں نماید - آں بیشہ بزودی از میوہ
خالی شود - و آنچہ روزیِ یکسالۂ جانوراں اشت - بدہ
روز خوردہ میشود - بارِ دیگر پیش آمد - و گفت -
ملک بہ چہ مشغول اشت؟ شیر جواب داد - کہ میوہ

خشک و تر قناعت کردہ + شغال گفت - نہ ایں چنیں
است - کہ ملک مے فرماید - بلکہ زبانِ خلق حالا بیشتر
است + شیر گفت - بہ چہ سبب ؟ شغال گفت - کہ اگر
میوۂ ایں بیشہ را بخوری در دہ روز تمام شود + جانورانے
کہ خوراکِ یکسالۂ آنہا است - اگر از گرسنگی ہلاک شوند -
وبالِ ایں بر گردنِ تو ماند - زود مکافاتِ آں بہ تو رسد -
و من مے ترسم - کہ حالِ تو ہمچو حالِ آں خوک شود -
کہ میوۂ بوزینہ را بزور گرفت + شیر گفت - کہ چگونہ ؟
حکایت - گفت - وقتے بوزینۂ بہ کنج بیشۂ قرار گرفت -
و در آں بیشہ چند - درختِ انجیر بود + با خود اندیشید -
کہ جاندار را از روزی چارہ نیست و دریں بیشہ جز
انجیر یافتہ نمے شود - اگر تمام انجیرہا خوردہ شود در
زمستاں بے برگ و نوا باید بود + ہیچ بہ از آں نیست -
کہ ہر روز یک درختِ انجیر افشانم - و آنچہ ضرور باشد
ہر روز از آں بخورم - و باقی را خشک ساختہ بگوشۂ بنہم -
تا ہم تابستاں بفراغت گزرد - و ہم در زمستاں - رفاہیت
باشد + بہمچنیں چند درخت را باز مے تکانید - و اندکے
از آں خورد - و باقی ذخیرہ ساخت + روزے بالاے درختِ
انجیر بر آمدہ بود - پارۂ از آں مے خورد - و پارۂ را
نگاہ میداشت - کہ ناگاہ خوکے از پیشِ صیاد جستہ خود
را در آں بیشہ افگند + بہ ہر درخت کہ میرسید -
بر آں میوہ نمے دید - تا بہ پاے آں درخت آمد -
کہ بوزینہ بر آں انجیر مے چید + چوں چشم بوزینہ

بر خوک اُفتاد- دِلش بہ طپید- و با خُود گُفت - کہ
اِیں بلاے ناگہانی از کُجا آمد! خُوک بُوزِینہ را دِیدہ
آداب بجا آورد و گُفت- کہ مہمانِ تو ام + بُوزِینہ نیز
جواب را بمہربانی از رُوے نِفاق باز داد- و گُفت -
رسیدنِ تو بہ کُلبۂ اِیں نامُراد مُبارک باشد! اگر پیشتر
از آمدنم اِشارتے میرفت- چندیں شرمندگی نہ بایستے
کشید- و سامانِ مہمانیِ تو فراہم کردمے + خُوک گُفت-
تعارُفے درمیاں نہ گُنجد- از راہ میرسم- ہرچہ داری -
بیار + بُوزِینہ ناچار درختِ اِنجیر بیفشاند- و خوک بہ مَیلِ
تمام بخُورد- تا بر درخت و زمیں ہیچ نماند + رُوے بہ
بُوزِینہ آورد- کہ اَے میزبانِ گرامی! بسیار گرسنہ ام-
درختے دِیگر بیفشاں + بُوزِینہ خواہی نہ خواہی درختِ
دِیگر بیفشاند- و بہ اندک زمانے از میوۂ آں درخت نیز اثرے
نماند + خُوک بہ درختِ دِیگر اِشارت کرد + بُوزِینہ گُفت-
اَے مہمانِ عزیز! رسمِ مُروّت فرو مگذار- کہ آنچہ بہ اِشارہ
تو کردہ ام- یک ماہہ رُوزِیئے من بُود- مرا دِیگر قُوتِ اِیثار
نماندہ است + خُوک در غضب شد- و گُفت- اِیں بیشہ
حقّے در تصرُّفِ تو بُودہ است- حالا بہ من مُتعلّق باشد+
بُوزِینہ جواب داد- کہ غضب کردن مُناسبِ شانِ تو
نیست- کہ آزُردنِ ضعیفاں نتیجۂ خُوب ندہد + خُوک را
بدیں سخُن خشم زِیادہ شُد- پس بہ درخت بر آمد-
تا بُوزِینہ را بزیر افگند + ہنوز بر شاخِ اوّل قرار
نہ گرِفتہ بُود- کہ شاخ بشکست- و سر نگُوں اُفتاد-

و جاں بداد + این داستاں برائے آں آوردم - کہ تو نیز میوۂ دیگراں بہ زور مے خوری - و چوں این گروہ بمیرند - وبال بہ تو رسد + این چہ درویشی باشد؟ کہ تو ہمچناں بہ تن پروری مشغول باشی + چوں شیر این سخنہا بشنید - از خوردن میوۂ تر پرہیز نمود - و بہ آب و گیاہے قناعت کردہ بہ گذرد آورد سئے رضائے الٰہی مشغول شد +

گراں بارئے پادشاہاں بہ کارہا

رائے دابشلیم از بید پائے حکیم پرسید - کہ از خصلت ہائے پادشاہانہ کدام ستودہ تر است؟ بید پائے گفت - اے ملک! ہیچ صفتے سلاطیں را از حلم بہتر نیست - و داستانِ رائے ہندوستاں کہ با برا ہمہ گذشت است - ازیں آگاہی میدہد + رائے پرسید - کہ چگونہ؟

حکایت - گفت - در ہندوستاں راجۂ بود ہیلار نام + چند چیز داشت - کہ بہ آں افتخار کردے - اول دو پسرِ خوش روئے و نیک خوئے - یکے را شہیل یمن گفتندے - و دیگرے را ماہ متن خواندے + دوم مادرِ فرزنداں ایراں دخت - کہ حسنِ خدا داد و عفتِ مادر زاد داشت + سوم وزیرے بود - کہ او را بلار گفتندے - و معنۂ آں بہ زبانِ ہندی مبارک روئے باشد + چہارم منشئ داشت - نام او کمال بود +

پنجم سہ فیل داشت - کہ یکے از آں فیل سفید بود - و دو فیلِ ستیزہ + ششم دو شتران بختی + ہفتم سمندِ باد پیمائے + ہشتم شمشیرے + راجہ را با ہر کدام ازینہا آں قدر میل بود - کہ زیادہ بر آں خیال نتواں کرد + جمعے از برہمناں از روے نادانی بغضے روشہاے نکوہیدہ را درمیانِ مردم شائع و جمعے را گمراہ ساختہ بودند + راجہ ازانجا کہ نگہبانِ دین و دنیاے بندگانِ خدا بود - آں برہمناں را نصیحت کرد - و چوں بے دولت بودند - سخنِ راجہ نہ شنیدند + راے برائے خدا تا دوازدہ ہزار گمراہانِ برہمنانِ متعصب را بقتل رسانید + از آں میاں چہار صد کس منافقاں از آیینِ خود برگشتہ و بدانچہ حق بود - اعتراف نمودہ براہِ راست در آمدند - و ملازمِ درگاہ بودہ زمانِ انتقام کشی را انتظار مے بردند - تا شبے ملک در خواب ہفت واقعۂ ہولناک دید + ہر بار کہ واقعہ دیدے - در حیرت شدے - و بفکر فرو رفتے - تا بخواب شدے - و واقعہ دیدے - در واقعۂ اوّل دو ماہیِ سرخ دید کہ بر دُم ایستادہ + و واقعۂ دوم آں بود - کہ دو بطِ رنگین و قازے بزرگ از پسِ او مے پریدند - و بآخر پیشِ وے فرود آمدہ آغازِ دعا کردند + و خوابِ سوم آں بود - کہ مارے سبز پر از خالہاے زرد و سفید بر گردِ پاے او مے گردد - و خود را بر پاے او مے پیچد + و خوابِ چہارم آں بود - کہ سر تا پاے او بخوں آلودہ

شُده اشت + پنجم چُناں دید - کہ بر اُشترِ سفید
سوار اشت - و بجانبِ مشرق تاختہ تنہا مے راند -
و چندانکہ مے نگرد - از مُلازماں جُز دو فراش کسے
را با خُود ہمراه نمے بیند + و ششم دید - کہ آتش
بہ فرق او افروختہ شُده اشت - کہ از شُعاع آں
اطراف روشن شُده اشت + ہفتم بخواب دید - کہ
مُرغے بر سرِ او نشستہ منقار بہ فرقش میزند - و در
ایں نوبت راجہ نعرهٔ زد - کہ مُلازمانِ خلوت سرا
بہ فریاد آمدند + در تعبیرِ ایں خواب فکر ہا میکرد +
آخر بے اختیار بدُونِ آنکہ در عاقبتِ کار اندیشہ
نماید - برہمنانِ مذکُور را کہ بہ نفاق خُود را دولت خواه
نمُوده بُودند - طلبید - و آنچہ در خواب دیده بُود -
بہ ایشاں تقریر کرد + و ایشاں نشانِ ترس و بیم
در رُوے راجہ دیده گُفتند - کہ ایں بس کارے بُزرگ
اشت - و از راجہ رُخصت طلبیدند - کہ تا زمانے
کتاب ہاے خُود را بہ بینیم - و بایکدیگر راے طلبیم -
بدانچہ تعبیرِ آں قرار یابد - بعرض رسانیم + چُوں
رُخصت یافتند - بگوشہ آمدند - و از بد درُونی با یکدیگر
قرار دادند - کہ ہنگامِ انتقام کشی رسیده اشت -
امرُوز ہرچہ خُواہیم - بکُنیم + پس حرام نمکی بخُود
قرار داده پیش راجہ رفتند - و گُفتند - کہ بس کارے
عظیم رُوے نمُوده اشت + اگر ملک سخُن مارا گوش کند -
اُمیدواریست - کہ کار بہ سامان رسد - وگرنہ زُود [illegible]

از دشت رود - بلکہ زندگانیٔ ملک سپری گردد + ملک
بیشتر بترسید - و دلش از جاے رفت و گفت - بگوئید -
تا آنچہ تواں کرد - کردہ شود + پس آں ناپاکاں تقریر
کردند - کہ آں دو ماہیٔ بر دم ایستادہ فرزندانِ راجہ
اند - و آں مارے کہ بر پاۓ ملک پیچیدہ بود -
رایراں دخت است - و آں دو بط پیلانِ ستیزہ اند -
و قازِ بزرگ پیلِ سفید است - و آں اشترِ راہوار
سمندِ شہریار است - و دو فراش پیادہ اشترانِ بختی -
و آں آتش کہ بر فرقِ ملک روشن بود - بلار وزیر
است - و آں مرغ کہ منقار بر سر شاہ مے زد -
کمال منشی است - و آں خوں کہ بدنِ شاہ بداں
آلودہ شدہ - از شمشیر است - کہ بر فرقِ ملک رانند -
و تن را بداں رنگیں سازند + و چارۂ دفع ایں بلا
چناں اندیشیدہ ایم - کہ ہر دو پسر و مادرِ آنہا و
وزیر و منشی و پیلاں و اسپ و شتراں را بداں شمشیر
بکشند - و از خونِ ہر یک قدرے گرفتہ جمع کنند - و
شمشیر را شکستہ بداں کشتگاں را در زیرِ خاک کنند -
و آں خوں را بہ آب دریا آمیختہ در جاۓ کنیم - و
ملک را در آنجا نشاندہ افسوں بخوانیم - و از آں خوں
بر پیشانیٔ ملک طلسمات نویسیم - و کتف و سینہ را
بداں خونناب آلودہ ساختہ بہ روغنِ زیتوں چرب کنیم -
امید کہ ملک را زیانے نہ رسد + راجہ از شنیدنِ
ایں سخن اندوہگیں شد - و گفت - مرگ مرا ازیں

تدبیر شما بہتر است + ہرگاہ آنہا را کہ سرمایۂ خوشدلی و پیرایۂ سلطنتِ من اند - بکشم - مرا از زندگانی چہ راحت باشد - مگر شما داستانِ رفتنِ سُلیمان و بوتیمار نشنیدہ اید ؟ برہمناں را التماس نمودند - کہ ملک باز نماید - کہ چگونہ بود ؟

حکایت - گفت - سُلیماں را دانائے قدحے پُر از آبِ حیات آورد - گفت - از اسرارِ پنہانیِ خود چناں دانستہ ام - کہ ایں جام اگر نہ نوشی - زود پدرودِ ایں جہانِ ناپائدار کُنی - و اگر بنوشی - عمرِ دراز یابی - سُلیماں اندیشید - کہ دریں کار با خردمنداں مشورت باید کرد - پس حکم کرد - تا دانشوارانِ ہر گروہ از روندہ و پرندہ حاضر آمدند - و رازِ سربستہ درمیاں نہاد + رائے ہمہ بر آں قرار یافت - کہ سُلیماں جامِ حیات بخش را بیاشامد + سُلیماں فرمود - کہ از دانش پروران مملکتِ من ہیچکس باشد کہ دریں کنگاش حاضر نباشد ؟ گفتند - فلاں بوتیمار حاضر نیست + سُلیماں اسپ را بہ طلبِ وے فرستاد + بوتیمار سخنِ اسپ را نہ شنید - و از گوشۂ خود بیروں نیامد + بارِ دیگر سگ را فرستاد - کہ بوتیمار را بیارد - و بوتیمار بہ سخنِ سگ بہ بارگاہِ سُلیماں حاضر آمد + سُلیماں فرمود - کہ تُرا بجہتِ مشورت طلب داشتہ ام - امّا پیش ازانکہ از مقصود سخن گویم - باز گوے - کہ بہ طلبِ اسپ کہ بہ بزرگی در جانداراں امتیازِ تمام

دارد - نیامدی - و بگفتۂ سگ رکہ در نظرہا خوار است -
چگونہ آمدی ؟ بوزنیمار راظہارِ نادانی و رمشکینی نمودہ
گفت - اے ملک ! اگرچہ اسب در نظرِ ظاہر خوش
نماید - اما در مرغزارِ وفا نہ چریدہ است - و از سرِ
چشمۂ حق رشناسی قطرۂ نچشیدہ - و خردمندانِ پیشیں
بہ تجربہا دانستہ اند - کہ از زن و اسب و شمشیر
وفا کمتر آید - و ہر چند سگ در نظر خوار است -
ولیکن طعمۂ وفاداری خوردہ است - و رسمِ حق گزاری
عادت کردہ است - من کہ از شومیٔ نفسِ خود بگوشۂ
خزیدہ بودم - سخنِ بیوفا را باور نداشتم - و چوں راہِ
وفادارِ ملامت کش رسید - سخنِ او را راست دانستہ
بہ بارگاہِ تو آمدم + سلیماں سخنِ او را پسندید -
و رازِ خوردنِ آبِ حیات درمیاں آورد + بوزنیمار
گفت - آب را تنہا مے آشامید ؟ یا دوستاں و دولتخواہاں
را نیز مے خورانید ؟ سلیماں فرمود - کہ آں را برلے
من آوردہ اند - و دیگرے را رخصت نیست - کہ
رسد ہم + بوزنیمار گفت - اے ملکِ جہاں ! زندگانی
بے ہمدمانِ موافق چہ لذّت داشتہ باشد ؟ سلیماں
آں دوربیں را تحسیں کرد - و آبِ حیات نخورد -
ایں داستاں برائے آں آوردم - کہ اے برہمناں !
من زندگی بے ایں دوستاں نمے خواہم + چارۂ ایں
کار بطورِ دیگر کنید - برہمناں گفتند - اگر ذاتِ ملک
باقی است - زن و فرزند بہم میرسد - و دولتخواہاں نیز

پدید آید - امّا زندگانیِ رفتہ باز نیاید + یکے از سخنانِ ایشان دلگیر شدہ یک شبانہ روز در اندیشہ بود - و بدرگاہِ الٰہی مے نالید - و تدبیر کار مے جُست + بلاروتیہ از اندوہِ ملک بیتاب شدہ پیشِ ایراں دُخت رفت - و گفت - اے ملکۂ روزگار! از آں زمانے کہ بشرفِ آستانِ بوسی مشرّف شدہ ام - ملک از من ہیچ پوشیدہ نہ داشتہ است + دو روز مے شود - کہ با برہمنانِ بد درونِ بہ خلوت صحبت مے دارد - و مرا دریں مشورت نہ طلبید - و امروز در گوشۂ اندوہناک نشستہ است + مبادا آں برہمنانِ بے دولت مکرے اندیشند - کہ چارۂ کار نتواں ساخت + اگر من چیزے از خود پرسم - مبادا کہ بے ادبی باشد - و کار از ہم نگشاید + زود تر شما را پیشِ راجہ باید رفت - و سبب اندیشہ مندی باید پرسید + ایراں دخت بخلوت سرائے راجہ رفت - و از اندوہِ او پرسید + ملک آنچہ در آں شب خوابہائے پریشاں دیدہ و آنچہ برہمناں تعبیر کردہ چارۂ آں کار گفتہ بودند - یک یک گفت + ایراں دخت از بزرگی و دور بینی دل بساخت و بہ تازہ روئی گفت - ہزار جانِ من و صد چوں من فدائے تو باد! ملک بہ دلِ خود رجوع نماید - اگر در خاطر ایں سخنِ ایشاں راست مے نماید - دیگر جائے تامّل نیست - و اگر اندک شبہ در خاطر است - در ساعت پائے دولت در رکاب کردہ

بخلوتِ خانۂ آں حکیم کہ در فلاں کوہ در غارے نشستہ۔ و بہ عبادتِ الٰہی مشغول است - باید رفت - و یک بار ایں قصہ را باو باز باید گفت + اگر موافقِ برہمناں جواب میگوید - جاے شک و شبہ نمے ماند - بے اندیشہ دریں کار شروع باید کرد + و اگر مخالف ایشاں مے گوید - عقلِ دور بینِ راجہ آں را تمیز فرماید و بدانچہ راے جہاں آرا تقاضا کند - ہماں را بجا آرد - کہ مبارک خواہد بود + راجہ را بسخنانِ ایراں دُخت تسلی شد - و سوار شدہ نزدیکِ حکیم رفت - و پس از زمانے بشرح شنیدنِ واقعہ ہاے ہولناک و دیدنِ خواب ہاے پریشاں بر سبیلِ تفصیل باز گفت + حکیم از شنیدنِ واقعہ خرسم شد - و بہ عرض رسانید - کہ عجب خواب ہاے مبارک دیدہ اند - اُمید کہ بہ نزدیکی آثارِ سعادتِ ایں خوابہا برسد + آں دو ماہیِ سُرخ کہ بر دُم ایستادہ بودند - رسولے باشند - کہ از جانبِ سراندیپ آیند - و دو پیلِ بزرگ با چہار صد رطلِ یاقوت کہ کمیاب باشد - آورند - و آں دو بط و قاز دو اسپ عراقی و اُشتر باشد - کہ راجۂ دہلی بہ رسمِ تحفہ بہ ملک فرستد - و آں مار کہ بر پاے ملک خود را مے پیچید - شمشیرے است - کہ حاکم چیں پیشکش فرستد - و آں خوں کہ ملک خود را بہ آں آلودہ دیدہ است - خلعتے ارغوانی باشد مکلل بہ جواہر از دار الملک غزنی

بطریق تحفہ بہ جامہ خانۂ ملک آید۔ و آں اُشترِ سفید
کہ ملک براں سوار شدہ بُود۔ پیلِ سفید باشد۔ کہ
راجۂ پنجاب بہ خدمتِ ملک فرستند۔ و درخشیدنِ آتش
بر فرق مبارک تاجے است قیمتی پُر از دُر و گوہر۔
کہ راجۂ سیلاں پیشکش فرستند۔ و آنکہ منقار زدنِ
مُرغ بر سرِ خود دیدہ است۔ نشاید کہ اندک ناخوشی
رُوے نماید۔ و بہ خیر گزرد۔ و نہایتش آن است۔
کہ چند رُوز از دوستے دل پذیر اعراض نمودہ آید۔
و آخرِ کار بہ عافیت بگزرد۔ و آنکہ ہفت کرّت دیدہ
است۔ دلیل است بریں کہ ایلچیاں بہ ہفت نوبت
با پیشکشہا آیند + ملک از تعبیرِ داناے مرتاض خرّم
شُد۔ و حکیم را از تعبیرِ برہمنانِ بد دروں آگاہ ساخت۔
حکیم سر جُنبانیدہ انگشتِ تعجّب بہ دنداں گزیدہ گُفت۔
اَے ملک! برہمنانِ بد ذات فرصت را غنیمت یافتہ
در مقامِ انتقام بر آمدہ بُودند۔ و در لباسِ دوستی
میخواستند کہ تلافی بکنند + باید کہ خاطرِ ملک بہ ہیچگونہ
آزردہ نباشد۔ و شُکرانۂ ایں دولت بجا آرد۔ و ملک
دیگر ہیچ نا اہلے را محرم نسازد + ملک شکر بجا آورد
و با دلے خرّم و رُوے کُشادہ بہ منزل باز آمد۔ تا
بہ اندک زمانے حکیم ہمچناں کہ گُفتہ بُود۔ در ہفت
رُوز پَے در پَے ایلچیاں با پیشکشہا و تحفہ ہا بدرگاہ
راجہ رسیدند + ملک رایراں دُخت و بلار وزیر را طلبیدہ
گُفت۔ عجب خطاے کردہ بُودم۔ کہ رازِ خود را

به دُشمناں گُفتم + اگر رایراں دُخت مرا آں چناں سخنانِ نیک نه گُفتے - شما را که سرمایۂ خویش حالا لیے من اید - خطرہاے عظیم پیش آمده بود + راین پیشکشها را به شما دادم - خاصه رایراں دُخت که مرا آگاه ساخت + بزم افروز نام حرمے که ہم نَوبتِ رایراں دُخت بُود نیز حاضر بُود - و تاج و جامه را حاضر ساختند + فرماں شد - که ہر کدام ازیں ہر دو را که رایراں دُخت خواہد - اختیار کند - و آں دگر حصۂ بزم افروز باشد + رایراں دُخت را میل به طرفِ تاج بیشتر بُود - و در بلار وزیر نگریست - تا آنچه بر دارد - به صلاح دیدِ او باشد + بلار چوں دریافته بود -- که ملک مے خواہد - که آں تاج را بزم افروز داشته باشد - اشارت بسوے جامه کرد - دریں میاں ملک را نظر بر بلار افتاد - که به چشم اشارت میکند + رایراں دُخت تاج بر گرفت - تا ملک از مشورت آگاه نه شود - بلار چشم خود را چنانچه براے اشارت کج کرده بُود - ہمچناں بگزاشت تا ملک بر اشارت اطلاع نه یابد - و بعد از آں چہل سالِ دیگر ملازم بُود - که ہرگاه پیشِ ملک آمدے - چشم کج داشتے - تا گُمانِ ملک بر طرف گردد + چوں رایراں دُخت به تاج سر فرازی یافت - بزم افروز به خلعتِ ارغوانی سُرخ روے شد + یکے از روزہا در خانۂ رایراں دُخت ملک نشسته بُود - رایراں دُخت تاج مرصّع بر سر نہاده

و طبقِ زرّیں پُر از برنج بر دشت گرفتہ پیشِ ملک باریشاد - و ملک از آں طبق لقمہ بر میداشت + دریں میاں بزم افروز جامۂ ارغوانی پوشیدہ برو بگذشت + ملک را دل از جاے برفت - و دست از طعام باز کشیدہ بزم افروز را پیشِ خود طلبیدہ - آنگاہ ایراں دخت را گفت - ایں تاج لائقِ فرقِ بزم افروز بود - کہ تو برداشتی + ایراں دخت از غیرتِ رشک درہم شد بیخود شد - و آں طبقِ برنج بر سر شاہ افگند - روے و موے ملک را بداں آلودہ ساخت + ملک بہ غصّہ آمد + بلار وزیر را طلب فرمود - و گفت ایں بے ادب را گردن بزن + بلار ملکہ را بیروں آورد - و با خود اندیشید - کہ دریں کار شتابی نہ باید کرد + اورا بہ خانہ برد و بجاے نیک پنہاں داشت - کہ اگر ملک پشیماں شود - چہ بہتر کہ خدمتِ پسندیدہ بجا آوردہ باشم - و اگر نہ ہمہ وقت کارِ او مے تواں ساخت - پس خود با شمشیرِ خوں آلودہ چوں اندیشمنداں سر در پیش افگندہ بہ بارگاہ در آمد - و گفت - فرمانِ ملک بجا آوردم + پس از زمانے ملک را غصّہ از دل فرو نشست - و یادِ نیکو خدمتیہاے او در دل گذشتن گرفت + روز بروز ایں غم مے افزود - با کس اظہار نمے کرد + بلار وزیر اگرچہ پریشانی و پشیمانیِٔ ملک دریافتہ بود - لیکن از دور بینیِٔ خود درونِ خاطرِ او را مے جست - کہ بارے ایں

پشیمانی از ترک دل داشت یا نہ؟ تا آنکہ وقتے مناسب یافتہ بہ عرض رسانید - کہ خردمنداں را در کارے کہ از چارہ گزشتہ باشد - اندیشہ نہ باید کرد - و بہ اندوہِ بے فائدہ در پئے آزارِ خود نہ باید شد + بایستے کہ ملک بر غضب خود غالب بودے - تا پشیمانی دست نہ دادے + رائے بہ بلار گفت - اے بلار! مرا دریں کار خطائے بزرگ افتاد - امّا تو کہ چنیں مردِ دولتخواہِ خردمند بودی - چرا دریں کار اندیشۂ درست نہ کردی؟ جواب داد - کہ اے ملک! بندگاں را خلافِ حکم کردن نمے رسد + مرا دریں کار چہ ملامت مے کنی؟ رائے را یقیں شد - کہ بظاہر حکم رفتہ است - و چوں دولتخواہان دور اندیش اندیشہ نہ کردہ - دود از نہادِ او بر آمد + پس روے بہ وزیر کرد - و گفت - مرا کشتنِ ایراں دخت سخت آزردہ کردہ است - و نا فہمیدنِ تو سر بارِ آں شدہ است - چارۂ ایں کار چیست؟ وزیر گفت - اکنوں دریں کار بجز صبر چارۂ نیست - ہر کہ بے فکر کارے کند - بدو آں رسد - کہ بہ آں کبوتر رسید - رائے پرسید - کہ چگونہ؟

حکایت - گفت - کہ جفتے کبوتر در اوّلِ تابستاں دانۂ چند فراہم آوردہ در گوشۂ بجہتِ زمستان ذخیرہ نہاد و آں دانہ ہا بہ سبب تری

بسیار مے نمودند + چوں تابستاں بہ آخر رسید -
از گرمی دانہ ہا خشک نشدند - کمتر از آنچہ بودند
بہ نظر مے آمدند - کبوتر چشہ روزے بجائے رفتہ بود
چوں باز آمد - دانہ را اندک دید + جفتِ خود را ملامت
آغاز کرد - و گفت ایں دانہ ہا را برائے زمستان
نگاہ داشتہ بودم - برائے چہ از آں خوردی ؟ مادہ
گفت - ایں حرکت از من بہ وقوع نیامدہ + کبوتر
نر چوں دانہ را کمتر دید - انکار او را باور نمیداشت
و آں قدر زدش - کہ بمرد + پس در فصلِ بہاراں
نم در دانہ ہا پیدا شد - و بہماں قرارِ اوّل باز آمدند
کبوتر دانست - کہ سببِ کم نمودنِ دانہ ہا چہ بود
است - بر بے حوصلگیِ خود خود را ملامت مے کرد
و از فراقِ دوستِ جانیِ خود زار زار مے گریست
فائدۂ ایں داستاں آن است - کہ ہوشمند را باید
کہ در ہیچ کارے خصوصاً در کشتن تیزی نکند
بلک گفت - اے بلار ! اگرچہ من بد کردم - تو بد تر
از من کردی + من خود خشم داشتم - چہ اگر وقتے
بے حوصلگیے کنم - بسا باشد - کہ خرد در آں وقت
در من نباشد - امّا تو خوبے من مے دانستی و
ہوشمند بودی - چرا شتاب کردی ؟ بلار گفت - از
غضبِ بلک اندیشیدم + چوں بہ خاطرِ بلار یقیں شد
کہ آزردگیِ خاطرِ بلک از اندازہ بیروں است
و از کردۂ خودِ بسیار پشیمان است - او را آگا

ساخت - کہ رایراں دُخت زندہ اشت + من مزاجِ شہر یارہ
را دانستہ او را نہ کُشتہ ام + مِلک از شنیدنِ این
خبر خُرسم دِل شُدہ سجدۂ شُکرِ الٰہی بجا آوُرد - و
گُفت - اے سنگ دِل ! چگونہ سخُن میگُفتی ؟ کہ یقین
بن شُدہ بُود - کہ رایراں دُخت را کُشتۂ - و چرا بر
من چندیں آزردگی روا داشتی ؟ و مرا بر خردِ
دُور بینِ تو اعتمادِ بسیار بُود + لِلّٰہِ الحمد کہ ہمچناں
ظاہر شُد - کہ مرا اعتماد بُود + بلار گُفت - اے مِلک !
ایں سخُناں بجہت آں بُود - کہ نیک بشناسم - کہ خاطرِ
مِلک ازیں کار پشیماں شُدہ اشت یا نہ + مِلک بر
دانشِ بلار آفریں کرد + رایراں دُخت را بہ تعظیم
تمام در حضُور آورد + رایراں دُخت شرطِ بندگی و
شُکر گُذاری بجا آوردہ زبانِ منّت بر کُشاد + مِلک
گُفت - ایں منّت از بلار باید داشت - بلار گُفت -
اگر مرا بر دانشِ مِلک اعتمادے نمے بُود - کے ایں
گُستاخی مے توانستم کرد ؟ و مُخالفِ فرمان او را
زندہ مے گُذاشتم + پس شُکر گُزارِ مِلک باید بُود -
از دستِ من چہ کار آید ؟ مِلک از سنجیدگی و
بلند ہمّتی دریافتِ بلار خُوش حال شُد - و پایۂ او را
بلند ساخت +

اِنتخاب از تُوزکِ جہانگیری

از عنایاتِ بے نہایاتِ الٰہی یک ساعتِ نجُومی از رُوزِ پنجشنبہ ہشتم جُمادے الثّانیہ ہزار و چہاردہ ہجری گُزشتہ در دارُ الخلافۂ آگرہ در سِنّ سی و ہشت سالگی بر تختِ سلطنت جُلُوس نمُودم ۔ پدرم را تا بیست و ہشت سالگی فرزند نمے زیست ۔ و ہمیشہ بجہتِ بقاے فرزند بدرویشان وگوشہ نشیناں کہ ایشاں را قُربِ رُوحانی بدرگاہِ الٰہی حاصل ہست ۔ اِلتجا مے بُردند ۔ چُوں خواجۂ بُزرگوار خواجہ مُعینُ الدّین چشتی سرِ چشمۂ اکثرِ اولیاے ہند بُودند ۔ پدرِ بُزرگوار بر خاطر گُزرانیدند ۔ کہ بجہتِ حُصُولِ ایں مطلب رُجُوع بہ آستانۂ مُتبرکۂ ایشاں نمایند ۔ با خُود قرار دادند ۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ پسرے کرامت فرماید ۔ و ایں نعمت را بہ من ارزانی دارد ۔ از آگرہ تا بدرگاہِ روضۂ مُنوّرۂ ایشاں کہ یک صد و چہل کروہ است ۔ پیادہ از رُوے نیازِ تمام مُتوجّہ گردم ۔ در سنۂ نُہ صد و ہفتاد و ہفت رُوزِ چہار شنبہ ہفدہم ماہ ربیعُ الاوّل ہفت ساعت از رُوزِ مذکور گُزشتہ بہ طالعِ بیست و چہارم درجۂ میزان اللہ تعالےٰ مرا از کتمِ عدم بوُجُود آورد ۔ و در آں ایّام کہ والدِ بُزرگوارم جویاے فرزند بُودند ۔

سلیم نام درویشے صاحب حالت کہ بسیارے از مراحل عمر
را طے نمودہ بود۔ در کوہے متصل بہ موضع سیکری از
مواضع آگرہ استقامت داشت۔ و مردم آں نواحی بہ شیخ
اعتقاد تمام داشتند + چوں پدرم بہ درویشاں نیاز مند
بودند۔ صحبت ایشاں را نیز دریافتہ روزے در اثنائے
توجہ و بیخودی از ایشاں پرسیدند۔ کہ مرا چند فرزند
خواہد شد؟ فرمودند۔ کہ بخشندۂ بے منت سہ پسر
بہ شما ارزانی خواہد داشت + پدرم مے فرمایند۔ کہ نذر
نمودم۔ کہ فرزند اول را بدامن تربیت و توجہ شما انداختہ
شفقت و رحمت بارئ شما را حامی و حافظ او سازم + شیخ
ایں معنی را قبول مے فرمایند۔ و بر زباں مے گزرانند۔
کہ مبارک باشد۔ ما ہم ایشاں را ہمنام خود ساختیم + چوں
والدۂ مرا ہنگام وضع حمل نزدیک مے رسد۔ بخانۂ
شیخ مے فرستند۔ تا ولادت من در آں جا واقع گردد +
بعد از تولد نام مرا سلطان سلیم نہادند۔ اما من از
زبان مبارک پدر خود نہ در مستی و نہ در ہوشیاری
نشنیدم۔ کہ مرا محمد سلیم یا سلطان سلیم مخاطب ساختہ۔ ہمہ
وقت شیخو بابا گفتہ سخن مے گفتند + والد بزرگوارم موضع
سیکری را کہ محل ولادت من بود۔ بر خود مبارک دانستہ
پایۂ تخت ساختند + و در عرض چہاردہ پانزدہ سال
آں کوہ و جنگل پر دد و دام شہرے شد۔ مشتمل بر
انواع باغات و عمارات و منازل متنزہ عالی و جاہائے
خوش و دلکش + بعد از فتح گجرات ایں موضع بہ فتح پور

موسوم گشت + و چوں پادشاہ شدم - بہ خاطر رسید - کہ
نامِ خود را تغیرّ باید داد - کہ ایں اسم محلِّ اشتباہ است
بنامِ قیاصرۂ رُوم - مُلہمِ غیب بخاطرم انداخت - کہ کارِ
پادشاہاں جہانگیری است - خود را جہانگیر نام نہم - و
لقبِ خود را چوں جلوس در وقتِ طلوعِ حضرتِ نیرِّ اعظم
و نورانی گشتنِ عالم واقع شد - نورُ الدّین سازم + و در ایامِ
شاہزادگی نیز از دانایانِ ہند شنیدہ بودم - کہ بعد از
گزشتنِ عہدِ سلطنت و زمانِ جلالُ الدّین اکبر بادشاہ
نورُ الدّین نامے متصدّیِ امورِ سلطنت خواہد گشت -
ایں معنی نیز در خاطر بود - بنا بریں مقدمات نورُ الدّین
جہانگیر پادشاہ اسم و لقبِ خود ساختم + چوں ایں امرِ عظیم
در شہرِ آگرہ واقع گشت - ضرور است - کہ مجملے از خصوصیاتِ
آنجا مرقوم گردد + آگرہ از شہرہائے قدیم بزرگِ ہندوستان
است - بر کنارِ دریائے جمنا قلعۂ کہنہ داشت + پدرم
پیش از تولّدِ من آں را انداختہ قلعہ از سنگِ سُرخ
تراشیدہ بنا نہادند - کہ سیاحانِ عالم مثلِ آں قلعہ
نشاں نمے دہند + در عرضِ پانزدہ شانزدہ سال باہتمام
رسید مشتمل بر چہار دروازہ و دو دریچہ + سی و پنج لک
روپیہ کہ یک صد و پانزدہ ہزار تومانِ رائجِ ایراں و یک
کرور و پنج لک بحسابِ توراں باشد - خرج ایں قلعہ
شدہ + آبادانئِ ایں معمورہ بر ہر دو طرفِ دریائے مذکور
واقع شدہ - رویۂ آں جانبِ غرب است کہ کثرتِ و آبادانی
بیشتر دارد - دورِ آں ہفت کروہ است - طولِ آں دو کروہ

و عرض یک کروه + و دورِ آبادانیِ آں طرف آب کہ بر جانبِ شرقی واقع اشت - دو نیم کروه اشت - طول یک کروه - و عرض نیم کروه - امّا کثرتِ عمارات بہ نوعے اشت کہ مثلِ شہر ہاے عراق و خراسان و ماوراءُ النہر چند شہر آباد تواند شد + اکثرِ مردم سہ طبقہ و چہار طبقہ عمارت ساختہ اند + و انبوہیِ خلق بحدّیست - کہ در کوچہ و بازار بدشواری تردّد تواں نمود + از اواخرِ اقلیم ثانی اشت + شرقیِ آں ولایتِ قنّوج و غربی ناگور و شمالی سنبھل و جنوبی چندیری اشت + در کتبِ ہنود مشطور اشت کہ منبعِ دریاے جمنا کوہے اشت کلند نام - کہ مردم را از شدّتِ سردی عبور در آنجا ممکن نیست + جائیکہ ظاہر مے شود - کوہے اشت قریب بہ پرگنۂ خضر آباد + ہواے آگرہ گرم و خشک اشت - سخنِ اطبا آن اشت - کہ روح را بہ تحلیل مے برد - و ضعف مے آرد - بہ اکثرِ طبائع ناسازگار اشت - مگر بلغمی و سودائی مزاجاں را کہ از ضررِ آں ایمن اند - و ازیں جہت اشت حیوانانے کہ ایں مزاج و طبیعت دارند - مثلِ فیل و گاو میش و غیرِ آں دریں آب و ہوا خوب مے شوند + پیش از حکومتِ افغانانِ لودی آگرہ معمورۂ کلاں بود - و قلعۂ داشت - چنانچہ مسعود سعدِ سلماں در قصیدۂ کہ در مدح محمود پسرِ سلطانِ ابراہیم بنِ مسعود بنِ سلطانِ محمود غزنوی در فتح قلعۂ مذکور انشاء نمودہ مذکور ساختہ اشت +

حصارِ آگرہ پیدا شُد از میانۂ گرد
بسانِ کوہ بُرد بارہاے چوں کُہسار

چُوں سِکندرِ لودی ارادۂ گرفتنِ گوالیار داشت - از دِہلی کہ پاےِ تختِ سلاطینِ ہند است - بہ آگرہ آمد - و جاےِ بُودنِ خُود آنجا قرار داد - و ازآں تاریخ آبادانیٔ معمُورۂ آگرہ رُوے در ترقی نہاد - و پاے تختِ سلاطینِ دِہلی گشت + چُوں حضرتِ حق سُبحانہٗ تعالےٰ پادشاہیٔ ہند باریں سِلسلۂ والا کرامت کرد - حضرتِ فِردوس مکانی بابر پادشاہ بعد از شکست دادنِ ابراہیم ولدِ سِکندر لودی و کُشتہ گشتنِ او و فتحِ رانا سانگا کہ کلاں ترینِ راجہا و زمینداران وِلایتِ ہندوستاں بُود - بر طرفِ شرقیٔ آبِ جمنا زمینے خُوش کردہ چار باغے احداث فرمُودند - کہ در کم جاے بآں لطافتِ باغ دیدہ شُدہ باشد - نامِ آں را گُل افشاں فرمُودند و عمارتِ مختصرے از سنگِ سُرخ تراشیدہ ساختہ اند - و مسجدے بریک جانبِ آں باغ بہ اِتمام رسیدہ - در خاطر داشتند - کہ عمارتِ عالی بسانند - چُوں عُمر وفا نہ کرد - از قوّۃ بفعل نیامد - دریں واقعات ہر جا کہ صاحبِ قِرانی نوشتہ شود - مُراد امیر تیمور گورگان است - و ہر جا کہ فردوس مکانی بقلم در آید - حضرتِ بابر پادشاہ است - و چُوں جنّت آشیانی مرقوم گردد حضرتِ ہمایُوں پادشاہ است - و چُوں عرش آشیانی مذکور شود - حضرتِ والدِ بزرگوارم جلالُ الدّین محمّد اکبر پادشاہِ غازی است + خربُوزہ و انبہ و دیگر میوہا در آگرہ و نواحیٔ آں خُوب میشود + زیادہ از ہمۂ میوہا مرا بہ انبہ میلِ تمام است +

در ایام دولتِ حضرتِ عرش آشیانی اکثر میوہاے ولایت در ہند بہمرسید + اقسام انگورہا از صاحبی و حبشی و کشمشی در شہرہاے مقررہ فراوان گشت - چنانچہ در بازارہاے لاہور در موسم انگور آن مقدار کہ خواہند - از ہر قسم و ہرجنس بہم مے رسد + از جملۂ میوہا میوہ ایست - کہ آن را اناناس مے نامند - و در بنادرِ فرنگ مے شود - در غایتِ خوشبوئی و خوش مزگی است - در باغ گل افشانِ آگرہ ہر سال چندیں ہزار ببار آید + از طیب ریاحیں گلہاے خوشبوے ہند را بر گلہاے معمورۂ عالم ترجیح مے تواں داد - چندیں گل است - کہ در ہیچ جاے عالم نام و نشانِ آں نیست - اول گلِ چنپہ گلے است در نہایت خوشبوئی و لطافت بہیئتِ گل زعفران - لیکن رنگِ چنپہ زرد مائل بسفیدی است - درختِ آں در غایتِ موزونی است - و کلاں و پُر برگ و شاخ و سایہ دار مے شود - در ایامِ گل یک درخت باغے را معطر دارد + و اراں گزشتہ گلِ کیوڑہ است - کہ بہیئت و اندام غیر مکرر است - بوے او در تندی و تیزی بدرجہ ایست - کہ از بوے مشک ہیچ کمی ندارد + دیگر راے بیل کہ در بو شبیہ یاسمنِ سفید است - غایتہً برگہایش دو سہ طبقہ بر روے ہم واقع شدہ + دیگر گل مولسری است - کہ درختِ آں نیز بسیار خوش اندام و موزوں و سایہ دار است - و بوے گلِ آں در نہایتِ ملایمت + دیگر گلِ سیوتی کہ مشابہ گلِ کیوڑہ است - نہایتہً کیوڑہ خاردار است - و سیوتی خار ندارد - رنگ آں بزردی مائل است - و کیوڑہ سفید رنگ است +

ازیں گُلها و از گُلِ چنبیلی کہ یاسمنِ سفیدِ ولایت اشت.
روغنهاے خوشبُو مے سازند ❖ و دیگر گُلها شت - کہ ذکرِ
آں ہا سببِ تطویل اشت ❖ از درختاں سرو و صنوبر و
چنار و سفیدا و بید مُولّہ کہ ہرگز در ہندوستاں خیال
نکردہ بُودند- بہم رسیدہ و بسیار شُدہ ❖ و درختِ صندل کہ
خاصۂ جزائر بُود- دریں باغات نشو و نما یافتہ ❖ ساکنانِ
آگرہ در کسبِ ہُنر و طلبِ عِلم سعیِ بلیغ دارند- و طوائفِ
مُختلف از ہر دین و ہر مذہب سکونت دریں بلدہ
اختیار کردہ اند ❖ بعد از جلوسِ اوّلیں حکمے کہ از
من صادر گشت - بستنِ زنجیرِ عدل بُود - کہ اگر
مُتصدیانِ مہماتِ دارُ العدالت در داد خواہی و رسیدگی
بستم دیدگاں و مظلُوماں اِہمال و مُداہنہ ورزند - آں
مظلُوماں خود را بدیں زنجیر رسانیدہ سِلسِلہ جُنباں گردند-
تا صدائے آں باعِثِ آگاہی گردد ❖ وضعِ آں بریں
نہج اشت - کہ از طلائے ناب فرمودم زنجیرے سازند!
طُولش سی گز مُشتمِل بر شصت زنگ - وزنِ آں چہار
منِ ہندوستاں کہ سی و دو منِ عراق بُودہ باشد-
یک سرش بر کُنگرۂ شاہ بُرجِ قلعۂ آگرہ اُستوار ساختہ-
سرِ دیگر را تا کنارۂ دریا بُردہ بر میلِ سنگیں کہ نصب
شُدہ بُود- مُحکم ساختند ❖ و دوازدہ حکم فرمودم-
کہ در جمیع ممالکِ محروسہ معمُول داشتہ ایں احکام را
دستُورُ العمل سازند- اوّل منعِ زکوٰۃ از تمغا و میر بحری-
و سائرِ تکالیفے کہ جاگیر دارانِ ہر صُوبہ و ہر سرکار

بجہتِ نفعِ خود و شمع نمودہ بودند + دوم در راہ ہائے کہ
دزدی و راہزنی واقع شود - و آں راہ قدرے از آبادانی
دور باشد - جاگیرداران نواح سرائے و مسجدے بنا بنہند-
و چاہے احداث کنند - تا باعثِ آبادانی گشتہ جمعے درآں سرا
نشینند - و اگر بہ محالِ خالصہ نزدیک باشد - متصدیٔ
آنجا سر انجام نماید - و در راہہا بارِ سوداگراں را
بے اذن و رضائے ایشاں نکشاید + سوم در ممالکِ محروسہ
از کافر و مسلماں ہر کس کہ فوت شود - مال و منالِ
او بورثۂ او وا گزارند - ہیچ کس درآں مداخلہ نکند -
و اگر وارث نداشتہ باشد - بجہتِ ضبطِ آں اموال مشرف
و تحویلدار علیحدہ تعین نمایند - تا آں وجہ بمصارفِ شرعی
کہ ساختنِ مساجد و سراہا و مرمتِ پلہائے شکستہ و احداثِ
تالابہا و چاہہا باشد - صرف شود + چہارم شراب و
دیگر بھنگ و آنچہ از قسمِ مسکراتِ منہیہ باشد - نسازند -
و نہ فروشند - با آنکہ خود بخوردنِ شراب ارتکاب مے نمایم -
و از ہژدہ سالگی تا حال کہ عمرِ من بہ سی و ہشت رسیدہ -
ہمیشہ مداومت بآں کردہ ام + در اوائل چوں بخوردن آں
حریص بودم - گاہے تا بیست پیالۂ عرقِ دو آتشہ تناول
مے شد - چوں رفتہ رفتہ در من اثرِ تمام کرد - در
مقامِ کم شدنِ آں برآمدم - در عرضِ ہفت سال از
پانزدہ پیالہ بہ پنج شش رسانیدم + و اوقاتِ نوشیدن
نیز مختلف بود - بعضے اوقات سہ چہار ساعتِ نجومی از
روز باقی ماندہ آغازِ خوردن مے کردم - و بعضے

اوقات در شب - و برخے در روز - تا سی سالگی برین
نہج بود - بعد ازآں وقتِ خوردن در شب قرار دادم.
درین ایام خود محض براے گوارشِ طعام مے خورم +
پنجم خانۂ ہیچ کس را نزول نسازند + ششم منع نمودم.
کہ ہیچ کس گوش و بینیۂ شخصے را بہ ہیچ گناہے نبرد.
و خود نیز بدرگاہِ الٰہی نذر نمودم - کہ ہیچ کس را بدین
سیاست معیوب نسازم + ہفتم حکم کردم - کہ متصدیان
خالصہ و جاگیر داراں زمینِ رعایا را بتعدی نگیرند - و
کاشت خود نسازند + ہشتم عاملِ خالصہ و جاگیردار
در پرگنۂ کہ باشند - با مردماں بے حکم خویشی نکنند +
نہم در شہرہاے کلاں دار الشفاہا ساختہ اطبا را
بجہت معالجۂ بیماراں تعین نمایند - و آنچہ صرف و خرچ
مے شود - از سرکارِ خالصۂ شریفہ بدہند + دہم
بسنتِ والدِ بزرگوارِ خود فرمودم - کہ ہر سال از
ہیجدہم ربیع الاول کہ روزِ تولدِ من است - بعدد
ہر سالے یک روز اعتبار نمودہ در ممالکِ محروسہ
درین روزہا ذبح نکنند - و در ہر ہفتہ دو روز
نیز منع شد - یکے پنج شنبہ کہ روزِ جلوسِ من است
دیگر یک شنبہ کہ روزِ تولدِ پدرِ من است - کہ
ایشاں بسبب آنکہ این روز بہ حضرت نیّرِ اعظم
منسوب است - و روزِ ابتداے آفرینشِ عالم
آں را مبارک دانستہ تعظیم بسیار مے کردند -
و از روزہاے کہ در ممالکِ محروسہ کشتار نمے

شُد - یکے ہمیں رُوز بُود + یازدُہم بہ طریقِ عُمُومی حُکم کردم - کہ مناصبِ جاگیر ہائے نوکرانِ پدرِ من برقرار باشد + بعد ازاں بقدرِ حالتِ ہر کس بر منصبہائے ایشاں افزُودہ از دہ دُوازدہ کم نہ و تا دہ سی و دہ چہل اضافہ مُقرر گشت + و عُلُوفۂ جمیع احدِیاں را از فرازِ دہ پانزدہ و ماہیانۂ کُل شاگرد پیشہ دہ دُوازدہ فرمُودم + و بر رُوزینۂ ہر یک از پردہ دارانِ سراپردۂ عِصمتِ والدِ بزرگوارِ خُود بقدرِ حالت و نسبتے کہ داشتند - از دہ دُوازدہ تا دہ و بیست افزُودم + و مددِ معاشِ اہالیئے ائمۂ ممالکِ محرُوسہ را کہ لشکرِ دُعا اند - یک قلم مُطابقِ فرامین کہ در دست داشتند - بر قرار و مُسلّم گزاشتم + و میراں صدرِ جہاں کہ از ساداتِ صحیحُ النّسبِ ہندوستان است - و مُدتہا منصبِ جلیلُ القدرِ صدارتِ پدرِ من بدو مُتعلق بُود - امر نمُودم - کہ ہمہ رُوز اربابِ اِستحقاق را بنظر آرند - دُوازدہم جمیع گُنہگاراں کہ از سالہائے دیر در قلعہا و زِندانہا مُقید و محبُوس بُودند - آزاد نمُودہ خلاص ساختم +

جشنِ بیست و یکمین نوروز از جلوسِ ہمایُوں

رُوزِ سہ شنبۂ بیست و دُوُم جمادیُ الثانیہ سنۂ ہزار و سی و پنج ہجری نیّرِ جہاں افروز بہ بُرجِ حمل تحویل نمُود - و سالِ بیست و یکم از جلُوسِ مبُارک آغاز شُد + بر ساحلِ دریائے چناب یک رُوز بلوازمِ جشن

نَو رُوزی پرداختہ رُوزِ دِیگر از آں منزِل کوُچ فرمُودند
درِیں وِلا آقا مُحمّد ایلچیئے شاہِ فلک بارگاہ شاہِ عباس
را رُخصتِ اِنعطاف ارزانی داشتند خِلعت با خنجرِ مرصع
و سی ہزار رُوپیہ بہ او مرحمت فرمُودند۔ و مکتُوبے
کہ در جوابِ محبّت نامۂ شاہی نگارِش یافتہ بُود۔ با
گرزِ مُرصّع تمام الماس کہ یک لک رُوپیہ قیمت داشت۔
دِگر خنجرِ مُرصّع نفِیس نادِر بہ رسمِ ارمُغاں حوالۂ او
شُد + در اوراقِ سابِق فرستادنِ عرب دشت غَیب بطرفِ
مہابت خاں بجہتِ آوردنِ فیلاں رقم زدۂ کِلکِ سوانح
نگار گشتہ۔ و اِشارتے بطلبِ او نیز رفتہ بُود۔ درِیں وِلا
بہ حوالئِ اُردُو پیوستہ + بالجملہ طلب او بہ تحریک
و کار پردازیِ آصف خاں شُدہ بُود۔ و پیشِ نہادِ
خاطِرِ ایشاں آنکہ او را خوار و بے عِزّت ساختہ دشت
تعرّض بہ ناموس و جان و مالِ او در زنند۔ و اِیں مطلب
گراں را بہ غایت سبک دشت پیش گرِفتند + و او
بر خِلافِ ایشاں با چہار پنج ہزار راجپُوتِ خُوں خوارِ
یک رنگ و یک جہتا آمدہ۔ و از اعیان اکثرے را ہمراہ
آوردہ۔ کہ ہر گاہ کار بجاں و کارد باستخواں رسد۔ و از
ہمہ راہ و از ہمہ جہت مایوس گردد۔ برائے پاسِ عِزّت
و ناموسِ خوُد بقدرِ اِمکاں دشت و پا زدہ با اہل و
عیال جاں نِثار شوند +

وقتِ ضرورت چو نماند گریز
دشت بگیرد سرِ شمشیرِ تیز

با آنکہ از روشِ آمدنِ او در مردُم حرفہاے نا مُلائم مذکور مے شُد۔ آصف خاں در نہایتِ غفلت و بے پروائی بسر مے بُرد + چوں خبرِ آمدنِ او بعرضِ اقدس رسید۔ نخست پیغام دادہ شُد۔ کہ تا مُطالباتِ دربارِ پادشاہی را بہ دیوانِ اعلےٰ مفروغ نسازد۔ و مُدّعیاں را بمُقتضاے عدالت تسلّی ننماید۔ راہِ کورنش و مُلازمت مسدود است + و در بابِ خواجہ برخوردار پسرِ خواجہ عُمر نقشبندی کہ مہابت خاں دُخترِ خود را باو منسوب نمودہ ۔ و سابقاً مذکور شُد۔ کہ اورا نیز چنگ آوردہ بزنداں سپردند۔ حُکم شُد۔ کہ آنچہ مہابت خاں بہ او دادہ فدائی خاں تحصیل نمودہ۔ بخزانۂ عامرہ رساند ۔ و چوں منزلِ بہ کنارِ بہت واقع بُود ۔ نوّابِ آصف خاں با وُجودِ چنیں دُشمنِ قوی بازُو از سر و جاں گزشتہ در نہایتِ غفلت وعدم احتیاط صاحب و قبلۂ خود یعنی حضرتِ شاہنشاہی را در آں طرفِ دریا گزاشتہ خود با عیال و احمال و اثقال و خدم و حشم از راہِ پُل عبُور نمودہ دریں طرفِ آب منزل گزید ۔ و ہمچنیں کار خانجات از خزانہ و قور خانہ وغیرہ حتّےٰ کہ خدمتگاراں و بندہاے نزدیک کُل از دریا عبُور نمودند + مُعتمد خانِ بخشی و میر تُوزک از آب گزشتہ شب در پیشِ خانہ بُود + علےٰ الصّباح چُوں مہابت خاں دریافت ۔ کہ کار بناموس و جانِ او رسیدہ ۔ لا علاجِ دریں وقت کہ ہیچ کس در گرد و پیش

حضرت نمانده بود - با چهار پنج هزار سوار راجپوت که
به آنها قول و عهد نموده بود - از منزلِ خود بر آمده
نشست بر سرِ پل رسیده قریب دو هزار سوار بر پل
مے گزارد - کہ پل را آتش زده تا اگر کسے ارادهٔ آمدن
داشته باشد - بمدافعه و مقابله قدم را مستحکم دارند - و
خود متوجه دولت خانه مے گردد - و از درِ حرم گردیده
به پیشِ خانهٔ معتمد خاں رسیده احوال پرسی نمود +
معتمد خاں شمشیر بسته از خیمه بر آمد - و چوں چشمش
بر او افتاد - از احوالِ شاهنشاهی استفسار نمود + و
قریب به صد راجپوت پیاده برچھه و شمشیر در دست
همراه داشت - و از گرد و غبار چهرهٔ آدم خوب
محسوس نمے شد - بر سمتِ دروازهٔ کلاں شتافت + و
در آں وقت در فضاے دولت خانه معدودے از
اهلِ دیوان وغیره و سه چهار خواجه سرائے پیشِ دروازه
ایستاده بودند + مهابت خاں سواره تا دولت خانه رفته
از اسپ فرود آمد - در آں وقت که پیاده شده بجانبِ
غسل خانه شتافت - قریب دو صد راجپوت همراه
داشت + معتمد خاں پیش رفته گفت - که ایں حد
گستاخی و بیباکی از ادب دور است - نفسے توقف
نمائید - تا من رفته عرضِ کورنش و زمیں بوسی نمایم
اصلاً بجواب نه پرداخت + و چوں بر درِ غسل خانه رسید
ملازمانِ او تختهاے دروازه را که دربانان بجهت
احتیاط بسته بودند - در هم شکسته بفضاے

دولت خانہ در آمدند + جمعے از خواصاں کہ بر گرد و پیش آں حضرت بسعادتِ حضورِ اختصاص داشتند۔ از گستاخیٔ او بعرضِ ہمایوں رسانیدند + آں حضرت از درونِ خرگاہ بر آمدہ بہ پالکی نشستند + دریں وقت مہابت خاں مراسم کورنش بتقدیم رسانیدہ۔ آنگاہ بر دورِ پالکی گمد دیدہ معروض داشت ۔ کہ چوں یقیں کہ دم کہ از آسیبِ عداوت و دشمنیٔ آصف خاں خلاصی و رہائی ممکن نیست ۔ و بہ انواع و اقسام خواری و رسوائی کشتہ خواہم شد۔ از روئے اضطرار جرأت و دلیری نمودہ خود را در پناہِ آستاں انداختم ۔ اکنوں اگر مستوجب قتل و سیاست ام ۔ در حضورِ اشرف سیاست فرمایند + دریں وقت راجپوتانِ او فوج فوج مسلح آمدہ درِ سراپردۂ پادشاہی را فرا گرفتند ۔ و در خدمت آں حضرت بجز عربِ دست غیب کہ دشتبان او بود۔ و میر منصور بدخشی و جواہر خاں خواجہ سرائے و بلند خاں و خدمت پرست خاں و فیروز خاں و خدمت خاں خواجہ سرائے و فصیح خاں مجلسی و سہ چہار نفرے از خواصاں ۔ دیگرے حاضر نبود + چوں آں بے ادب خاطرِ اقدس را شوریدہ مزاجِ اعتدال سرشت را غیرت بہ جوش آمدہ بود ۔ دو مرتبہ دست بہ قبضۂ شمشیر رسانیدہ خواستند ۔ کہ جہاں را از لوثِ وجودِ آں بے باک پاک سازند۔ ہر بار میر منصور بدخشی بہ ترکی عرض مے کرد۔ کہ

وقت مُقتضِئ آں نیست - صلاح حال را منظور باید داشت
و سزاے کردہ دار ناہنجارِ ایں تیرہ بختِ بد کردار را
بہ ایزدِ دادگر حوالہ فرمایند - تا وقتِ اِستیصالِ او
در رسد + چُوں حرفِ او بہ زیورِ دَولت خواہی آراستگی
داشت - ضبطِ خوُد فرمُودند + و در اندکِ فرصت
براچُوتانِ او درُون و بیرونِ دَولت خانہ را اِحاطہ
نمُودند - چُنانچہ بغیرِ او و نوکرانِ او کسے دِیگر بنظر در
نمے آمد + دریں وقت آں بد عاقبت عرض کرد - کہ ہنگام
سواری است - بہ ضابطۂ معہُود سواری فرمایند - تا ایں
غُلام قدرے در خِدمت باشد - و بر مردُم ظاہر شود
کہ ایں جُرأت و گستاخی حسبُ الحُکم از من بوُقوع آمدہ
و اسپِ خوُد را پیش آوردہ اِصرار و اِلحاحِ بِسیار
نمُود - کہ بر ہمیں اسپ سوار شوید - غیرتِ سلطنت
رُخصت نداد - کہ بر اسپِ او سواری فرمایند - حُکم
شُد - کہ اسپِ سوارئے خاصہ را حاضر سازند + در
بجہتِ لِباس پوشیدن و اِستِعدادِ سواری خواستند -
کہ بہ درُونِ محل تشریف برند - آں ستیزہ کار راضی
نہ شُد + القِصّہ آں قدر مجال دست داد - کہ اسپ
خاصہ را حاضِر ساختند + و آں حضرت سوار شُدہ
دو تیر انداز بیرُونِ دَولت خانہ تشریف بردند
بعد از آں فیلِ خوُد را آوردہ اِلتماس نمُود - کہ
چُوں وقت شورِش و اِزدِحام است بندہ صلاحِ دَولت
را دریں مے داند - کہ بر فیل نشستہ متوجہ شِکار گاہ

شوند + و آں حضرت بے مسامحہ و مضایقہ بر ہماں فیل سوار شدند - یکے از راجپوتانِ معتمدِ خود را در پیشِ فیل و دو راجپوتِ دیگر را در پسِ حوضہ نشانیدہ بود + دریں اثنا مقرب خاں خود را رسانیدہ بہ استرضاے او درونِ حوضہ نزدیک بہ آں حضرت رفتہ نشست + ظاہرا دریں آشوب گاہ بے تمیزی زخمے بر پیشانئے مقرب خاں رسید + و خدمت پرست خاں خواص کہ متعادِ شراب و پیالۂ خاصہ در دست داشت - خود را بہ فیل رسانید - و ہر چند راجپوتاں بہ سنانِ برچھہ و زورِ دست و بازو مانع آمدند - و خواستند - کہ اورا جاے ندہند - او کنارۂ حوضہ را محکم گرفتہ خودرا نگاہ مے داشت - و چوں در بروں جاے نشستن نہ بود - خود را میانِ حوضہ گنجانید + و چوں قریبِ نیم گروہ مسافت طے شد - گجپت خاں داروغۂ فیل خانہ مادہ فیلِ سوارئے خاصہ را حاضر آورد - و خود در پیشِ فیل و پسرش در عقب نشستہ بود + مہابت خاں اشارہ کرد - تا آں بے گناہ را با پسرش شہید کردند + بالجملہ در لباسِ سیر و شکار بر سمتِ منزلِ خویش رہبری نمود + و آں حضرت بہ درونِ خانۂ او در آمدہ زمانے توقف فرمودند - فرزندانِ خود را بر دورِ آں حضرت گردانید + و چوں از نور جہاں بیگم غافل افتادہ بود - دریں وقت بہ خاطرش رسید - کہ باز حضرتِ شاہنشاہی را

به دولت خانه برده از آنجا همراهِ نور جهاں بیگم باز
بخانهٔ خود آورد - به این قصد بارِ دیگر آں حضرت را
بدولت خانه آورد + از قضا در هنگامے که حضرتِ شاهنشاه
به قصدِ سیر و شکار سوار شده بودند - نور جهاں بیگم فرصت
غنیمت شمرده با جواهر خانِ خواجه سرا که ناظرِ محلاتِ
پادشاهی بود - از آب گذشته به منزلِ برادرِ خود
آصف خاں رفته بود + آں کم فرصت خبرِ رفتنِ
بیگم یافته از سهوے که در محارستِ بیگم کرده - ندامت
کشیده متردد خاطر گشت - آنگاه در فکرِ شهریار شده
و دانست - که جدا داشتنِ او از خدمتِ حضرت
خطائے است عظیم - لاجرم رائے فاسدِ او
بر این معنی قرار گرفت - که آں حضرت را باز سوار
ساخته به منزلِ شهریار برد - و آں حضرت از وسعتِ
حوصله و گرانباری هرچه او مے گفت - مے کردند +
درین وقت جهجو نبیرهٔ شجاعت خاں همراه شده + و
چوں بخانهٔ شهریار در مے آمد - به راجپوتاں اشاره
کرد - تا او را به قتل رسانیدند + بالجمله چوں نور جهاں بیگم
از آب گذشته به منزلِ برادرِ خود رسید - امنائے
دولت را طلب کرده مخاطب و معاتب ساخت - که از
غفلت و خام کاریِ شما کار تا به این جا کشید - و
آنچه در مخیلهٔ هیچ کس نه گذشته بود - به ظهور آمد -
و در پیشِ خدا و خلق خجلت زدهٔ کردارِ خویش گشتید -
اکنوں تدارکِ آں باید کرد + و در آنچه صلاحِ دولت

و بر آمدِ کار باشد - بہ اتّفاق معروض باید داشت + ہمہ یک دِل و یک زباں بہ عرض رسانیدند کہ تدبیرِ دُرُشت و رائے صائب آں است - کہ فردا فوجہا ترتیب دادہ در رکابِ سعادت از آب گزشتہ آں مُفسِداں را مقہور و منکوب ساختہ بہ آستاں بوسی بندگانِ حضرت سرفراز شویم + چُوں ایں رائے نا صواب بمسامعِ جلالِ اعلیحضرت رسید - و از ضابطۂ معقُول دُور نمُود + ہماں شب مُقرب خاں و صادق خاں بخشی و میر منصُور و خدمت خاں را پَے در پَے نزدِ آصف خاں و اُمنائے دولت فرستادند - کہ از آب گزشتن و جنگ انداختن محض خطا ست - زِنہار کہ ایں تدبیرِ نا دُرُست را نتیجۂ خام کاری و نا سازگاری دانستہ پیرامونِ خاطر راہ ندہند - کہ بجُز ندامت و پشیمانی اثرے بر آں مُترتب نخواہد شُد - ہرگاہ دریں طرف باشیم - بہ کُدام دِل گرمی و بچہ اُمید جنگ مے کنید؟ و بہ جہتِ اعتماد و احتیاط انگشترئِ مُبارکِ خود را مصحُوبِ میر منصُور فرستادند - امّا آصف خاں بہ گمانِ آنکہ ایں حرفہا زادۂ طبیعت مہابت خانِ بے عاقبت باشد - و حضرت بہ تحریکِ او حُکم فرمُودہ مُہر را فرستادہ بہ ہماں قرار داد پائے عزیمت افشُردہ + دریں وقت فِدائی خاں چُوں از فتنہ پردازئِ زمانہ وُقُوت یافت - سوار شُدہ بہ کنارِ آب آمد - و از آنکہ پُل را آتش دادہ بُودند - و اِمکانِ عُبُور مُتصوّر نبُود - بے تاب

شدہ در تیرِ بارانِ بلا و تلاطمِ فتنہ با چندیں نوکرانِ خود
رو بروے دولت خانہ اسپ بدریا زدہ خواستند - کہ
شناوری عبور نماید - شش کس از ہمراہانِ او
موجِ فنا ہلاک گشتند - و چند نفرے از تندیِٔ آب پایاب
رویہ افتادند - و نیم جانے بہ ساحلِ سلامت رسانیدند -
خود با اسپ سوار بر آمدہ چپقلشِ نمایاں کردہ - و د...
اکثرے از رفقاے او بکار رسید - و چہار کس از ہمراہانِ
او جاں نثار شدند * و چوں دید - کہ کارے از پیش
نمے رود - و غنیم زور آور است - و بخدمتِ اشرف
نمے تواند رسید - عطفِ عناں نمودہ از آب گزشت
و حضرتِ شاہنشاہی آں روز و آں شب در منزل
شہریار بسر بردند * روزِ شنبہ ہشتم مردودی مطابق
بیست و نہم جمادے الثانیہ آصف خاں باتفاقِ خواجہ
ابو الحسن و دیگر امراے دولت قرار بہ جنگ داد
در خدمتِ مہدِ علیا نور جہاں بیگم از گزرے کہ
غازی بیگ مشرف نواڑہ پایاب دیدہ بود - قرارِ گزشتن
داد * اتفاقاً بدترین گزرہا ہماں بود - سہ چہار
جا از آبِ عمیق عریض گزشتند - و در وقتِ گزشتن
انتظامِ افواج برقرار نماند - ہر فوجے بہ طرفے افتاد
آصف خاں و خواجہ ابو الحسن و ارادت خاں با عماریِ
بیگم رو بروے فوجِ کلانِ غنیم کہ فیلانِ کاریِٔ خود
را پیش دادہ کنارِ آب را مضبوط ساختہ بودند -
در آمدند * و فدائی خاں بفاصلۂ یک تیر پرتاب پایاں تر

مقابلِ فوجِ دیگر از آب گزشت + و ابو طالب پسر
آصف خاں و شیر خواجہ و اللہ یار و بسیارے مردم
پایاں بر فدائی خاں عبور نمودند + و ہنوز جمعے بہ کنار
پیوستہ - و بعضے میانِ آب بودند - کہ افواجِ غنیم فیلاں
را پیش راندہ حملہ آوردند + و ہنوز آصف خاں و خواجہ
ابو الحسن درمیانِ آب بودند - و معتمد خاں از آب یک
جا گزشتہ بر لبِ آب دوم ایستادہ تماشاے نیرنگیٔ
تقدیر مے کرد - کہ سوار و پیادہ و اسپ و شتر
درمیانِ دریا در آمدہ پہلو بر یک دیگر بر زدہ سعے
در گزشتن دارند + دریں وقت ندیم خواجہ سراے
بیگم آمدہ آنہارا مخاطب ساخت - کہ مہدِ علیا مے
فرمایند - کہ ایں چہ جاے توقف و تامل است + پاے
ہمت پیش نہید - کہ بہ مجردِ در آمدنِ شما غنیم منہزم گشتہ
راہِ آوارگی پیش خواہد گرفت + از استماعِ ایں خطاب و
عتاب خواجہ ابو الحسن و معتمد خاں اسپانِ خود را در
آب زدند - و فوجِ غنیم و راجپوتاں مردمِ ایں جانب
را پیش انداختہ بہ دریا در آمدند + در عماریٔ بیگم
دخترِ شہریار و صبیۂ شاہ نواز خاں بودند - تیرے
بر بازوے دخترِ شہریار رسید - و بیگم بہ دستِ خود
بر آوردہ بیروں انداخت - و لباسہا بہ خوں رنگیں
شد + و جواہر خاں خواجہ سرا ناظرِ محل و ندیم
خواجہ سراے بیگم و خواجہ سراے دیگر در پیشِ فیل
جاں نثار گردیدند + و دو زخمِ شمشیر بر خرطومِ فیلِ

بیگم رسید + و بعد از آنکہ رُوئے فیل بر گشت
دو سہ زخم برچھہ بر عقبِ فیل زدند - تا آنکہ شمشیر
از پئے ہم مے رسیدند - فیلباں آں سعی در راندنِ فیل
داشت - تا جائے رسید - کہ آبِ عمیق آمد - و اسپاں
بہ شناوری اُفتادند - و بیمِ غرق شُدن بُود - نا گزیر
عطفِ عناں نمُودند - و فیلِ بیگم بہ شناوری از آب
گزشت - و بدولت خانۂ پادشاہی رفتہ فرود آمدند +
چُوں راجپُوتاں قصدِ تمام بہ ایں جانب کردند - دریں
وقت آصف خاں پیدا شُد - و از نیرنگیِ زمانہ و بیراہ
رفتنِ رفیقاں و نشستنِ نقشِ بد گلہ آغاز کردہ رواں
شُد + و ہر چند حاضراں از ایشاں نشاں خواستند -
اثرے ظاہر نہ شُد - کہ بہ کدام جانب شتافتند + و
خواجہ ابُو الحسن گرم راند - و از ہولِ اضطراب
اسپ بہ دریا زد - و چوں آب عمیق بُود - و تُند
مے رفت - در وقتِ شناوری از اسپ جُدا شُد -
پس قاشِ زیں را بہ دو دست مُحکم گرفتہ - تا آنکہ
غوطہ خورد - و نفس بند شُد - قاشِ زیں را نگزاشت -
دریں حالتِ مخمصہ ملاحِ کشمیری خود را رسانیدہ
خواجہ را بر آورد + و فدائی خاں با جمعے از نوکرانِ
خود و چندے از بندگانِ پادشاہی کہ دوستی و آشنائی
با وے داشتند - از آب گزشتہ با فوجے کہ در
مُقابلِ او بُود - چپقلش کرد و غنیمِ خود را برداشتہ
تا خانۂ شہریار کہ حضرتِ شاہنشاہی در آں جا

تشریف داشتند - خود را رسانید + و چوں درونِ
ملوپَردہ از سوار و پیادہ مالا مال بود - او بر سرِ در
ایستادہ بہ تیر اندازی پرداخت - چنانچہ تیر ہاے او
اکثر در صحنِ دولت خانہ نزدیک بہ آں حضرت میرسید -
و مخلص خاں در پیشِ تخت ایستادہ بود + با لجملہ
فدائی خاں زمانے ممتد ایستادہ تلاش مے کرد + و
از ہمراہانِ او سیّد مظفّر کہ از جوانانِ کار طلب کار
دیدہ فدوی بود - و عطاءُ اللہ نام خویشِ فدائی خاں
بہ حصولِ شہادت حیاتِ جاوید یافتند + و سیّد
عبدُ الغفورِ بخاری کہ از جوانانِ شجاع است -
زخمِ کاری برداشت - و چہار زخم بہ اسپِ سوارِ ئے
فدائی خاں رسید + و چوں دریافت - کہ کارے از
پیش نمے رود - و بہ خدمت نمے تواند رسید - عطفِ
عناں نمودہ از اردو بر آمد - و بہ طرفِ بالاے
آب شتافت - و روزِ دیگر از آب گزشتہ بہ رہتاس
نزدِ فرزندانِ خود رفت - و از آں جا عیال را
برداشتہ بگرد چاک ٹنڈیہ رخصتِ سلامت کشید + بدرنجش
نام زمیندارِ پرگنۂ مذکور باو رابطۂ قدیم داشت -
فرزنداں را در آں جا گزاشتہ و خاطر از آں جانب
پرداختہ جریدہ بہ جانبِ ہندوستاں شتافت + و
شیر خواجہ و اللہ وردی خانِ قراول باشی و اللہ یار
بلسرِ افتخار خاں ہر کدام بطرفے رفتند + و
آصف خاں چوں دانست - کہ از دشتِ مہابت خاں

خلاصی مُمکِن نیشت - با پسرِ خوُد ابُو طالِب و دو لیز
سیصد سوارِ مقلُوک از یار گیر و اہلِ خدمت بجا رنز
قلعۂِ اٹک کہ در تیوُلِ او بُود - رفت ÷ و چوُ
بہ رُہتاس رسید - از اِرادت خاں خبر یافت - کہ
گوشۂِ فرود آمدہ - کسانِ خوُد را فرستادہ بہ مُبالغۂ
اورا نزدِ خوُد طلبید - لیکِن ہر چند سعے کرد -
بہ ہمراہیٔ آصف خاں راضی نہ شُد - و آصف خاں
بقلعۂ اٹک رفتہ مُتحصّن گشت - و ارادت خاں برگ
بہ اُردُو آمد ÷ و بعد از آں خواجہ ابُوالحسن بہ عہد
سوگند اِطمینانِ خاطر یافتہ مہابت خاں را دید -
نوِشتۂ بنامِ ارادت خاں و مُعتمد خاں مُشتمِل بر سوگند
غلیظِ شدید بخطِّ او گرفت - کہ گزندِ جانی و نُقصان
بعِزّت و ناموُس نرساند - آنگاہ ایشاں را ہمراہ بُرد
مُلاقات داد ÷ در ہمیں روُز عبدُ الصّمد نواسۂ شیخ چاند
کہ بہ آصف خاں رابطۂ قوی داشت - و اِلحق جوا
مُعتمد بُود - بہ شامتِ آشنائیٔ او در حُضوُرِ خوُد بہ
رسانید ÷ مُقارِنِ ایں حال شاہ خواجہ ایلچیٔ نذر محمد خا
والیٔ بلخ بہ درگاہِ والا رسیدہ مُلازمت نموُد - و بعد
اداے کورنِش و تسلیم و آدابے کہ درِیں دولت معمُو
است کتابتِ نذر محمد خاں کہ مُشتمِل بر اِظہارِ اخلا
و نیاز مندی بُود - با تُحف و ہدایاے آں مُلک گزرانید
آنگاہ پیشکشِ خوُد را بہ نظر در آوردند - و سوغاتہاے
نذر محمد خاں از اسپ و غُلام ترکی و غیرہ

موافقِ پنجاه هزار روپیه قیمت شد۔ و عجالتہ الوقت سی هزار روپیه انعام یافت + بارے پیش ازیں نگاشتهٔ کلکِ وقائع نگار گشت ۔ که چوں آصف خاں به هیچ وجه از مهابت خاں ایمن نه بود ۔ به قلعهٔ اٹک که در جاگیرِ او بود ۔ رفته تحصّن جست ۔ و همگی دویست و پنجاه کس از سوار و پیاده با او همراه بودند + مهابت خاں چندے از احدیانِ پادشاهی و ملازمانِ خود و زمینداران آں نواحی را به سر کردگیِ بهروز نام پسرِ خود و شاه قلی فرستاد ۔ که گرما گرم شتافته بمحاصرهٔ قلعه پردازند + آں نفوس در آں جا رسیده قلعه را به دست آوردند + و آصف خاں عناں به قضا سپرد ۔ و فرستادهاے مهابت خاں به عهد و سوگند آرام بخشِ خاطرِ متوحشِ او گشته حقیقت را با مهابت خاں نوشتند + و چوں موکبِ گیهاں شکوه از دریاے اٹک عبور نمود + مهابت خاں از حضرت رخصت حاصل نموده به قلعهٔ اٹک رفت و آصف خاں را با ابو طالب پسرش و خلیل الله ولدِ میر میراں مقیّد و محبوس ساخت ۔ و قلعه را به ملازمانِ خود سپرد + و دریں اثنا عبد الخالق برادر زادهٔ خواجه شمس الدّین محمّد خوافی را که از مصاحباں و مخصوصانِ آصف خاں بود ۔ با محمّد تقی بخشیِ شاهجهاں که در محاصرهٔ برهانپور بدست افتاده بود ۔ به تیغِ بے باکی آوارهٔ صحراے عدم گردانید + و ملّا میر محمّد قنودی را که بسببِ آخوندی نزدِ آصف خاں

بود- وقتیکہ اورا زنجیر کردند- بہ حسبِ اتفاق زنجیر حلقہ دار در پاے او کردند- چنانچہ باید- استحکام نداشتند- بہ اندک حرکت از پاے او بر آمد- ایں مقدمہ حمل بر افسونگری و ساحرئے او کرد + او حافظِ قرآنِ مجید بود- و ہمیشہ بتلاوت اشتغال داشت- و لبہاے او بتلاوت متحرک بود- ازیں حرکتِ لب بیقیں کرد- کہ مرا دعاے بدمے کند- و از غلبۂ وسواس و فرطِ تورّم آں مظلوم را بہ تیغِ ستم شہید ساخت + ملّا محمد با فضائلِ صوری و کسبِ کمالات بزیورِ صلاح و پرہیزگاری آراستگی داشت- افسوس کہ آں سفّاکِ بے باک قدرِ چنیں مردے ہم نہ شناخت و بیہودہ ضائع ساخت! وچوں بنواحِ جلال آباد نزولِ اردوے گیہاں پوے اتّفاق افتاد- جمعے از ہندواں آمدہ ملازمت نمودند + اکنوں مجملے از معتقدات و رسومے کہ میانِ ایشاں شائع است- بہ جہتِ غرابت مرقوم مے گردد- طریقِ آنہا بہ آئینِ ہندوان نسبت نزدیک است + بتے صورتِ آدمی از طلا یا از سنگ ساختہ پرستش مے نمایند- و بیش از یک زن نمے کنند- مگر کہ زنِ اوّل نازاوگاہ باشد- یا با شوہر ناسازگار + اگر خواہند کہ بخانۂ دوستے یا خویشے بروند- از بالاے بامِ یک دیگر تردّد مے کنند- و حصارِ شہر را جز یک در نمے باشد + و غیر از خوک و ماہی و مرغ دیگر ہمہ گوشت مے خورند- و حلال دارند- مے گویند- کہ از قومِ ما ہر کس کہ ماہی خورد- البتّہ کور شدہ- و گوشت را

یخنی کردہ مے خورند + و لباسِ سُرخ را دوست مے دارند + و مُردۂ خود را لباس پوشانیدہ و مُسلّح ساختہ با صُراحی و پیالہ و شراب در گور مے گزارند + و سوگندِ ایشاں این است - کہ کلۂ آہو یا بُز را در آتشِ مے نہند - و بادِ آں را از آں جا برداشتہ بر درخت مے گزارند - و مے گویند - کہ ہر کس از ما این سوگند را بہ دروغ خوردہ - البتّہ بہ بلائے مُبتلا شدہ + و اگر پدر زنِ پسرِ خود را خوش کُند - بگیرد - و پسر در آں باب مُضایقہ نمے نماید + حضرتِ شاہنشاہی فرمودند - کہ ہرچہ دلِ شما از چیزہائے ہندوستاں خواہش داشتہ باشد - درخواست نمائید - اسپ و شمشیر و نقد و سروپائے سُرخ اِلتماس کردند - و کامیاب گشتند + دریں اثنا جگت سنگھ پسرِ راجہ باسو از اُردوئے گیہاں شکوہ فِرار نمودہ بہ کوہستانِ شمالی لاہور کہ وطنِ اوست - شتافت + و مُقارنِ ایں حال صادق خاں بہ اِیالتِ صُوبۂ پنجاب رُخصت یافت - و حُکم شُد - کہ تنبیہ و تادیبِ جگت سنگھ نماید - و حضرتِ شاہنشاہی منزل بہ منزل بہ نشاطِ شکار پرداختہ - رُوزِ یک شنبہ بیستم اُردی بہشت در ساعتِ مسعود داخلِ شہرِ کابُل شُدند - و دریں رُوز بر فیل نشستہ نثار کُناں از میانِ بازار گُزشتہ بہ باغِ شہر آرا کہ نزدیک بہ قلعۂ کابُل واقع است - نزولِ اِجلال فرمودند + رُوزِ جُمعہ غُرّۂ خرداد بہ رَوضۂ مُنوّرۂ حضرت

فردوس مکانی تشریف بردہ لوازم نیاز مندی بہ تقدیم
رسانیدہ از باطنِ قدسی مواطنِ آں حضرت استمدادِ ہمت
نمودند۔ وہمچنیں بہ زیارتِ میرزا ہندال و عمِ بزرگوارِ خود
میرزا محمد حکیم تبرک جستہ از حضرت حق سبحانہ تعالےٰ
التماسِ آمرزشِ ایشاں فرمودند + از غرائبِ اتفاقات کہ
از نہانخانۂ تقدیر بر منصۂ ظہور پرتو افگند۔ پاداشِ کردارِ
زشتِ مہابت خان است + تفصیلِ ایں اجمال آنکہ چوں
آں جرأت و گستاخی در کنارِ آب بہت ازو بہ ظہور
آمد۔ و امرائے بے حوصلہ با سپاہ از غفلتِ خویش
خجلت زدۂ خاوندِ خویش گشتند۔ و امرے کہ در
مخیلۂ ہیچکس خطور نہ کردہ بود۔ چہرہ پردازِ ظہور
گشت۔ راجپوتانِ او بنا بر تسلط و اقتدارے کہ بہ حسبِ
اتفاق روے نمودہ بود۔ خود سر و مغرور گشتہ دستِ تعدی
و تطاول بر رعایا و زیر دستاں دراز کردہ ہیچ کس را
موجود نمے شمردند۔ تا آنکہ روزگار برگشت۔ و دستِ
فتنہ آتش بہ خرمنِ ہستیٔ آں خود سراں زد + بالجملہ جمعے
از راجپوتاں در چلکہ کہ از شکارگاہہاے مقررئ کابل
است۔ رفتہ اسپانِ خود بہ چرا گذاشتہ بودند + چوں
چلکہ را بجہتِ شکارِ پادشاہی قرق ساختہ بہ جمعے از
احدیاں حوالہ نمودہ بودند۔ یکے از آنہا مانع آمدہ کار
بہ درشتی گذرانید۔ و راجپوتاں بے محابا آں بیچارہ را
بہ تیغ پارہ پارہ کردند + چندے از خویشاں و برادرانِ
او و احدیانِ دیگر بہ درگاہ رفتہ استغاثہ و داد خواہی

نمودند - حکم شد - کہ اگر اورا شناختہ اند - نام و نشانِ
او معروض دارند - تا بہ حضورِ اشرف طلبیدہ باز پرس
فرمائیم - و بعد از اثباتِ خون بہ سزا رسد + احدیاں
را بہ ایں حکم تسلی نگشتہ بر گشتند + راجپوتاں نیز
قریب بہ آنہا فرود آمدہ بودند + روز دیگر احدیاں مستعدِ
رزم و پیکار شدہ ہمہ یک جہت و یک رو بر سرِ دائرۂ
راجپوتاں آمدند و چوں احدیاں تیر انداز و توپچی
بودند - بہ اندک زد و خوردے راجپوتِ بسیار کشتہ
شدند و چندے را کہ مہابت خاں از فرزندانِ حقیقی
گرامی ترمے دید - علفِ تیغِ انتقام گردیدند - تخمیناً
ہشت صد و نہ صد راجپوت بہ قتل رسیدہ بودند +
و اہتمامِ کابل و ہزار جات ہر جا راجپوتے را در اطراف
و نواحی یافتند - از کوتلِ ہندو کش گذرانیدہ فروختند +
و بہ ایں طریق قریب بہ پانصد راجپوت کہ بیشترے از
آنہا سردارِ قوم بودند - و بہ شجاعت و مردانگی
اشتہار داشتند - بہ فروخت رفتند + و مہابت خاں از
شنیدنِ ایں خبر سراسیمہ و مضطرب سوار شدہ بہ کمکِ
نوکرانِ خود شتافت - و در اثنائے راہ نقش را طورِ
دیگر دیدہ از بیم و ہراس کہ مبادا دریں آشوب کشتہ
شود - بر گشتہ خود را در پناہِ دولت خانہ انداخت + و
بہ التماسِ او حبشیاں و کوتوال خاں و جمال خانِ خواص
را حکم شد - تا ایں فتنہ را فرو نشانند + دیگر بہ عرض
رسید کہ باعثِ جنگ و مادۂ فساد بدیع الزماں خویش

خواجہ ابو الحسن و خواجہ قاسم برادرِ او شت - ہر دو را بہ حضور طلبیدہ باز پرس فرمودند - جوابے کہ مایۂ تسلئی خاطر شود - نتوانستند داد ✤ چوں کسانِ بسیارے از تیر و تفنگ بہ قتل رسیدہ بودند - نا گزیر مراعاتِ خاطرِ او از لوازم شمردہ نام بردہ ہا را بہ وے حوالہ کردند - واو در نہایتِ خواری و رسوائی آنہا را سر و پا برہنہ بہ خانۂ خود بردہ مقید ساخت - و آنچہ در بساطِ آنہا بود - تمام را متصرف شد ✤ دریں ولا بہ عرض رسید - کہ عنبر حبشی در سنِ ہشتاد سالگی بہ اجل طبعی در گزشت ✤ عنبر در فنِ سپاہ گری و سرداری و ضوابطِ تدبیر عدیل و نظیر نہ داشت - اوباشِ آں ملک را چنانچہ باید - ضبط کردہ بود - تا آخرِ عمر روزگارے را بہ عزت بسر برد - و در ہیچ تاریخے بہ نظر در نیامدہ - کہ غلام حبشی بمرتبۂ او رسیدہ باشد ✤ و دریں ایام سید بہوہ حاکم دہلی بموجبِ نوشتۂ مہابت خاں عبد الرحیم خان خاناں را کہ متوجہ جاگیرِ خود بود - بر گردانیدہ بہ لاہور فرستاد ✤ دریں ولا خبر رسید - کہ شہزادہائے والا نژاد سلطانِ دارا شکوہ و سلطانِ اورنگ زیب پسرانِ شاہ جہاں بہ حوالے اکبر آباد رسیدند ✤ خاطرِ قدسی مظاہر از مژدۂ وصولِ نبائرِ کامگار چوں گل شگفت - لیکن مہابت خاں بہ مظفر خاں حارسِ دار الخلافہ نوشت - کہ آنہا را نظر بند دارد و بہ درگاہ بیارد ✤ چوں توجہ خاطرِ اشرف بہ شکار بسیار بود - و شیفتگیٔ آں حضرت دریں شغل بحدے رسیدہ بود

کہ در حضر و سفر یک روز بے شکار ممکن نیست - کہ
بسر آید - لاجرم دریں ولا اللہ وردی خانِ قراول بیگی
بجہتِ شکارِ قمرغہ تورِ کلانے کہ اہلِ ہند آں را نادرِ گویند -
از ریسماں تابیدہ ترتیب دادہ پیشکش نمود - مبلغ بیست
و پنج ہزار روپیہ بر آں صرف شدہ - بنا بر آں در موضعِ
ازغندہ کہ از شکارگاہہائے مقررِ ایں ملک است -
بہ متصدیانِ سرکاری حکم شد - کہ تورِ مذکور را بہ شکار
بردہ ایستادہ نمودند - و شکارے را از ہر جانب
بہ تور در آوردند - و حضرت با پرستارانِ حرم سرائے
عزت بنشاطِ شکار توجہ فرمودند + شاہ اسمٰعیل ہزارہ
کہ ہزارہا جماعت اورا بہ بزرگی و مرشدی قبول میداشتند -
با توابع و لواحقِ خویش در ظاہرِ دہِ میر مانوس فرود
آمدہ بود - حضرتِ شاہنشاہی با نور جہاں بیگم و اہلِ
حرم بہ منزلِ شاہ اسمٰعیل تشریف فرما شدند + و بیگم
بہ فرزندانِ شاہ از اقسامِ جواہرِ درازی مرصع آلات
التفات فرمودند - و از آں جا بنشاطِ شکار پرداختہ قریب
سی صد راس از زنگ و قوچ کوہی و خرس و کفتار کہ
دریں تور در آمدہ بود - شکار شد - و یکے از ہمہ کلاں تر
بود - وزن فرمودند - سہ من و سہ سیر بہ وزنِ جہانگیری
در آمد + و از سوانح آنکہ چوں خبرِ گستاخیٔ مہابت خاں
بہ سمعِ شاہ جہاں رسید - مزاج بہ شورش گرائید - و
با وجودِ قلتِ جمعیت و عدمِ سامان داعیہ مصمم شد - کہ
بخدمتِ پدرِ والا قدر شتافتہ سزائے کردارِ ناہنجار در

دامنِ روزگارِ او رہند - بہ ایں عزیمت شتافتہ بہ تاریخ بیست و سوم رمضان سالِ ہزار و سی و پنج با ہزار سوار از مقامِ ناسک بر تنگ رایات برافراشتند - بہ گمانِ آنکہ شاید دریں مسافت بقدرِ کفایت جمعیتے فراہم آید + چوں اجمیر مُخیّم گشت - راجہ کشن سنگھ پسرِ راجہ بھیم کہ با پانصد سوار در موکب منصور بود - بہ اجلِ طبیعی در گذشت - و جمعیتِ او متفرق گشت - و ہمگی پانصد سوار در غایتِ پریشانی و تنگدستی ہمراہ ماند - و ارادۂ سابق سامان پذیر نہ شد - ناگزیر رائے عقدہ کشائے چنیں تقاضا فرمود - کہ باید بولایتِ ٹھٹھہ شتافتہ روزے چند در آں تنگنائے خمول گزرانید - بہ ایں داعیہ از اجمیر بہ ناگور و از ناگور بہ حدودِ جودھ پور و از آں راہ بجیسلمیر نہضت اتفاق افتاد + و حضرتِ جنت آشیانی در ایّامِ ہرج و مرج از ہمیں راہ بہ ولایتِ سند و ملکِ ٹھٹھہ تشریف بردہ بودند - و ایں موافقت با جدِّ بزرگوار از بدائعِ روزگار است + چوں خاطرِ فیض مظاہر از سیر و شکارِ گلزار ہمیشہ بہارِ کابل را پسندِ اختیار مے بود - روزِ دوشنبہ غرۂ شہریور از کابل بصوبِ مستقرّ الخلافہ کوسِ مراجعت بلند آوازہ گشت + دریں تاریخ خبرِ بیمارئے شاہزادۂ پرویز بہ عرض رسید - کہ دردِ قولنج قوی بہم رسیدہ ایشاں را زمانے ممتد بے شعور داشت - و بعد از تدبیرات قدرے خفت حاصل شد + و مقارنِ ایں حال عرضداشتِ خان جہاں رسید + نوشتہ بود - کہ شاہزادہ باز از ہوش رفتہ - و دریں مرتبہ

پنج گھڑی کہ دو ساعتِ نجومی باشد۔ بے شعور بودند۔
ناگزیر اطبا بہ داغ قرار دادند۔ و پنج داغ در سر و
پیشانی و شقیقۂ ایشاں گذاردند۔ معہذا بہ ہوش نیامدند۔
و بعد از ساعتِ دیگر افاقت بہم رسید۔ و سخن گفتند۔ و
باز از ہوش رفتند۔ اطبا بیمارئے ایشاں را صرع تشخیص
نمودہ اند۔ و ایں ثمرۂ افراطِ شراب است۔ چنانچہ ہر دو عم
ایشاں شاہزادۂ شاہ مراد و شاہزادۂ دانیال بہ ہمیں بیماری
مبتلا گشتہ کاسۂ سر را شبے اے جامِ شراب کردند + دریں
ولا شاہزادگانِ والا گہر سلطان دارا شکوہ و شاہزادہ اورنگ زیب
از خدمتِ پدر بہ ملازمتِ جدِّ بزرگوار آمدہ بہ آستانہ بوسی فرقِ
نیاز را نورانی ساختند۔ و از فیلاں و جواہرِ مرصع آلاتِ قریب
دہ لک روپیہ پیشکشِ ایشاں بنظر در آمد + دریں میانہ
از نوشتۂ فاضل خاں بعرض رسید۔ کہ بایسنقر پسرِ سلطانِ
دانیالِ مرحوم در امرکوٹ از شاہجہاں جدائی گزیدہ بہ ملکِ
راجہ گج سنگھ خود را رسانیدہ عنقریب بہ شاہزادۂ پرویز
خواہد رسید + و از سوانحِ بہجت افزا کہ دریں راہ بہ ظہور
آمد۔ آوارگیٔ مہابت خاں از درگاہ است + تفصیلِ ایں
داستاں بہ رسمِ اجمال آنکہ از تاریخے کہ آں بداندیش
مصدرِ چنیں گستاخی گردید۔ مزاجش بہ شورش گرائید۔
و ظرفِ حوصلہ اش تنگی کرد۔ و بہ اعیانِ دولت سلوکِ
ناملائم پیش گرفتہ دلہا را از خود آزردہ و خاطرہا را متنفر
گردانید۔ حضرتِ شاہنشاہی با وجودِ چنیں گستاخی و
سوءِ ادب از کمالِ حوصلہ و بردباری التفات و عنایت

ظاہر مے ساختند - و ہرچہ نور جہاں بیگم در خلوت
مے گفت - بے کم و کاست نزدِ او بیان مے فرمودند
چنانچہ مکرر بر زبان آوردند - کہ بیگم قصدِ تو دارد
خبردار باش! و صبیۂ شاہنواز خاں نبیرۂ عبدالرحیم
خان خاناں کہ در عقدِ ازدواجِ شایستہ خاں پسرِ
آصف خان است - مے گوید - کہ ہرگاہ دست یابم
مہابت خاں را بہ بندوق خواہم زد - و بہ اظہارِ ایں
مقدمات خاطرِ اورا مطمئن مے ساختند - تا آنکہ رفتہ رفتہ
توہمے کہ در ابتدا داشت - و از آں رہ گزر ہوشیار و
بیدار مے بود - و جماعتے کثیر از راجپوتاں با خود
بدرگاہ مے آورد - و بر گرد و پیشِ دولت خانہ باز
مے داشت - کم شد - و آں ضبط و انتظام برجا نماند
و معہذا نوکرانِ خوب او در جنگِ احدیانِ کابل بہ قتل
رسیدند + و نور جہاں بیگم بہ خلافِ او پیوستہ در انتہازِ
فرصت بود - و سپاہ نگاہ مے داشت - و مردم دلیر
جنگ آزما را دلاسا میکرد - و مستمال و امیدوار مے ساخت
تا آنکہ ہوشیار خاں خواجہ سرائے بیگم بہ موجب نوشتۂ
ایشاں قریب بدو ہزار سوار از لاہور نوکر کردہ بہ خدمت
شتافت + و در رکابِ سعادت ہم جمعیتِ نیک فراہم آمدہ
بود + یک منزل پیش از رہتاس دیدنِ محلۂ سواراں را
تقریب ساختہ فرمودند - کہ تمام سپاہِ قدیم و جدید جبہ
پوشیدہ در راہ بہ ایستند + آنگاہ بلند خاں خواص را حکم
شد - کہ از جانبِ حضرت نزدِ مہابت خاں رفتہ پیغام

گزارد - کہ امروز مردم بیگم خود را بہ نظرِ اشرف مے گزرانند۔
بہتر آن است - کہ مجراے اوّل را موقوف دارید - مبادا
باہم گفتگو شدہ بہ جنگ و نزاع کشد - و در عقبِ
بلند خاں خواجہ انور را فرستادند - کہ ایں سخن پسندیدہ
را مفہومِ او سازد + و او حسبُ الحکم عمل نمودہ دریں
وقت بہ کورنش نیامد + روزِ دیگر ہشیارے از بندگانِ
بادشاہی در درگاہ فراہم آمدند - و آنحضرت بہ مہابت خاں
حکم فرمودند - کہ یک منزل از اردو پیش برود + اگرچہ
او از حقیقتِ کار آگاہ گشت - لیکن چوں چشمش از
جنگِ احدیاں ترسیدہ بود - کام و ناکام روانۂ پیش
شد - و آں حضرت بہ تعاقبِ او سوار شدہ گرما گرم
شتافتند + و مہابت خاں دیگر خود را جمع نتوانست
ساخت - و از منزلِ پیش نیز کوچ کردہ از دریاے
بہت گزشتہ فرود آمد + و حضرتِ شاہنشاہی دریں طرف
معسکر آراستند - و افضل خاں را نزدِ آں آشفتہ دماغ
فرستادہ چہار حکم بہ تقریرِ او حوالہ فرمودند - نخست آنکہ
چوں شاہ جہاں بہ صوبِ ٹھٹہ رفتہ - او نیز از پَے او رود
و آں مہم را بہ انجام رساند + دوم آصف خاں را
بہ ملازمتِ حضور فرستد + سوم طہمورث و ہوشنگ پسرانِ
شاہزادۂ دانیال را روانۂ حضور نماید + چہارم لشکری
کہ پسرِ مخلص خاں را ضامنِ او شست - و تا حال
بہ ملازمت نیامدہ - حاضر سازد - و اگر در فرستادنِ
آصف خاں کوتاہی کند - یقیں شناسد - کہ فوج بر سرِ

او تعیین خواہد شد ✤ افضل خاں پسرانِ شاہزادۂ دانیال
را ہمراہ آوردہ معروض داشت - کہ در بابِ آصف خاں
عرض مے کند - کہ چوں از جانبِ بیگم ایمن نیستم - بیم
آں دارم - کہ اگر آصف خاں را از دست دہم - مبادا
لشکر بر سرِ من تعیین فرمایند - دریں صورت بندہ را
بہ خدمتے کہ تعیین فرمایند - بداں سرفراز شدہ چوں از
لاہور بگذرم - منت بر چشم و دل گذاشتہ آصف خاں
را روانۂ درگاہ خواہم ساخت ✤ چوں افضل خاں عذرِ
فرستادنِ آصف خاں معروض داشت - بیگم از حرفہائے
لغوِ او بہ شورش در آمد - و افضل خاں باز رفتہ آنچہ دیدہ
و شنیدہ بود - پوست کندہ ظاہر ساخت - و گفت - در
فرستادنِ آصف خاں توقفِ مصلحت نیست - زنہار طورِ
دیگر بہ خاطر نہ رساند - کہ ندامت خواہد کشید ✤ چوں
مہابت خاں از حقیقتِ کار آگاہ گشت - رفیع القدر
آصف خاں را خود آوردہ معذرت خواست - و بہ عہد
و سوگند خاطرِ او را پرداختہ و ملایمتِ فراواں ظاہر ساختہ
روانۂ درگاہ نمود - لیکن ابو طالب پسرِ او را بہ جہتِ
مصلحتے کہ رقم پذیر گردیدہ - روزے چند نگاہ داشت ✤
بہ ظاہر عزیمتِ ٹھٹہ وا نمودہ کوچ بہ کوچ روانہ شد ✤
در بیست و سوم ماہِ مذکور عبورِ موکبِ منصور از آب
بہت واقع شد ✤ از غرائب آنکہ یورشِ مہابت خاں و
ہرج و مرجِ او بر ساحلِ ہمیں آب اتفاق افتادہ بود -
باز انحطاطِ اختر بخت و زمانِ ادبار او نیز بر کنارِ ہماں

دریا رُوے نمُود ÷ و پس از رُوزے چند ابُو طالب پسرِ آصف خاں ؛ بدیعُ الزّماں دامادِ خواجہ ابُو الحسن و خواجہ قاسم برادرِ او را نیز عُذر خواشتہ بہ درگاہ فرستاد ÷ چُوں در جہانگیر آباد نزُولِ سعادت اِتّفاق اُفتاد۔ داور بخش پسرِ خُسرو و خان خاناں و مُقرّب خاں و میر جُملہ و اعیانِ شہرِ لاہور بہ آستانہ بوسی جبینِ اِخلاص را نُورانی ساختند ÷ ہفتمِ ماہِ آباں بہ ساعتِ مسعُود نزُولِ موکبِ اِقبال بہ دارُ السّلطنتِ لاہور چہرہ افروزِ مُراد گردید ÷ دریں رُوزِ مسعُود آصف خاں بہ صاحب صُوبگیٔ پنجاب اِختِصاص یافت۔ و منصبِ وکالت ضمیمۂ مراحم گردید۔ و حُکم شُد۔ کہ سرِ دیوان نشستہ از رُوے اِستِقلال بہ تمشیتِ مُہمّاتِ مالی و مُلکی پردازد ÷ و خدمتِ دیوانی بہ خواجہ ابُو الحسن ارزانی شُد ÷ و افضل خاں از تغیُّرِ میر جُملہ بہ خدمتِ میر سامانی سرفرازی یافت ÷ و میرِ مذکُور بہ خدمتِ بخشی گری سر بلند گردید ÷ و سیّد جلال ولدِ سیّد محمّد نبیرۂ شاہ عالم بُخاری را کہ در گُجرات آسُودہ اند۔ و احوالِ ایشاں بہ تقریبات دریں اِقبال نامہ ثبت اُفتادہ۔ رُخصتِ وطن فرمُودہ رفیل بجہتِ سواریٔ ایشاں لُطف نمُودند ÷ و نیز دریں احیان بہ عرض رسید۔ کہ مہابت خاں از سمتِ راہِ ٹھٹہ عناں تافتہ بہ جانبِ ہندوستاں روانہ شُد ÷ و نیز بہ مسامعِ جلال رسید۔ کہ بہ پیشت و دو لک رُوپیہ دُکلاے او از بنگالہ فرستادہ اند۔ بہ حوالیٔ دہلی رسیدہ۔ بنابراں صفدر خاں و سپہدار خاں

و علی قلیِ درمن و نور الدین قلی و انیرائے سنگدلن
با ہزار احدی تعین شدند۔ کہ بر جناحِ استعجال رفتہ
زرہا بدست آرند + نفوسِ مذکورہ متوجہ اینخدمت شدہ
در حوالیِ شاہ آباد بادتھائے او کہ خزانہ مے آوردند
رسیدند۔ و آنہا با زرہا در سرائے متحصّن شدہ تا ممکن و
متصوّر بود۔ بہ مدافعہ و مقابلہ پائے ضلالت افشردند + و
بندگانِ دربار بعد از زد و خوردِ بسیار آنسرا را آتش زدہ
بدروں در آمدہ مبلغ ہا را متصرّف شدند۔ و آدتھائے او
قرار بر فرار دادہ راہِ ادبار سپردند + و فرماں شد۔ کہ
زرہا بدرگاہ فرستادہ خود بہ تعاقبِ مہابت خاں شتابند +
و مقارنِ ایں حال خان خاناں را بہ منصبِ ہفت ہزاری
ذات و سوار از قرارِ دو اسپہ و سہ اسپہ سرفراز نمودہ
خلعت و شمشیر و اسپِ چپچاق با زینِ مرصّع و فیلِ
خاصہ مرحمت نمودہ با جمعے از ملازمانِ شاہی بہ استیصالِ
مہابت خاں مامور فرمودند۔ و صوبۂ اجمیر بہ تیولِ او
مقرّر شد + و چوں مہمّ جگت سنگھ از صادق خاں سرانجام
نشدہ بود۔ و او را از دوستانِ مہابت خاں مے دانستند۔
حکم شد۔ کہ از سعادتِ کورنش محروم باشد + و درہماں
روز مخلص خاں و جگت سنگھ از کوہستانِ کانگڑہ رسیدہ
ملازمت نمودند + و در ہمیں روزہا بہ مکرّم خاں کہ خدمتِ
تنکِ کوچ داشت۔ فرماں صادر شد۔ کہ او را صاحبِ
صوبۂ بنگالہ ساختیم۔ بداں صوبہ شتافتہ بہ ضبط و نسقِ
آں ولایت پردازد۔ و خانزاد خاں را روانۂ حضور نماید

شاہزادہ پرویز از فرطِ بادہ پیمائی بہ مرضِ صرع مُبتلا شُدہ رفتہ رفتہ از غذا نفرت بہم رسانید - و قُوائے تحلیل رفت - و ہر چند اطبّا بہ مُعالجات و تدبیرات پرداختند - چُوں زمانِ ناگزیر در رسیدہ بُود - اثرے بر آں مُترتّب نگشت - و شبِ چہار شنبہ بہ تاریخ ہفتم شہرِ صفر سنہ ہزار و سی و شش ہجری پیمانۂ حیاتش لبریز گردید + و کالبُدِ آں مرحُوم را نخُست در آں شہر امانت فرمُودند - و آخر بہ اکبر آباد نقل کردند - و در باغے کہ سبز کردۂ آں سروِ جوئبارِ سلطنت بُود - مدفُون کردند + و چُوں ایں خبر بہ مسامعِ علیّہ رسید - رِضا بقضائے ایزدِ تعالےٰ دادہ زخمِ درُونی را بہ مرہمِ صبر و شکیبائی چارہ فرمُودند + در سنّ سی و ہشت سالگی وفات یافت + تاریخِ فوتِ او بعضے از فُضلا چُنیں یافتہ اند - وفات شاہزادہ پرویز + بعد از اِستماعِ ایں خبر بہ خانِ جہاں حُکم شُد - کہ فرزنداں و بازماندہائے ایشاں را روانۂ درگاہِ والا سازد + در خلالِ ایں احوال شاہ خواجہ ایلچیِ نذر محمّد خاں رُخصتِ مُعاودت یافت - و سوائے آنچہ بہ دفعات بہ او عنایت شُدہ بُود - چہل ہزار رُوپیہ دیگر مرحمت گردید - و انمُوذجے از نفائسِ ہندوستاں برائے خاں فرستادند + و در ہمیں اوقات ابُو طالب خلفِ اعتضادُ الخلافت آصف خاں بہ خطابِ شائستہ خاں نامور شُد + در ایں ایّام ہم مُوسوی خاں از دکن مُراجعت نمُودہ سعادتِ آستاں بوسی دریافت + و دریں بین میرزا

رُستمِ صفوی بہ صوبہ دارئِ بہار فرقِ عزّت بر افراخت۔
در ہمیں ہنگام از عرائضِ متصدّیانِ صوبۂ دکن بہ عرض
رسید - کہ یاقوت خانِ حبشی کہ در آں مُلک بعد از عنبر
سرداری عُمدہ تر ازو نبود - و در حیاتِ عنبر نیز
سپہ سالارئِ لشکر و انتظامِ افواج بہ عُہدۂ او مُقرر بود
اختیارِ بندگی و دولت خواہی را سرمایۂ سعادتِ خود دانستہ
با پانصد سوار بجائے جالنا پور آمدہ - بسر بلند راے
نوشتہ - کہ من با فتح خاں پسرِ ملک عنبر و دیگر سردارانِ
نظام الملک قرارِ دولت خواہی دادہ از پیش قدمانِ ایں
میدانِ سعادت شُدہ ام - و آں اشخاص ہر یکے بر دیگر
سبقت بُردہ پے در پے خواہند آمد۔ چوں خانِ جہاں
از نوشتۂ سر بلند راے بر حقیقتِ کار اطّلاع یافت۔
کتابتے مُشتمل بر استمالت و دولت خواہئے بسیار بہ
یاقوت خاں نوشتہ سرگرمِ عزیمت گردانید۔ و بسر بلند
راے نیز مکتوبے قلمی نمود - کہ در لوازمِ ضیافت و مراسمِ
مہماں داری کوشیدہ بہ زودی روانۂ برہان پور سازد۔
در اوراقِ سابق مرقوم گردیدہ - کہ شاہجہاں با معدودے
از بندگانِ آستاں بہ جانبِ ٹھٹّہ نہضت فرمود۔ چوں در
ایّامِ شاہزادگی با پادشاہِ والا جاہ شاہ عبّاس طریقۂ دوستی
و مُصادقت مسلوک و ابوابِ مُراسلات مفتوح داشتند - و
دریں ہرج و مرج شاہ نیز مُتفحّصِ احوالِ ایشاں بودند-
بہ خاطرِ صواب اندیش رسید - کہ بداں سمت شتافتہ بہ ایشاں
نزدیک باید شد - مُمکن کہ بہ آبیارئِ مہربانی و اشفاقِ

ایشاں غُبارِ شورِش و فسادے کہ مُرتفع شُدہ۔ فرو نشیند ÷ بالجملہ چُوں بہ حوالئے ٹھٹّہ پیوستند۔ شریفُ الملک کہ حارِسِ آں مُلک بُود۔ نُہ ہزار سوار و دُوازدہ ہزار پیادہ فراہم آوردہ حِصارِ شہر را اِستحکام دادہ قدمِ جُرأت پیش گذاشت ÷ و باآنکہ فقط ہمگی سی صد چہار صد سوار از بندہاے وفادار ہمراہِ شہریار بُودند۔ ولے او تابِ مُقابلۂ مُلازمانِ شاہ نیاوردہ و بہ حِصارِ شہر درآمدہ مُتحصِّن گشت ÷ و چُوں از بیشتر مرمّتِ قلعہ نمُودہ توپ و تُفنگِ بسیار در بُرج و بارہ آمادہ ساختہ بُود۔ دریں بین بہ درُونِ حِصار درآمدہ بعد از مُدافعہ و مُقابلہ آخر پاے ضلالت افشُرد ÷ و شاہِ جہاں مردُم خُود را منع فرمُود۔ کہ بر قلعہ نتازند۔ و رعیّتِ خُود را بہ توپ و تُفنگ ضائع نسازند۔ باوُجُودِ ایں معنی جمعے از جوانانِ کار طلب بر حِصار بندِ شہر یُورِش نمُودند۔ و از اِستحکامِ بُرج و بارہ و کثرتِ توپ خانہ کارے نساختند۔ و ناگُزیر عطفِ عناں نمُودہ دائرہ کردند ÷ و پس از چند رُوز بہادُرانِ شیر دِل زنجیر گُسل مانندِ برقِ لامع بہ قلعہ تاختند ÷ و چُوں بر دَورِ قلعہ ہمہ جا میدانِ مُسطّح بُود۔ و اصلاً پشتی و بلندی و دِیوار و درخت نداشت۔ سپرہا بر رُو کشیدہ دویدند۔ قضا را درآں ضلع خندقِ عمیق و عریضی مملُو از آب بُود۔ پیش رفتن مُحال و پس گشتن ازآں مُحالتر شُد۔ درمیانِ میداں نشستہ توکّل را حِصارِ خُود ساختند ÷ دریں وقت شاہ جہاں تکسُّرے بہم رسانید۔ و بنابر بعضے موانع کہ نوِشتنِ آں طُولے دارد۔ سفرِ عراق در عُہدۂ تعوِیق اُفتاد ÷

و نیز خبرِ بیمارئ شاہزادہ پرویز بنواترُ پیوشت - و یقین شُد - کہِ ازیں مرض جاں بر نبشت + و ہم دریں ضمن مکتوبِ نُور جہاں بیگم رسید - مرقوم بُود - کہ مہابت خاں از ہیبتِ نُہضتِ موکبِ پادشاہی سراسیمہ گشتہ - مبادا از غایتِ شورِشِ مزاج در راہ غُبارِ آسیبے بہ دامنِ پسرانِ شُما رساند - صلاحِ دَولت در آن اشت کہِ باز بہ صوبِ دکن عطفِ عناں نمُودہ چند رُوز یا رُوزگار بسازند - ع

تا خُود فلک از پردہ چہ آرد بیرُوں

بنابرآں باوُجُودِ ضُعفِ قُوے و بیمارئ صعب پالکی سوارہ از راہِ گُجرات و مُلکِ نماٹر مُتوجّہ دکن شُدند + دریں ضمن خبرِ فوتِ شاہزادہ پرویز رسید - و بر جناحِ استعجال نُہضتِ موکبِ منصور اُفتاد + و ایں راہے اشت کہِ سُلطانِ محمُود از ہمیں راہ آمدہ فتحِ بُت خانۂ سومنات کردہ - چُنانچہ مشہُور اشت + و شاہ جہاں بہ مُلکِ گُجرات در آمدہ از بیست کروہےِ احمد آباد بگُزرِ جان) جانیر دریاےِ نربدا را عُبُور فرمُودند - و از کہ بوۂ چھپرائی کہِ بہ راجۂ بگلانہ تعلُّق دارد - بر آمدہ بناسک بر تنگ از مُضافاتِ دکن کہِ مردُمِ خُود را در آں جا گُزاشتہ بُودند - نزُول نمُودند + و چُوں دریں مُلک عمارتے نبُود - در ہماں نزدیکی بہ خیبر شتافتہ در آں سر زمیں رحلِ اقامت انداختند + دریں وقت آصف خاں کہِ بہ منصبِ ہفت ہزاری ذات و سوار دو اشپہ و سہ اشپہ فرقِ عزّت بر افراخت + تا از قید

مہابت خاں و آسیب جاں نجات یافتہ بُود۔ منصب و جاگیر نداشت۔ احوالش نا مُنتظم بُود ÷ و ہم دریں اوقات از عرائضِ مُتصدّیانِ دکن بہ عرض رسید۔ کہ نظامُ الملک از کوتاہ اندیشی و فتنہ انگیزی فتح خاں پسرِ عنبر و دیگر نو ہیبت یافتہاے دولت را بہ حُدُودِ مُلکِ پادشاہی فرستادہ غُبارِ شورش و فساد بر انگیختہ۔ لاجرم عُمدۃُ الملک خان جہاں بجہتِ مُحافظت و مُحارست لشکر خاں را کہ از بندہاے کہن سال اشت و کارداں۔ بہ حراستِ بُرہان پُور مُقرّر داشتہ خُود با عساکرِ ظفر لوا مُتوجّہِ بالا گھاٹ شُد۔ و تا کھڑکی کہ محلِّ اِقامتِ او بُود۔ عنانِ مُنازعت باز نکشید۔ و نظامُ الملک از قلعۂ دولت آباد سر بیرون نیاورد۔ از سوانحِ ایں ایّام کُشتہ شُدنِ محمّد مومن اشت۔ و او از ساداتِ سیفی بُودہ با سِلسلۂ نقیب خاں قرابتِ قریب داشت ÷ چُوں از عراق آمد۔ حضرتِ عرش آشیانی صبیّۂ سادات خاں نبیرۂ عمِّ نقیب خاں را بوے منسُوب فرمُودند ÷ در ہنگامے کہ عُبُورِ شاہ جہاں در ممالکِ شرقیّہ اُفتاد۔ مُشارٌ اِلیہ در آں حُدُود جاگیر داشت۔ بہ خِدمتِ ایشاں پیوشت۔ و چندے دریں ہرج مرج ہمراہی گزیدہ ÷ سادات خاں کہ در خِدمتِ شاہزادہ پرویز بُود۔ نوشتہاے با مُبالغہ و تاکید فرستادہ او را نزدِ خُود طلب کرد ÷ و آں خُوں گرفتہ از خِدمتِ شاہ جہاں جُدا شُدہ نزدِ سُلطان پرویز آمد ÷ چُوں خبرِ آمدنِ او بہ حضرتِ شاہنشاہی رسید۔ او را اِحضار فرمُودند ÷ ہرچند شاہ پرویز

اِلتماسِ عفوِ گناہِ او نمود۔ اِلتفاتے نہ فرمودند۔ و آں بہ
زادہ را در پائے فیلِ مست انداختہ بہ عقوبتِ تمام
سیاست فرمودند + دریں وقت نظام الملک در قلعۂ
دولت آباد حمید خاں نام غلامِ حبشی را بپیشوائے خود
ساختہ مدار و اعتبارِ ملک و مال بہ قبضۂ اقتدارِ او
سپرد + از بیروں او و از اندروں زنش نظام الملک را
مثلِ مرغے در قفس داشتند + و خبرِ آمدنِ خان جہاں تقرر
شد + حمید خاں با سہ لک ہون کہ دوازدہ لک روپیہ
باشد۔ نزدِ او رفتہ بہ افسوں و افسانہ او را از راہ
بردہ قرار داد۔ کہ مبلغِ مذکور را بگیرد۔ و تمام ملک
بالا گھاٹ را با قلعۂ احمد نگر بہ تصرفِ نظام الملک باز
گزارد + فغاں ازیں افغانِ ناحق شناس کہ حقوقِ
تربیتِ حضرتِ شاہنشاہی را فراموش کردہ چناں ملکے
را بہ سہ لک ہون از دست داد۔ و بنامِ امرائے
پادشاہی کہ در تھانہ جات بودند ہم نوشتہا فرستاد۔ کہ
آں محال را حوالۂ وکلائے نظام الملک نمودہ خود را
بہ حضور رسانند۔ و ہمچنیں نوشتۂ بنامِ سپہدار خاں
حاکمِ احمد نگر ارسال داشت + چوں مردمِ نظام الملک
جہتِ اخذِ قلعہ شتافتند۔ حاکمِ مذکور گفت۔ کہ ملک
تعلق بہ شما دارد۔ متصرف باشید۔ اما قلعہ ممکن نیست
کہ من از دست بدہم۔ مگر آنکہ فرمانِ شاہی بنمائید۔
آں وقت قلعہ را خواہم داد۔ مجملاً ہر چند وکلائے
نظام الملک دست و پا زدند۔ اثرے بر آں مترتب نگشت

و سپہدار خاں آذوقہ و ذخیرۂ فراواں بدروں بردہ و
بہ استحکام برج و بارہ پرداخت - و مردانہ قدم بہمت
محکم داشت ÷ و دیگر نامرداں - بہ نوشتۂ خانِ جہاں ملکِ
بالا گھاٹ را کُل بہ وکلاے نظامُ الملک سپردند - و
بہ برہان پور آمدند ÷ اکنوں حقیقتِ احوالِ حمید خاں
حبشی و منکوحۂ او بنابرِ غرابت مرقوم مے گردد - کہ
ایں غلام را زنے بود از غریب زادہاے ایں ملک - و
در ابتدائے کہ نظامُ الملک مفتونِ شراب شد - ایں زن
بدرونِ حرم راہ یافتہ - شرابِ مخفی کہ مردم بیروں را
از آں آگاہی نبود - میرسانید - رفتہ رفتہ مدار و اختیار بیرون
بہ قبضۂ اختیارِ شوہرش قرار یافت و از دروں مدارِ زندگانیِ
نظامُ الملک بدستِ آں زن افتاد ÷ ہرگاہ آں زن سوار
مے شد - سرانِ سپاہ و عمدہاے دولت پیادہ در رکابِ
او مے رفتند - و مطالبِ خود عرض مے نمودند - تا آنکہ
عادل خاں فوجے بر سرِ نظامُ الملک فرستاد - و ازیں
جانب نیز خواستند - کہ لشکرے معیّن نمایند - و ایں زن
بہ طوع و رغبتِ خود و خواہشِ تمام استدعاے سپاہ از
نظامُ الملک کردہ و اورا دل نشیں ساخت - کہ اگر فوج
عادل خاں را شکست دادم - زنے مصدرِ چنیں کارے
شگرف شدہ باشد - و اگر نقش بر عکس نشست - شکستِ
زنے چہ اعتبار و افتخار خواہد افزود ÷ القصہ ایں مادۂ
گرگِ محتال مرتکبِ ایں امرِ خطیر گشتہ پیوشتہ در سیاقِ
ایں یساق نقاب بر قامت افگندہ بر اشپ سوار مے شد -

و خنجر و شمشیرِ مُرصّع بر کمر مے بست و حلقہ ہائے
و مُرصّع کہ بہ اِصطلاحِ ہندوستان کڑہ گویند - در د
مے انداخت - و دیگر اسبابِ سپاہیانہ و تحائفِ مردا
با خُود ہمراہ مے داشت - و داد و دہش و اِنعام
بخشش را سبب مے جُست و بہانہ مے خواست + ہیچ
رُوزے نمے گُزشت - کہ بہ سردارے رِعایتے نمے کرد
و مبلغے بمردُم نمے داد + بعد از آنکہ مُلاقاتِ صفّین و مُحا
فِئتین اِتّفاق اُفتاد - از عُلُوِّ ہمّت و کمالِ جرأت دیِ
با لشکرِ عادِل خاں بہ مصاف آمد - و سپاہ و سردارانِ
بہ قتل و حرب و طعن و ضرب ترغیب و تحریص نمود
قدمِ مردانگی را دراں بحرِ زخّار و میدانِ کارزار چُوں
اُستوار بر قرار داشت - و آں غنیم دُشمنِ عظیم را چُناں
شکستِ فاحشے داد کہ جمیع فیلاں و توپ خانہ را بدست
آوردہ سالماً و غانماً رایتِ مُراجعت بر افراخت + دریں
احیان بعرض رسید کہ اِمام قُلی خاں فرمانروائے تُوراں
چند سال میر سیّد برکہ ایلچیِ حضرتِ شاہنشاہی را در
ماوراء النّہر نگاہداشتہ آدمیانہ سُلوک نمُود - و چُوں خبر
بے عنایتی بہ شاہ جہاں و مُخالفت نمُودنِ ایشاں
بہ والدِ والا قدر شائع شُد - لاجرم قدوۂ ممالکِ اِسلام
عبدُ الرّحیم خواجہ و ارکانِ خواجہ را با شرائفِ تُحف
نفائسِ ہدایا ہمراہِ میرِ مذکور رُخصت فرمود - و مکتوبے
نیز رنوشتہ مصحُوبِ خواجہ اِرسال داشت + خواجہ از اعاظم
سادات و از اجلّۂ مشائخِ ماوراء النّہر است + نسبِ شریف

به امام جعفرِ صادق علیہ السّلام منتہی مے شود - و پادشاہِ
توران عبدُ اللہ خاں بخواجہ جوئبار جدِّ بزرگوارِ آں جناب
دستِ ارادت دادہ بود - و اخلاصِ صادقانہ داشت - حضرتِ
شاہنشاہی آمدنِ خواجہ را گرامی داشتہ بر تعظیمِ او
افزودند - و امرا و اعیانِ دولت را بہ استقبال فرستادند -
و چوں بہ کابل رسید - ظفر خاں استقبال نمودہ ایشاں را
بشہر آورد - و مجلسِ عالی آراستہ لوازمِ مہمانداری باتمام رسانید -
و حضرتِ شاہنشاہی در سہ منزلئے لاہور موسوی خاں را
بہ خلعتِ خاصہ و خنجرِ مرصّع بہ پیشواز فرستادہ مسرّت بخشِ
خاطرِ آں سیّدِ عزیز شدند - و ہم بہادر خانِ اوزبک کہ
در زمانِ عبدُ المومن خاں حاکمِ مشہد بود - و دریں درگاہ
منصبِ پنجہزاری داشت - بہ استقبال شتافت - و چوں
خواجہ بحوالئے شہر پیوست - بحکمِ اشرف خواجہ ابو الحسن دیوان
و ارادت خاں بخشی بہ استقبالِ او رفتہ ملاقات نمودند - و
ہماں روز بشرفِ دست بوسی آں حضرت مشرّف گردید - و
ایشاں را از کورنش و تعظیم معاف فرمودہ شرائطِ بزرگی
بجا آوردند - و قریب بہ اورنگِ خلافت محکم بہ نشستن فرمودند -
و پنجاہ ہزار روپیہ برسمِ انعام احساں فرمودند - و روزِ دیگر
چہاردہ قاب طعامِ اوش خاصہ با ظروفِ طلا و نقرہ بجہتِ
خواجہ فرستادند - و تمام ظروف را با لوازمِ آں بایشاں ارزانی داشتند
و در ہمیں ایام صوبہ داریٔ بنگالہ از تغیّرِ خاں زاد خاں بنامِ
مکرّم خاں ولد معظّم خاں مقرّر گشت - چوں مکرّم خاں بحکومت
آں ولایت کامیاب گردید - و بحسبِ اتفاق فرمانے بنامِ

او عزّ صدور یافت - و او بر کشتی نشسته باستقبال فرمان شتافت ÷ از قضا غیر ازیں دریاے مقرّرِ مشهور که در برهان پور است - نالهٔ آبے بود - که کشتی را از آں جوے بایست بگذرانند چوں کشتیٔ منعم خاں در آنجا باخره مے رسد - به ملّاحاں اشاره مے کند - که کشتی را زمانے در کنارِ آب نگاه دارند - تا نماز عصر گذارده متوجّهِ مقصد گردد ÷ وقتیکه ملّاحاں مے خواهند کشتی را به کنارِ آب رسانند - بادے شدید مے آید - پس کشتی را بر گردانیدند - و از شورشِ تلاطم و حرکتِ بے موقع کشتی در آب فرو میرود - منعم خاں با چند کس که در آں کشتی بودند - غریقِ بحرِ فنا مے گردد - و یک متنفّس سالم ازاں گردابِ بلا بر نمے آید ÷ و در خلالِ ایں حال خان خاناں ولدِ بیرم خاں در سنّ هفتاد و دو سالگی باجلِ طبیعی در گذشت ÷ تفصیلِ ایں اجمال آنکه چوں به دهلی رسید - ضعفے قوی بر مزاجش استیلا یافت - ناگزیر در آں مصرِ سعادت توقّف نمود - و در اواسطِ سالِ هزار و سی و ششِ هجری حیاتِ عاریت را وداع گفت در مقبرهٔ که برائے منکوحهٔ خود ساخته بود - مدفون گردید ÷ از اعظمِ امراے ایں دولت بود - و در عهدِ سلطنتِ حضرتِ عرش آشیانی مصدرِ خدماتِ شایسته و فتوحاتِ عظیمه گردید ÷ از آنجمله کارِ نمایاںے که کرده نخست فتحِ گجرات و شکستِ مظفّر بود که به همان فتحِ گجرات از دستِ رفته باز به تصرّفِ اولیاے دولتِ قاهره در آمد ÷ دوم فتحِ جنگِ سهیل - که لشکرِ دکن را با فیلانِ مستِ جنگی و توپ خانهٔ عظیمے که

ہمراہ داشت - و مشہور است کہ ہفتاد ہزار سوار نیز فراہم آوردہ بود - و خان خاناں بہ بیست ہزار سوار بہ مقابلِ او شتافت - و در دو روز و یک شب جنگِ عظیم کردہ لوائے فتح و فیروزی بر افراشت - و در آں معرکۂ مرد آزما رنگلِ راجی علی سردارے بہ قتل رسید + سوم فتح ٹھٹھہ و ملکِ سند بود - کہ در زمانِ دولتِ حضرتِ جنّت مکانی پسرِ کلانش شاہ نواز خاں بہ اندک مایۂ مردم عنبر را شکست داد - چنانچہ در موقعِ خود ثبت گردید + بے اغراق خانہ زادِ رشید بود - کہ اگر اجل اماں دادے - آثارِ نیک ازو بر صفحۂ روزگار یادگار ماندے + خان خاناں در قابلیت و استعداد یکتائے روزگار بود - و بزبانِ عربی و ترکی و فارسی و ہندی مے دانست - و از اقسامِ دانش عقلی و نقلی حتےٰ علومِ ہندی بہرۂ وافی داشت - و در شجاعت و شہامت و سرداری رایتے بلند آیتے بود - و بہ زبانِ فارسی و ہندی شعرِ نیکو گفتے - و واقعاتِ بابری را بحکمِ حضرتِ عرش آشیانی بہ فارسی ترجمہ کردہ و گاہے بیتے و احیاناً رباعیٔ و غزلے مے گفت + ایں چند بیت ازوست +

شمارِ شوق ندانستہ ام کہ تا چند است
جز ایں قدر کہ دلم سخت آرزومند است

بہ کیشِ صدق و صفا حرفِ عہد بیکار است
نگاہِ اہلِ محبّت تمام سوگند است

نہ دام دانم و نے دانہ ایں قدر دانم
کہ پاے تا بسرم ہرچہ ہست دربند است

مرا فروخت محبّت ولے نمے دانم
کہ مشتری چہ کس است و بہاے من چند است
اداے حقِّ محبّت عنایتے است ز دوست
وگرنہ خاطرِ عاشق بہ ہیچ خرسند است
ازآں خوشم بہ سخنہاے دلکشِ تو رحیم
کہ اندکے بہ اداہاے عشق مانند است

رُباعی

زنہار رحیم کز پےٴ دل نہ روی
بیہودہ بہ آرزوے دل در گروی
گفتم سخنے و باز ہم مے گویم
خواہش کاری ہمیشہ کاہش دِروی

چوں راجہ امر سنگھ زمیندارِ ملکِ مانڈو بندگی و دولت خواہی را اختیار نمودہ عریضہ کرد - کہ پدرانِ من بہ سعادتِ آستاں بوسی مستفید گشتند - من نیز امیدوارم کہ بہ ایں شرف فرقِ عزّت افرازم - بنا بر آں تہوّر خاں کہ از خدمتگارانِ زباں فہم بود - دستوری یافت - کہ رہنمونیٔ سعادت نمودہ اورا بہ آستانِ قدسی بیارد - و بہ جہتِ سرافرازیٔ او فرمانِ اشتمالت با خلعت و اسپ مرحمت شد + و دیگر چوں بہ مسامع رسید کہ مہابت خاں بہ خدمتِ شاہ جہاں رفت - علےٰ رغمِ او خان جہاں را بہ خطابِ سپہ سالاری امتیاز بخشیدند + اکنوں مجملے از ماجراے احوالِ مہابت خاں نگاشتۂ کلکِ وقائع سلک میگردد کہ چوں اورا از درگاہ بر آوردند - او از راہِ کفِ عطفا

عناں نمود۔ لشکرِ پادشاہی در تعاقبِ او متعین شد۔ و اورا
از ہیچ طرف راہِ خلاص و امیدِ مناص نماند۔ ناگزیر نجاتِ
خود را منحصر در توسّلِ شاہ جہاں دانستہ عریضۂ مصحوبِ
یکے از معتمدانِ خود بہ خدمتِ آں حضرت فرستاد۔ و مضمونِ
آں آنکہ اگر رقمِ عفو بر جرائدِ جرائمِ ایں بندۂ گنہگار
کشند۔ روئے امید بہ آں آستاں آرد۔ شاہجہاں بمقتضائے
وقت از تقصیراتِ او گزشتہ فرمانِ مرحمت عنواں با پنجۂ
مبارک بجہتِ استمالت و تسلّیِ او فرستادند۔ و آں
سرگشتۂ بادیۂ ناکامی با قریبِ دو ہزار سوار از راہِ
راج بلبلہ و ملکِ بہرجی متوجّہ شدہ بہ خدمت پیوست۔
و ہزار اشرفی نذر و یک الماس کلاں کہ ہفت ہزار
روپیہ قیمت داشت۔ با دیگر نفائس پیشکش گزرانید۔
و بہ انعامِ خنجر و شمشیرِ مرصّع و اسپِ خاصہ و فیلِ
خاصہ سرافرازی یافت۔ دریں ایّام ہم خان جہاں
نوشتہائے پے در پے فرستادہ عبد اللہ خاں را کہ در آں
نواحی بود۔ بہ آمدنِ برہان پور ترغیب و تحریص نمود۔
و خان بہ عہد و پیماں بدانجا شتافتہ او را دید۔ چوں چند
روزے در برہان پور بہ گزرانید۔ خان جہاں بہ اغوائے
اہلِ فساد از خانِ فیروز جنگ بدگماں شدہ روزے با
یک خدمتگار بخانۂ او آمدہ اورا گرفتہ مقیّد ساخت و
حقیقتِ حال را بدربار عرض نمود۔ فرماں صادر شد۔ کہ
اورا بہ قلعہ اسیر بردہ نگاہدارند۔ و چوں عہد شکنی
در جمیعِ ادیاں ممنوع است۔ خان جہاں در اندک مدّتے نتیجۂ

آں یافت ✤ و شرحِ ایں داستاں بر سبیلِ ایجاز آنکہ
چوں دماغِ او از عنایاتِ سرشارِ حضرتِ شاہنشاہ آشفتہ
بود۔ بعد از آنکہ اورنگِ خلافت بہ جلوسِ جہاں افروز
حضرتِ جہاں بانی ارتفاعِ آسمانی یافت۔ پیوستہ خود را
باندیشہاے ناصواب و بخیالاتِ فاسد آزردہ مے داشت
تا آنکہ واہمہ بر مزاجِ او استیلا یافتہ قرار را بر فرار
اختیار نمود و شبِ یک شنبہ بیست و ہفتم ماہِ صفر سنہ
ہزار و سی و نہ با فرزنداں و جمعے از افغاناں از دار الخلافہ
اکبر آباد بر آمدہ راہِ ادبار پیش گرفت۔ و آں حضرت در
ہماں شب خواجہ ابو الحسن و سیّد مظفّر خاں و اللہ وردی خاں
و رضا بہادر و پرتھی راج راتھور را با فوجے از ملازمانِ درگاہ
بہ تعاقبِ او معیّن فرمودند۔ و ملازمانِ مذکور در حوالیِ
دھول پور بہ او رسیدہ جنگِ سخت در پیوست ✤ و در
اثناے دار و گیر رضا بہادر شربتِ خوشگوارِ شہادت
چشید۔ و پرتھی راج زخمی شدہ در میدان افتاد ✤
خان جہاں دو پسرِ خود را بکشتن دادہ خود نیم جانے
از آں مہلکہ در بردہ بجانبِ دکن شتافت۔ و بہ نظام الملک
پیوستہ محرّکِ سلسلۂ شورش و فساد شد۔ و مقارنِ ایں
حال نیز نہضتِ موکبِ جہاں کشا بجانبِ دکن اتفاق
افتاد۔ و در ساعتِ مسعود دولت خانۂ برہان پور بذاتِ
جہاں آرا رونق و بہا پذیرفت۔ و اعظم خاں کہ در دولتِ
جہانگیری خطابِ ارادت خاں داشت۔ با عساکرِ ظفر اثر
بہ جہتِ استیصالِ او بہ بالا گھاٹ معیّن شد۔ و افواج

قاہرۂ پادشاہی را مکرر با خان جہاں اتفاقِ مُبارزت اُفتاد۔ و ہر بار آثارِ تسلّط و غلبہ از افواجِ شاہی بظہور رسید۔ لیکن دفعِ آں مقہور مُیسّر نگشت۔ تا آنکہ عنانِ اِدبار بہ جانبِ ممالکِ شرقی کہ مساکنِ افاغنہ اشت۔ معطوف ساخت * خاقانِ گیتی ستاں عبدُ اللہ خاں بہادر فیروز جنگ را سردار کردہ و سیّد مُظفّر و مُعتمد خانِ کوکہ و رشید خاں و چندے دیگر از اُمرا ہمراہ نمودہ بہ تعاقبِ آں مقہور فرستادند۔ و لشکرِ فیروزی اثر در حوالئِ پرگنۂ سِندھ کہ بیست کروہیئِ الٰہ آباد واقع اشت۔ بآں بے سعادت رسید * و او از حیات و نجات نا اُمید گشتہ با جمعے از پسراں و خویشاں و نوکرانِ قدیم پائے جہالت افشردہ بہ جنگ پرداخت۔ و با دو پسر و بعضے از مُنتسباں بہ قتل رسید۔ و خان بہادر فیروز جنگ سرِ بے مغزِ او را بہ دربارِ گردوں مدار فرستاد * و بہ تاریخِ بیست دوم اسفندار در ساعتِ مسعود نہضتِ رایاتِ اقبال بعزمِ سیر و شکارِ خطۂ دلپذیرِ کشمیر اتّفاق اُفتاد * و ایں سفر اضطراری بُود نہ اختیاری۔ چوں ہوائے گرم در مزاجِ اقدس در غایتِ ناسازگاری بُود۔ لاجرم ہر سال در آغازِ موسمِ بہار صعوبتِ راہ بر خاطرِ اشرف و مزاجِ مُقدّس آساں شمُردہ خود را بہ گلزارِ ہمیشہ بہارِ کشمیر فردوس نظیر مے رسانیدند۔ و مزۂ خوبی ہائے کشمیر را دریافتہ و استیفائے لذّاتِ آں را رشکِ بہشت نمودہ باز عنانِ عزیمت بہ صوبِ ہندوستاں معطوف مے داشتند *

چند روز پیش ازیں بہ عبدالرحیم خواجہ سی ہزار روپیہ
انعام فرمودہ بودند - دریں وقت ہم مادۂ فیل با حوضۂ
نقرہ شفقت فرمودند +

جشنِ بیست و دومینِ نوروز از جلوسِ ہمایوں

روزِ یک شنبہ سوم رجب سنۂ ہزار و سی و شش
ہجری آفتابِ جہاں تاب بہ برجِ حمل شرفِ تحویل فرمود.
و سالِ بیست و دوم از جلوسِ والا آغاز شد - و بر لبِ
آبِ چناب جشنِ نوروزِ جہاں افروز آراستگی یافت -
و یک روز بہ لوازمِ آں پرداختہ کوچ فرمودند - و منزل
بمنزل سیر کناں و شکار افگناں طے راہ فرمودہ در
ساعتِ فیض اشاعت بہ نزہت سراے کشمیر نزولِ اقبال
اتفاق افتاد + و چوں بعرض رسیدہ بود - کہ مکرم خاں
حاکمِ بنگالہ غریقِ بحرِ فنا گشتہ - چنانچہ در اوراقِ سابق
بداں اشارہ رفت - دریں بین فدائی خاں را بہ حکومتِ
صوبۂ بنگالہ شرفِ امتیاز بخشیدہ - و منصبِ پنجہزاری و
خلعتِ فاخرہ و اسپِ عراقیِ ابلق فرستادۂ فرمانرواے ایراں
عنایت باو فرمودہ بداں صوب رخصت نمودند - و مقرر
گشت - کہ ہر سال پنج لک روپیہ برسمِ پیشکشِ شاہنشاہی
و پنج لک روپیہ بصیغۂ پیشکشِ بیگم کہ مجموع دہ لک
روپیہ باشد - بہ خزانۂ عامرہ داخل سازد + دریں ہنگام
ابو سعید نبیرۂ اعتماد الدولہ نیز بہ حکومتِ ٹھٹہ مفتخر
شد + و بہادر خانِ اوزبک بہ حکومتِ الہ آباد بسبب

تغیرِ جہانگیر قُلی خاں خلعتِ خاص پوشیدہ بداں صوب شتافت + و نیز سرکارِ کالپی بہ جاگیرِ محتشم خاں مقرر شُد + بعد ازیں حادثۂ رُوے داد کہ ذکرِ آں واقعۂ دِل دوز و شرح ایں حادثۂ جگر سوز را زبانِ سخن آفریں و گوشِ دانش گزیں توانائی نباشد۔ آں را کہ دیدۂ جہاں بیں بر حُسنِ صُورت و قبُولِ سیرتِ آں خاقانِ والا شوکت اُفتادہ۔ داند۔ کہ سپہرِ شعبدہ باز چہ باختہ؟ و رُوزگارِ جہاں گداز چہ پرداختہ؟

نشستے چو بر گاہ شاہنشہی
گرفتے جہاں فرِّ ظلّ اللّٰہی
فروزندۂ افسر و تخت بُود
کریم و رحیم و جواں بخت بُود

بالجملہ دریں مُدّت کہ آں حضرت در کشمیر تشریف داشتند۔ مرض اِستیلا پذیرفت۔ و از غایتِ ضُعف و زبونی پیوستہ بر نالکی نشستہ بہ سیر و سواری خُود را مشغُول میداشتند + رُوزے درد و وجع شدّت کرد۔ و آثارِ یاس و اِرتحال بر وجناتِ احوال پرتو افگند۔ و حرفہائے کہ بُوے نا اُمیدی از آں مے آمد۔ بے اِختیار بر زباں جاری شُد۔ شورشے عظیم در مردُم اُفتادہ۔ پرستارانِ بساطِ قرب را بغایت مُضطرب ساخت۔ لیکن چُوں چند رُوزے از حیاتِ مُستعار باقی بُود۔ در آں مرتبہ بخیر گُزشت + و بعد از چند رُوز بازِ اشتہا مفقُود گشت۔ و طبیعت از افیُوں کہ مُصاحِب چہل سالہ بُود۔ نفرت

گزند - بغیر از چند پیالۂ شرابِ انگوری چیزے دیگر ہرگز
توجّہِ خاطر نمے شد + درین وقت شہریار را بہ اِشتدادِ
مرضِ داءُ الثّعلب آبِ رُو رفت - و مُوئے برُوت و ابرو
و مُژہ تمام بریخت - ہر چند اطبّا بہ مُداوا و علاج
پرداختند - اثرے بر آں مُترتّب نگشت - تا آنکہ از
شرمندگی اِلتماس نمُود - کہ پیشتر بہ لاہور رفتہ چند
رُوزے بہ مُعالجہ و مُداوا پردازد - و بہ حُکمِ اشرف
روانۂ لاہور شُد + و داور بخش پسرِ خُسرو کہ نظربند
بُود - اورا بر نُور جہاں بیگم بجہتِ نظامِ کارِ آں
برگشتۂ رُوزگار و شرائطِ حزم و احتیاط حوالہ نمُودہ بُود
کہ مُقیّد دارد - پس اِلتماس نمُود - کہ بہ دیگرے حوالہ
شود - ازو گرفتہ حوالۂ اِرادت خاں نمُودند + و مُقارنِ
ایں حضرتِ شاہنشاہی بہ تماشائے مچھی بھون و اجول
و دیرہ ناگ نہضت فرمُودند + در اثنائے میر خاں زاد خاں
پسرِ مہابت خاں از بنگالہ آمدہ و بآستاں بوسی سرافراز
آمد - و یک زنجیرِ فیل خُوش نسب پیشکش کرد + و
سیّد جعفر کہ از خدمتِ شاہ جہاں تخلّف نمُودہ بُود -
بہ مُلازمتِ اشرف پیوست + در خلالِ ایں احوال
راباتِ عزیمت بہ صوبِ دارُ السّلطنتِ لاہور اِرتفاع
یافت + و در مقامِ بیرم کلہ بہ نشاطِ شکار پرداختند +
کیفیّتِ ایں شکار مکرّر در اوراقِ گُزشتہ نگاشتۂ کلکِ
بدائع رقم گشتہ + کوہیست بغایت بلند - و در تہ آں کوہ
نشیمن گاہ بجہتِ تیر اندازی ترتیب یافتہ - چُوں زمینداراں

آہوواں را راندہ بر تیغۂ کوہ بر مے آورند۔ و بہ نظرِ اشرف در مے آید۔ و تفنگ را سر راشت ساختہ مے اندازند۔ و ہمیں کہ بہ آہو مے رسد۔ از فرازِ کوہ جدا شدہ معلّق زناں آمدہ بروے زمیں مے افتد۔ و عجیب نمودے مے کند۔ زیرا کہ شکار گاہِ غریبے است ✦ بالآخرہ یکے از پیادہاے آں مرز بوم آہو را راندہ آورد۔ و آہو بر پرچۂ سنگے جا گرفت۔ و چنانچہ باید۔ خوب محسوس نمے شد۔ پیادہ خواست۔ کہ پیشتر آمدہ آہو را از آں مکاں براند۔ بمجرّدِ قدم پیش گزاشتن پاے خود را نتوانست مضبوط ساخت۔ در پیش بوتۂ بود۔ دست بر آں انداخت۔ کہ خود را تواند نگاہداشت۔ قضا را بوتہ کندہ شد۔ و از آں جا معلّق زناں بحالِ تباہ بر زمیں افتاد۔ ہماں افتادن بود و جاں دادن ✦ از مشاہدۂ ایں حال مزاجِ اشرف بشورش و آشوب گرائید۔ و خاطرِ قدسی مظاہر بغایت مکدّر گشت۔ و ترکِ شکار کردہ بہ دولت خانہ تشریف آوردند ✦ مادرِ آں پیادہ آمدہ جزع و فزعِ بسیار ظاہر ساخت۔ اگرچہ او را بہ نقد تسلّی فرمودند۔ لیکن خاطرِ اشرف تسلّی نمے یافت۔ گویا ملک الموت بہ ایں صورت جلوہ گر شدہ بہ نظرِ آں حضرت در آمدہ بود ✦ از آں ساعت آرام و قرار از دِل برفت۔ و حال متغیّر گشت ✦ و از بیرم کلہ بہ تھنہ و از تھنہ بہ راجور تشریف آوردند۔ و بہ دستورِ معہود یک دو ساعت از روز ماندہ کوچ فرمودند۔ و در اثناے راہ پیالہ خواستند۔ و ہمیں کہ

بر لب نہادند - گوارا نشد - و طبیعت بر گشت - و تا رسیدن
بہ دولت خانہ حال بریں منوال بود - آواخرِ شب - کہ
در حقیقت آخرِ روزِ حیات بود - مقربانِ بساطِ قرب را
روزِ امید سیاہ شد - نفسے چند بہ سختی بر آمد - و ہنگام
چاشت روزِ یک شنبہ بیست و ہشتم شہرِ صفر سنۂ
ہزار و سی و ہفتِ ہجری مطابقِ یازدہم آبان ماہِ الٰہی
سال بیست و دوم از جلوسِ اشرف ہمائے روحِ آں
حضرت از آشیانۂ خاک پرواز نمودہ سایہ بر فرقِ
ساکنانِ خطۂ افلاک افگندند ٭ در سنِ شصت سالگی
جاں بجاں آفریں سپردند ٭ از سنوحِ ایں واقعۂ
دِل خراش و وقوعِ ایں حادثۂ جگر تراش جہاں بشورش
و آشوب گرائید - و جہانیاں سر رشتۂ تدبیر از دست
دادہ سراسیمہ شدند ٭

ز خاک آفریدت خداوند پاک ۔ پس اے بندہ اُفتادگی کُن چو خاک

حریص و جہانسوز و سرکش مباش ۔ زِ خاک آفریدندت آتش مباش

چو گردن کشید آتشِ ہولناک ۔ بہ بیچارگی تن بینداخت خاک

چو آں سرفرازی نمود ایں کمی ۔ ازاں دیو کردند ازیں آدمی

حکایت در ہمیں معنی

یکے قطرہ باراں زِ ابرے چکید ۔ خجل شد چو پہنائے دریا بدید

کہ جائیکہ دریا ست من کیستم ۔ گر او ہست حقّا کہ من نیستم

چو خود را بچشمِ حقارت بدید ۔ صدف در کنارش بجاں پرورید

سپہرش بجائے رسانید کار ۔ کہ شُد نامور لولوئے شاہوار

بلندی ازاں یافت کو پست شد
درِ نیستی کوفت تا ہست شُد

حکایت در معنیِ نظر کردنِ مردانِ حق در خویشتن بہ حقارت

جوانے خردمندِ پاکیزہ بوم
ز دریا بر آمد بدربندِ روم

درو فضل دیدند و فقر و تمیز
نہادند رختش بجائے عزیز

مہِ صالحاں گفت روزے بمرد
کہ خاشاکِ مسجد بیفشان و گرد

ہماں کیں سخن مردِ رہرو شنید
برون رفت و بازش نشاں کس ندید

بر آں حمل کردند یارنا و پیر
کہ پروائے خدمت ندارد فقیر

دگر روز خادم گرفتش براہ
کہ ناخوب کردی بہ رائے تباہ

ندانستی اے کودکِ خود پسند
کہ مرداں ز خدمت بجائے رسند

گرستن گرفت از سرِ صدق و سوز
کہ اے یارِ جاں پرورِ دل فروز

نہ گرد اندر آں بقعہ دیدم نہ خاک
من آلودہ بودم دراں جائے پاک

گرفتم قدم لاجرم باز پس
کہ پاکیزہ بہ مسجد از خاک و خس

طریقت جز ایں نیست درویش را
کہ افگندہ دارد تنِ خویش را

بلندیت باید تواضع گزیں
کہ ایں بام را نیست سُلّم جز ایں

حکایتِ سلطان بایزید بسطامی قُدّس سرّہٗ در تواضع

شنیدم کہ وقتے سحرگاہِ عید
ز گرمابہ آمد برون بایزید

یکے طشتِ خاکسترش بے خبر
فرو ریختند از سرائے بسر

ہمی گفت و ژولیدہ دستار و موے
کفِ دست شکرانہ مالاں بروے

کہ اے نفسِ من در خورِ آتشم | بخاکستری روے درہم کشم
بزرگاں نکردند در خود نگاہ | خدا بینی از خویشتن بیں مخواہ
بزرگی بناموس و گفتار نیست | بلندی بدعوے و پندار نیست
تواضع سرِ رفعت افرازدت | تکبّر بخاک اندر اندازدت
بگردن فتد سرکشِ تندخوے | بلندیت باید بلندی مجوے

گفتار در عُجب و عاقبتِ آں - و شکستگی و برکتِ آں

ز مغرورِ دنیا رہِ دیں مجوے | خدا بینی از خویشتن بیں مجوے
گرت جاہ باید مکن چوں خساں | بچشمِ حقارت نگہ در کساں
گماں کے برد مردمِ ہوشمند | کہ در سرگرانیست قدرِ بلند
ازیں نامور تر محلّے مجوے | کہ خوانند خلقت پسندیدہ خوے
نگہ چوں توئے بر تو کبر آورد | بزرگش نہ بینی بچشمِ خرد
تو نیز ار تکبّر کنی ہمچناں | نمائی کہ پیشت تکبّر کناں
چو استادۂ بر مقامِ بلند | بر افتادہ گر ہوشمندی مخند
بسا ایستادہ در آمد زِ پاے | کہ افتادگانش گرفتند جاے
گرفتم کہ خود ہستی از عیب پاک | تعنّت مکن بر منِ عیب ناک
یکے حلقۂ کعبہ دارد بدست | یکے در خراباتے افتادہ مست
گر ایں را بخواند کہ نگذاردش | ور آں را براند کہ باز آردش

نہ مستظہرست آں باعمالِ خویش
نہ ایں را درِ توبہ بستست پیش

حکایتِ درویشِ دانشمند و قاضیِ متکبّر

فقیہے کہن جامۂ تنگدست   در ایوانِ قاضی بصف برنشست

نگہ کرد قاضی درو تیز تیز   معرِّف گرفت آستینش کہ خیز

ندانی کہ برتر مقامِ تو نیست   فروتر نشیں یا برو یا بایست

بجائے بزرگاں دلیری مکن   چو سرپنجہ ات نیست شیری مکن

نہ ہر کس سزاوار باشد بصدر   کرامت بفضل است و رتبت بقدر

دگر رہ چہ حاجت کہ راند کست   ہمیں شرمساری عقوبت بست

بعزّت ہر آنکو فروتر نشست   بخواری نیفتد ز بالا بپست

چو آتش برآورد درویش دود   فروتر نشست از مقامے کہ بود

فقیہاں طریقِ جدل ساختند   لِم و لا نسلّم در انداختند

گشادند بر ہم درِ فتنہ باز   بلا و نعم کردہ گردن دراز

تو گفتی خروسانِ شاطر بجنگ   فتادند در ہم بمنقار و چنگ

یکے بیخود از خشمناکی چو مست   یکے بر زمیں میزدے ہر دو دست

فتادند در عقدۂ پیچ پیچ   کہ در حلِّ آں رہ نبردند ہیچ

کہن جامہ اندر صفِ آخریں   بغرّش در آمد چو شیرِ عریں

کہ برہاں قوی باید و معنوی   نہ رگہائے گردن بحجّت قوی

مرا نیز چوگانِ حرف است و گوے   بگفتند ار نیک دانی بگوے

بکلکِ فصاحت بیانے کہ داشت   بدلہا چو نقشِ نگیں بر نگاشت

سر از کوئے صورت بمعنی کشید   قلم بر سرِ حرفِ دعوے کشید

بگفتندش از ہر کنار آفریں   کہ بر عقل و طبعت ہزار آفریں

سمندِ سخن تا بجائے براند   کہ قاضی چو خر در خلاب بماند

برون آمد از طاق و دستارِ خویش   بہ اکرام و لطفش فرستاد پیش

که هیهات قدر تو نشناختم
دریغ آیدم با چنین مایهٔ
معرّف بدلداری آمد برش
بدشت و زبان منع کردش که دور
که فردا شود. بر کهن میزبان
چو مولام خوانند و صدر کبیر
تفاوت کند هرگز آب زلال
خرد باید اندر سر مرد و مغز
کس از سر بزرگی نباشد بچیز
میفراز گردن بدستار و ریش
بصورت کسانیکه مردم وش اند
به قدر هنر جست باید محل
نیٔ بوریا را بلندی نکوست
بدین عقل و همّت نخوانم کست
چه خوش گفت خرمهرهٔ در گلے
مرا کس نخواهد خریدن بهیچ
جعل را همان قدر باشد که هست
نه منعم بمال از کسے بهتر است
بدین شیوه مرد سخنگوے چست
دل آزرده را سخت باشد سخن
چو دشمن رسد مغز دشمن برآر
چنان ماند قاضی بجورش اسیر
بدندان گزید از تعجب یدین

به شکر قدومت نپرداختم
که بینم ترا در چنین پایهٔ
که دستار قاضی نهد بر سرش
منه بر سرم پاے بند غرور
بدستار پنجه گزم سر گران
نماید مردم بچشم حقیر
گرش کوزه زرین بود یا سفال
نباید مرا چون تو دستار نغز
کدو سر بزرگ است و بے مغز نیز
که دستار پنبه است و سبلت حشیش
چو صورت همان به که دم در کشند
بلندی و نحسی مکن چون زحل
که خاصیت نیشکر خود در وست
وگر میرود صد غلام از پست
چو بر داشتنش پر طمع جاهلے
به دیوانگی در حریرم مپیچ
وگر در میان شقایق نشست
خر ار جلّ اطلس بپوشد خر است
بآب سخن کینه از دل بشست
چو خصمت بیفتاد سستی مکن
که فرصت فرو شوید از دل غبار
که گفت انّ هذا لیوم عسیر
بماندش در دیده چون فرقدین

وز آنجا جواں روئے ہمت بتافت
برون رفت و بازش نشاں کس نیافت
غریو از بزرگانِ مجلس بخاست
کہ گوئی چنیں شوخ چشم از کجاست
نقیب از پیش رفت و ہر سو دوید
کہ مردے بدیں وصف و صورت کہ دید
یکے گفت از یں نوع شیریں نفس
دریں شہر سعدی شناسیم و بس
برآں صد ہزار آفریں کایں بگفت
حقِ تلخ بیں تا چہ شیریں بگفت

حکایتِ شہد فروش

یکے خندۂ انگبیں مے فروخت
کہ دلہا ز شیرینیش مے بسوخت
نباتے میاں بستہ چوں نیشکر
برو مشتری از مگس بیشتر
گر او زہر برداشتے فی المثل
بخوردندے از دستِ او چوں عسل
گرانے نظر کرد در کارِ او
حسد برد بر روزِ بازارِ او
دگر روز شد گردِ گیتی دواں
عسل بر سر و سرکہ بر ابرواں
بسے گشت فریاد خواں پیش و پس
کہ ننشست بر انگبینش مگس
شبانگہ چو نقدش نیامد بدست
بدل تنگ روئے بکنجے نشست
چو عاصی ترش کردہ روئے از وعید
چو ابروئے زندانیاں روزِ عید
زنش گفت بازی کناں شوئے را
عسل تلخ باشد ترش روئے را
حرامت بود نانِ آنکس چشید
کہ چوں سفرہ ابرو بہم در کشید
مکن خواجہ بر خویشتن کار سخت
کہ بد خوئے باشد نگونسار بخت
گرفتم کہ سیم و زرت چیز نیست
چو سعدی زبانِ خوشت نیز نیست

حکایت در معنیِ تواضعِ نیک مرداں

شنیدم کہ فرزانۂ حق پرست
گریباں گرفتش یکے رندِ مست
از آں تیرہ دل مردِ صافی درون
قفا خورد و سر بر نکرد از سکون

یکے گفتش آخر نہ مردی تو نیز
شنید ایں سخن مردِ پاکیزہ خوے
درد مستِ ناداں گریبانِ مرد
زہشیارِ عاقل نزیبد کہ دست
ہنرور چنیں زندگانی کند

تحمل دریغ است ازیں بے تمیز
بدو گفت ازیں نوع با من مگوے
کہ با شیر جنگی سگالد نبرد؟
زند در گریبانِ نادانِ مست
جفا بیند و مہربانی کند

حکایت در اعزازِ نفوسِ مرداں

سگے پاے صحرا نشینے گزید
شب از درد بیچارہ خوابش نبرد
پدر را جفا کرد و تندی نمود
پس از گریہ مردِ پراگندہ روز
مرا گرچہ زو قوتے بود بیش
محال است گر تیغ بر سر خورم
تواں کرد با ناکساں بد رگی

بخشمے کہ زہرش ز دنداں چکید
بجبل اندرش دخترے بود خرد
کہ آخر ترا نیز دنداں نبود
بخندید کاے مامکِ دل فروز
دریغ آمدم کام و دندانِ خویش
کہ دنداں بپاے سگ اندر برم
و لیکن نیاید ز مردم سگی

حکایت معروفِ کرخی و مسافرِ رنجور

کسے راہِ معروف کرخی نجست
شنیدم کہ مہمانش آمد یکے
سرش موے و رویش صفا ریختہ
شب آنجا بنگسترد و بالش نہاد
نہ خوابش گرفتے شباں یک نفس
نہادے پریشان و طبعے درشت
ز فریاد و نالیدن و خفت و خیز

کہ بنہاد معروفی از سر نخست
ز بیماریش تا بمرگ اندکے
بموئیش جاں در تن آویختہ
رواں دست در بانگ و نالش نہاد
نہ از دستِ فریادِ او خواب کس
نمے مرد و خلقے بہ جاں بکشت
برفتند ازو خلق راہِ گریز

نماندش ز مردم در آں بقعہ کس
شنیدم کہ شبہا ز خدمت نخفت
شبے بر سرش لشکر آورد خواب
بہ یک دم کہ چشمانش خفتن گرفت
کہ لعنت بریں نسلِ ناپاک باد
پلید اعتقادان و پاکیزہ پوش
چہ داند لت انبانے از خوابِ مست
سخنہائے منکر بہ معروف گفت
فرو خورد شیخ ایں حدیث از کرم
یکے گفت معروف را در نہفت
برو زیں سپس گو سرِ خویش گیر
نکوئی و رحمت بجائے خود است
سرِ سفلہ را گرد بالش منہ
مکن با بداں نیکی اے نیک بخت
نگویم مراعاتِ مردم مکن
باخلاق نرمی مکن با درشت
گر انصاف خواہی سگِ حق شناس
بہ برف آبِ رحمت مکن بر خسیس
ندیدم چنیں پیچ بر پیچ کس
بخندید و گفت اے دلارام جفت
گر از ناخوشی کرد بر من خروش
جفائے چنیں کس بباید شنود
چو خود را قوی حال بینی و خوش

ہماں ناتواں ماند و معروف بس
چو مرداں میاں بست و کرد آنچہ گفت
کہ چند آورد مردِ ناخفتہ تاب
مسافر پراگندہ گفتن گرفت
کہ نام اند و ناموس و زرق اندوبار
فریبندۂ پارسائی فروش
کہ بیچارۂ دیدہ برہم نہ بست
کہ یکدم چرا غافل از وے بخفت
شنیدند پوشیدگانِ حرم
ندیدی کہ درویشِ نالاں چہ گفت
تعنت برو جائے دیگر بمیر
ولے با بداں نیک مردی بد است
سرِ مردم آزار بر سنگ بہ
کہ در شورہ ناداں نشاند درخت
کرم پیشِ نامردماں گم مکن
کہ سگ را نمالند چوں گربہ پشت
بسیرت بہ از مردم ناسپاس
چو کردی مکافات بر یخ نویس
مکن ہیچ رحمت بریں ہیچ کس
پریشاں مشو زیں پریشاں کہ گفت
مرا ناخوش از وے خوش آمد بگوش
کہ نتواند از بیقراری غنود
بہ شکرانہ بارِ ضعیفاں بکش

اگر خود همیں صورتی چوں طلسم / بمیری و اسمت نمیرد چه غم
دگر پروراني درخت کرم / بر نیکنامی خوری لاجرم
نه بینی که در کرخ تربت بسے اشت / بجز گور معروف معروف نیشت
بدولت کسانے سر افراختند / که تاج تکبر بینداختند
تکبر کند مرد حشمت پرشت / نداند که حشمت بحلم اندر اشت

حکایت در گستاخیٔ درویشاں و حلمِ پادشاهاں

ملک صالح از پادشاهانِ شام / بر دل آمدے صبحدم با غلام
بگشتے در اطراف و بازار و کوے / برسم عرب نیمه بر بسته روے
که صاحب نظر بود و درویش دوشت / هر آں کیں دو دارد ملک صالح اوشت
دو درویش در مسجدے خفته یافت / پریشاں دل و خاطر آشفته یافت
شب سردِ شاں دیده نابرده خواب / چو حربا تامل کناں آفتاب
یکے زاں دو میگفت با دیگرے / که در روزِ محشر بود داورے
گر ایں پادشاهانِ گردن فراز / که در لهو و عیش اند و با کام و ناز
در آیند با عاجزاں در بهشت / من از گور سر بر نگیرم ز خشت
بهشتِ بریں ملک و ماواے ماشت / که بندِ غم امروز بر پاے ماشت
همه عمر ازیناں چه دیدی خوشی / که در آخرت نیز زحمت کشی
اگر صالح آنجا به دیوارِ باغ / در آید بکفشش بدرم دماغ
چو مرد ایں سخن گفت و صالح شنید / دگر بودن آنجا مصالح ندید
دمے رفت تا چشمهٔ آفتاب / ز چشم خلائق فرو شست خواب
رواں هر دو کس را فرستاد و خواند / بهیبت نشست و بحرمت نشاند

برایشان بباریده باران جود / فرو شسته شان گرد ذل از وجود

پس از رنج سرما و باران و سیل / نشستند با نامداران خیل

گدایان بے جامہ شب کردہ روز / معطر کنان جامہ بر عود سوز

یکے گفت ازیشان ملک را نہاں / کہ اے حلقہ در گوش حکمت جہاں

پسندیدگاں در بزرگی رسند / ز ما بندگانت چہ آمد پسند

شہنشہ ز شادی چو گل بر شگفت / بخندید در روئے درویش و گفت

من آنکس نیم کز غرور حشم / ز بیچارگاں روئے درہم کشم

تو ہم با من از سر بنہ خوئے زشت / کہ ناسازگاری کنی در بہشت

من امروز کردم در صلح باز / تو فردا مکن در بروئیم فراز

چنیں راہ گر مقبلی پیش گیر / شرف بایدت دست درویش گیر

بر از شاخ طوبیٰ کسے بر نداشت / کہ امروز تخم ارادت نکاشت

ارادت نداری سعادت مجوے / بچوگان خدمت تواں برد گوے

ترا کے بود چوں چراغ التہاب / کہ از خود پری ہمچو قندیل زآب

وجودے دہد روشنائی بجمع / کہ سوزیش در سینہ باشد چو شمع

حکایت اندر محرومی خویشتن بینان

یکے در نجوم اندکے دست داشت / ولیک از تکبر سرے مست داشت

بر کوشیار آمد از راہ دور / دلے پر ارادت سرے پر غرور

خردمند ازو دیدہ بر دوختے / یکے حرف او را نیاموختے

چو بے بہرہ عزم سفر کرد باز / بدو گفت دانائے گردن فراز

تو خود را گماں بردۂ پر خرد / انائے کہ پر شد دگر چوں برد

ز دعوے تہی آئے تا پر شوی / تو از خود پری زاں تہی میروی

ز ہستی در آفاق سعدی صفت / تہی گرد و باز آ پر معرفت

حکایت دریں کہ نارِ غضب را غیر از آبِ حلم و نرمی فرو نشاند

بخشم از ملک بندۂ سر بتافت | بفرمود جستن کسش در نیافت

چو باز آمد از راہِ خشم و ستیز | بشمشیر زن گفت خونش بریز

بخوں تشنہ جلادِ نامہرباں | برون کردہ دشنہ چو تشنہ زباں

شنیدم کہ گفت از دلِ تنگ و ریش | خدایا بحل کردمش خونِ خویش

کہ پیوستہ در نعمت و ناز و نام | در اقبالِ او بودہ ام دوست کام

مبادا کہ فردا بخونِ منش | بگیرند و خرم شود دشمنش

ملک را چو گفتِ وے آمد بگوش | دگر دیگِ خشمش نیاورد جوش

بسے بر سرش داد و بر دیدہ بوس | خداوندِ رایت شد و طبل و کوس

برفق از چناں سہمگیں جایگاہ | رسانید دہرش بداں پایگاہ

غرض زیں حدیث آنکہ گفتارِ نرم | چو آب است بر آتشِ مردِ گرم

نہ بینی کہ در معرضِ تیغ و تیر | بپوشند خفتانِ صد تو حریر

تواضع کن اے دوست با خصمِ تند | کہ نرمی کند تیغِ برندہ کند

حکایت در عجز و نیاز صلحا

ز ویرانۂ عارفِ ژندہ پوش | یکے را نباحِ سگ آمد بگوش

بدل گفت کوئی سگ اینجا چراست | درآمد کہ درویشِ صالح کجاست

نشانِ سگ از پیش و از پس ندید | بجز عارف آنجا دگر کس ندید

خجل باز گردیدن آغاز کرد | کہ شرم آمدش کشفِ آں راز کرد

شنید از دروں عارف آوازِ پاے | ہلا گفت بر در چہ پائی درآے

نہ پنداری اے دیدۂ روشنم / کز اندر سگ آواز کرد ایں منم

چو دیدم کہ بیچارگی مے خرد / نہادم ز سر کبر و رائے و خرد

چو سگ بر درش بانگ کردم بسے / کہ مسکیں تر از سگ ندیدم کسے

چو خواہی کہ در قدرِ والا رسی / ز شیبِ تواضع ببالا رسی

دریں حضرت آناں گرفتند صدر / کہ خود را فروتر نہادند قدر

چو سیل اندر آمد بہول و نہیب / فتاد از بلندی بسر در نشیب

چو شبنم بیفتاد مسکین و خرد / بمہر آسماں تا بہ عیوق برد

حکایتِ حاتمِ اصم و سیرتِ او در تواضع

گروہے بر آنند ز اہلِ سخن / کہ حاتم اصم بود باور مکن

بر آمد طنینِ مگس بامداد / کہ در چنبرِ عنکبوتی فتاد

ہمہ ضعف و خاموشیش کید بود / مگس قند پنداشتش قید بود

نگہ کرد شیخ از سرِ اعتبار / کہ اے پائے بندِ طمع پائے دار

نہ ہر جا شکر باشد و شہد و قند / کہ در گوشہا دام باز است و بند

یکے گفت ازاں حلقۂ اہلِ رائے / عجب دارم اے مردِ راہِ خدائے

مگس را تو چوں فہم کردی خروش / کہ ما را بدشواری آمد بگوش

تو آگاہ گردی ببانگِ مگس / نشاید اصم خواندنت زیں سپس

تبسم کناں گفتش اے تیز ہوش / اصم بہ کہ گفتارِ باطل نیوش

کسانیکہ با من بخلوت در اند / مرا عیب پوش و ہنر گستر اند

چو پوشیدہ دارند اخلاقِ دوں / کند ہستیم زیر و نخوت زبوں

فرا مے نمایم کہ مے نشنوم / مگر کز تکلف مبرا شوم

چو کالیوہ دانند اہلِ نشست / بگویند نیک و بدم ہر چہ ہست

اگر بد شنیدن نیاید خوشم / ز کردارِ بد دامن اندر کشم

بجُنبلِ سِتایش فرا چہ مشو
سعادت بجُست و سلامت نیافت
ازیں بہ نصیحت گرے بایدت

چو حاتم اصم باش و غیبت شنو
کہ گردن ز گفتارِ سعدی بتافت
ندانم پس از وَے چہ پیش آیدت

حکایتِ زاہدِ تبریز و دُزد

عزیزے در اقصاے تبریز بود
شبے دید جائے کہ دُزدے کمند
کساں را خبر کرد و آشوب خاست
چو نامرد آوازِ مردم شنید
نہیبے ازاں گیر و دار آمدش
ز رحمت دلِ پارسا موم شد
بہ تاریکی از پے فراز آمدش
کہ یارا مرو کاشناے تو ام
ندیدم بسرپنجگی چوں تو کس
یکے پیشِ خصم آمدن مرد وار
بریں ہر دو خصلت غلام تو ام
گرت راے باشد بحکمِ کرم
سرائیست کوتاہ و در بستہ سخت
کلوخے دو بالاے ہم برنہیم
بہ چندانکہ در دستت افتد بساز
بہ دلداری و چاپلوسی و فن
جوانمردِ شب رو فرو داشت دوش
بغلطاق و دستار و رختے کہ داشت

کہ ہمواره بیدار و شبخیز بود
بہ پیچید و بر طرفِ بامے فگند
ز ہر جانبے مرد با چوب خاست
میانِ خطر جاے بودن ندید
گریزے بوقت اختیار آمدش
کہ شب دُزدِ بیچاره محروم شد
براہِ دگر پیشباز آمدش
بہ مردانگی خاکِ پاے تو ام
کہ جنگ آوری بر دو نوع است و بس
دوم جاں بدر بردن از کارزار
چہ نامی کہ مولاے نامِ تو ام
بجائیکہ میدانمت رہ برم
نہ پندارم آنجا خداوند رخت
یکے پاے بر دوشِ دیگر نہیم
ازاں بہ کہ گردی تہیدست باز
کشیدش سوے خانۂ خویشتن
بہ کتفش بر آمد خداوند ہوش
ز بالا بدامانِ او در گذاشت

وز آنجا بر آورد غوغا کہ دزد	ثواب اے جوانان بیاری دو
بدر جست زِ آشوبِ دزدِ دغل	دواں جامۂ پارسا در بغل
دِل آسودہ شد مردِ نیک اِعتقاد	کہ سر گشتۂ را بر آمد مراد
خبیثے کہ بر کس ترحم نکرد	ببخشود بر وے دِلِ نیک
عجب نیست در سیرتِ بخرداں	کہ نیکی کنند از کرم با بداں
در اِقبالِ نیکاں بداں میزیند	اگرچہ بداں اہلِ نیکی نیند

حکایتِ بہلولِ دانا

چہ خوش گفت بہلولِ فرخندہ خوے	چو بگذشت بر عارفِ جنگ جوے
گر ایں مدعی دوست بشناختے	بہ پیکارِ دشمن نپرداختے
گر از ہستیٔ حق خبر داشتے	ہمہ خلق را نیک پنداشتے

حکایتِ لقمانِ حکیم و مردِ بغدادی

شنیدم کہ لقماں سیہ فام بود	نہ تن پرور و نازک اندام بود
یکے بندۂ خویش پنداشتش	بہ بغداد در کارِ گل داشتش
بسالے سرائے پرداختش	کس از بندۂ خواجہ نشناختش
چو پیش آمدش بندۂ رفتہ باز	زِ لقمانش آمد نہیبے فراز
بپایش در افتاد و پوزش نمود	بخندید لقماں کہ پوزش چہ سود
بسالے زِ جورت جگر خوں کنم	بیک ساعت از دِل بدر چوں کنم
ولے ہم ببخشایم اے نیک مرد	کہ سودِ تو مارا زِیانے نکرد
تو آباد کردی شبستانِ خویش	مرا حکمت و معرفت گشت بیش
غلامے است در خیلم اے نیک بخت	کہ فرمایمش وقتہا کارِ سخت
دِگر رہ نیازارمش سخت دِل	چو یاد آیدم سختیٔ کارِ گل

ہر آنکس کہ جورِ بزرگاں نبرد / نسوزد دلش بر ضعیفانِ خرد
چنیں گفت بہرام شہ با وزیر / کہ دشخوار با زیر دستاں مگیر
گر از حاکماں سختت آید سخن / تو با زیر دستاں درشتی مکن

حکایت سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ و سگِ ضعیف

شنیدم کہ در دشتِ صنعا جنید / سگے دید بر کندہ دنداں ز صید
ز نیروے سر پنجۂ شیر گیر / فرو ماندہ عاجز چو روباہ پیر
پس از عجزِ آہو گرفتن بہ پے / لگد خوردے از گوسپندانِ حے
چو مسکین و بیطاقتش دید و ریش / بدو داد یک نیمہ از زادِ خویش
شنیدم کہ میگفت و خوں میگریست / کہ داند کہ بہتر ز ما ہر دو کیست
بظاہر من امروز ازیں بہترم / دگر تا چہ راند قضا بر سرم
گرم پاے ایماں نلغزد ز جاے / بسر بر نہم تاجِ عفوِ خداے
وگر کسوتِ معرفت در برم / نماند بہ بسیار ازیں کمترم
کہ سگ با ہمہ زشت نامی چو مرد / مر او را بدوزخ نخواہند برد
رہ این است سعدی کہ مردانِ راہ / بعزت نکردند در خود نگاہ
ازیں بر ملائک شرف داشتند / کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند

حکایت مطربِ مست و پارساے نیک بخت

یکے بربطے در بغل داشت مست / بشب بر سرِ پارساے شکست

چو روز آمد آن نیک مرد حلیم
بر سنگدل برد یک مشت سیم

که دوشینه معذور بودی و مست
ترا و مرا بربط و سر شکست

مرا به شد آن زخم و برخاست بیم
ترا به نخواهد شد الا به سیم

ازین دوستان خدا بر سراند
که از خلق بسیار بر سر خورند

حکایت در معنیٔ وفاے مردان بر جفاے نا اہلاں

شنیدم که در خاک وخش از مهان
یکے بود در کنج خلوت نهان

مجرد به معنی نه عارف به دلق
که بیرون کند دست حاجت بخلق

سعادت گشاده درے سوے او
در از دیگران بسته بر روے او

زبان آورے بے خرد سعی کرد
ز شوخی به بد گفتن نیک مرد

که زنهار ازین مکر و دستان و ریو
بجاے سلیمان نشستن چو دیو

دمادم بشویند چون گربه روے
طمع کرده در صید موشان کوے

ریاضت کش از بهر نام و غرور
که طبل تهی را رود بانگ دور

همے گفت و خلقے برو انجمن
بر ایشان تفرج کنان مرد و زن

شنیدم که بگریست داناے وخش
که یارب مر این شخص را تو به بخش

دگر راست گفت اے خداوند پاک
مرا توبه ده تا نگردم هلاک

پسند آمد از عیب جوے خودم
که معلوم من کرد خوے بدم

گر آنی که دشمنت گوید مرنج
وگر نیستی گو برو باد سنج

وگر ابلهے مشک را گنده گفت
تو مجموع شو کو پراگنده گفت

دگر میرود در پیاز این سخن
چنین است گو گنده مغزی مکن

نه آیین عقل است و راے و خرد
که دانا فریب مشعبد خورد

پس کارِ خویش آنکه عاقل نشست — زبانِ بد اندیش بر خود ببست
تو نیکو روش باش تا بدسگال — نیابد به نقصِ تو گفتن مجال
چو دشخوارت آید ز دشمن سخن — تو بر زیر دستاں درشتی مکن
جز آنکس ندانم نکو گوے من — که روشن کند بر من آہوے من

حکایت

کسے مشکلے برد پیشِ علی — که تا مشکلش را کند منجلی
امیرِ عدو بندِ مشکل کشاے — جوابش بگفت از سرِ علم و رائے
شنیدم که شخصے در آں انجمن — بگفتا چنیں نیست یا بوالحسن
نه رنجید ازو حیدرِ نامجوے — بگفت ار توانی ازیں به بگوے
بگفت آنچه دانست و پاکیزه گفت — بگل چشمۂ خور نشاید نهفت
پسندید ازو شاهِ مرداں جواب — که من بر خطا بودم او بر صواب
به از من سخن گفت و دانا یکیست — که بالا تر از علمِ او علم نیست
گر امروز بودے خداوندِ جاه — نکردے خود از کبر در وے نگاه
بدر کردے از بارگه حاجبش — فرو کوفتندے به ناواجبش
که من بعد بے آبروئی مکن — ادب نیست پیشِ بزرگاں سخن
یکے را که پندار در سر بود — مپندار هرگز که حق بشنود
ز علمش ملال آید از وعظ ننگ — شقائق ز باراں نروید ز سنگ
نه بینی که از خاکِ افتاده خوار — بروید گل و بشکفد نوبهار
مریز اے حکیم آستینہاے دُر — کجا بینی از خویشتن خواجه پر
بچشمِ کساں در نیاید کسے — که از خود بزرگی نماید بسے

مگو تا بگویند شکرت هزار
چو خود گفتی از کس توقع مدار

حکایتِ تواضعِ خلیفۂ ثانی

گدائے شنیدم کہ در تنگ جاے — نہادش عمر پاے بر پشت پاے
ندانست درویشِ بیچارہ کوشت — کہ رنجیدہ دشمن نداند ز دوشت
برآشفت بر وے کہ کوری مگر — بدو گفت سالارِ عادل عمر
نہ کورم ولیکن خطا رفت کار — ندانستم از من گنہ در گزار
چہ منصف بزرگانِ دیں بودہ اند — کہ با زیردستاں چنیں بودہ اند
فروتن بود ہوشمندِ گزیں — نہد شاخ پر میوہ سر بر زمیں
بنازند فردا تواضع کناں — نگوں از خجالت سرِ گردناں
اگر مے بترسی ز روزِ شمار — ازاں کز تو ترسد خطا در گزار
مکن چیرہ بر زیردستاں ستم — کہ دستیست بالاے دستِ تو ہم

حکایت

یکے خوب کردار و خوش خوے بود — کہ بد سیرتاں را نکو گوے بود
بخوابش کسے دید چوں در گزشت — بگفتا حکایت کن از سرگزشت
دہانے بخندہ چو گل باز کرد — چو بلبل بصوتِ خوش آغاز کرد
نگفتند با من بہ سختی بسے — کہ من سخت نگرفتمے بر کسے

حکایتِ ذو النون مصری علیہ الرحمۃ و خاکسارئے او

چنیں یاد دارم کہ سقاے نیل — نکرد آب بر مصر سالے سبیل
گروہے سوے کوہساراں شدند — بزاری طلبگار باراں شدند

زگریستند و از گریہ جوئے رواں ‌‌ نیامد مگر گریۂ آسماں
بہ ذوالنون خبر برد از ایشاں کسے ‌‌ کہ بر خلق رنج است و سختی بسے
فرو ماندگاں را دعاے بکن ‌‌ کہ مقبول را رد نباشد سخن
شنیدم کہ ذوالنون بمدین گریخت ‌‌ بسے بر نیامد کہ باراں بریخت
خبر شد بمدین پس از روز بیست ‌‌ کہ ابرِ سیہ دل بر ایشاں گریست
سبک عزم باز آمدن کرد پیر ‌‌ کہ پر شد بسیلاب باراں غدیر
بپرسید ازو عارفے در نہفت ‌‌ چہ حکمت بدیں رفتنت بود گفت
شنیدم کہ بر مرغ و مور و دداں ‌‌ شود تنگ روزی ز فعلِ بداں
دریں کشور اندیشہ کردم بسے ‌‌ پریشاں تر از خود ندیدم کسے
برفتم مبادا کہ از شرِّ من ‌‌ ببندد درِ خیر بر انجمن
تو آنگہ شوی پیشِ مردم عزیز ‌‌ کہ مر خویشتن را نگیری بچیز
بزرگے کہ خود را بخردی شمرد ‌‌ بدنیا و عقبیٰ بزرگی ببرد
ازیں خاکداں بندۂ پاک شد ‌‌ کہ در پاے کمتر کسے خاک شد
الا اے کہ بر خاکِ ما بگذری ‌‌ بخاکِ عزیزاں کہ یاد آوری
کہ گر خاک شد سعدی او را چہ غم ‌‌ کہ در زندگی خاک بود است ہم
بہ بیچارگی تن فرا خاک داد ‌‌ دگر گردِ عالم بر آمد چو باد
بسے بر نیاید کہ خاکش خورد ‌‌ دگر بارہ بادش بہ عالم برد
مگر تا گلستانِ معنی شگفت ‌‌ برو ہیچ بلبل چنیں خوش نگفت

عجب گر بمیرد چنیں بلبلے
کہ بر استخوانش نروید گلے

باب پنجم در رضا

شبی زیتِ فکرت همی سوختم   چراغِ بلاغت بر افروختم
پراگنده گوئی حدیثم شنید   جز احسنت گفتن طریقی ندید
هم از خبث نوعی درآں درج کرد   کہ ناچار فریاد خیزد ز درد
کہ فکرش بلیغست و رایش بلند   دریں شیوۂ زہد و طامات و پند
نہ در خشت و کوپال و گرزِ گراں   کہ ایں شیوہ ختم است بر دیگراں
نداند کہ ما را سرِ جنگ نیست   وگرنہ مجالِ سخن تنگ نیست
توانم کہ تیغ زباں بر کشم   جہانِ سخن را قلم در کشم
بیا تا دریں شیوہ چالش کنیم   سرِ خصم را سنگ بالش کنیم

گفتار در صبر و رضا و تسلیم بہ حکمِ قضا

سعادت بہ بخشایشِ داور است   نہ در چنگ و بازوے زور آور است
چو دولت نہ بخشد سپہرِ بلند   نیاید بہ مردانگی در کمند
نہ سختی رسید از ضعیفی بمور   نہ شیراں بسرپنجہ خوردند و زور
چو نتواں بر افلاک دست آختن   ضروری است با گردشش ساختن
گرت زندگانی نبشت است دیر   نہ مارت گزاید نہ شمشیر و شیر
دگر در حیاتت نماند است بہر   چنانت کشد نوشدارو کہ زہر
نہ رستم چو پایانِ روزی بخورد   شغاد از نہادش بر آورد گرد

حکایت

یکے آہنین پنجہ در اردبیل — ہمے بگذرانید بیلک ز بیل

نمد پوشے آمد بجنگش فراز — جوانے جہانسوزِ پیکار ساز

بہ پرخاش جستن چو بہرام گور — کمندے بکتفش بر از خامِ گور

بہ پنجاہ تیرِ خدنگش بزد — کہ یک چوبہ بیروں نرفت از نمد

دلاور در آمد چو دستانِ گرد — بخمّ کمندش در آورد و برد

بہ لشکر گہش برد و در خیمہ دشت — چو دزدانِ خونی بگردن ببست

شب از غیرت و شرمساری نخفت — سحرگہ پرستارے از خیمہ گفت

تو کآہن بہ ناوک بدوزی و تیر — نمد پوش را چوں فتادی اسیر

شنیدم کہ میگفت و خوں میگریست — ندانی کہ روزِ اجل کس نہ زیست

من آنم کہ در شیوۂ طعن و ضرب — بہ رستم در آموزم آدابِ حرب

چو بازوے بختم قوی حال بود — ستبرِ پیے بیلم نمد مے نمود

کنونم کہ در پنجہ اقبال نیست — نمد پیشِ تیرم کم از بیل نیست

بروزِ اجل نیزہ جوشن درد — ز پیراہنِ بے اجل نگذرد

کرا تیغِ قہرِ اجل در قفاست — برہنہ است گر جوشنِ چند لاست

ورش بخت یاور بود دہر پشت — برہنہ نشاید بہ ساطور کشت

نہ دانا بسعی از اجل جاں برد — نہ ناداں بناساز خوردن بمرد

حکایت

فرو کوفت پیرے پسر را بچوب — بگفت اے پدر بیگناہم مکوب

تواں پیشت از جورِ مردم گریست — ولے چوں تو جورم کنی چارہ چیست

بداور خروشند خداوندِ ہوش — نہ از دستِ داور بر آرد خروش

حکایت

یکے مردِ درویش در خاکِ کیش
نکو گفت با ہمسرِ زشتِ خویش

چو دستِ قضا زشت رویت نوشت
میندائے گلگونہ بر روئے زشت

کہ حاصل کند نیک بختی بزور؟
بہ سرمہ کہ بینا کند چشمِ کور؟

نیاید نکوکاری از بدرگاں
محالست دوزندگی از سگاں

ہمہ فیلسوفانِ یونان و روم
نداند کرد انگبیں از زقوم

ز وحشی نیاید کہ مردم شود
بسعی اندر و تربیت گم شود

توان پاک کردن ز زنگ آئینہ
ولیکن نیاید ز سنگ آئینہ

بکوشش نروید گل از شاخِ بید
نہ زنگی بگرمابہ گردد سفید

چو روئے نگردد خدنگِ قضا
سپر نیست مر بندہ را جز رضا

حکایتِ کرگس و زغن

چنیں گفت پیشِ زغن کرگسے
ز من دوربیں تر نباشد کسے

زغن گفت ازیں در نشاید گذشت
بیا تا چہ بینی بر اطرافِ دشت

شنیدم کہ مقدارِ یک روزہ راہ
بکرد از بلندی بہ پستی نگاہ

چنیں گفت دیدم گرت باور است
کہ یکدانہ گندم بہ ہاموں در است

زغن را نماند از تعجب شکیب
ز بالا نہادند سر در نشیب

چو کرگس بہ دانہ آمد فراز
برو بر بہ پیچید قیدِ دراز

ندانست ازاں دانہ خوردنش
کہ دہر افگند دام در گردنش

نہ آبستنی در بود ہر صدف
نہ ہر بار شاطر زند بر ہدف

زغن گفت ازیں دانہ دیدن چہ سود
چو بینائی دامِ خصمت نبود

شنیدم کہ میگفت و گردن بہ بند
نباشد حذر با قدر سودمند

اجل چوں بخونش برآورد دست ‌ ‌ ‌ قضا چشم باریک بینش ببست

در آبے کہ پیدا ندارد کنار ‌ ‌ ‌ غرورِ شناور نیاید بکار

حکایت

شتر بچہ با مادرِ خویش گفت ‌ ‌ ‌ پس از رفتن آخر زمانے بخفت

بگفت ار بدستِ منستے مہار ‌ ‌ ‌ ندیدے کسم بارکش در قطار

قضا کشتی آنجا کہ خواہد برد ‌ ‌ ‌ وگر ناخدا جامہ بر تن درد

مکن سعدیا دیدہ بر دستِ کس ‌ ‌ ‌ کہ بخشندہ پروردگار است و بس

اگر حق پرستی ز درہا بست ‌ ‌ ‌ کہ گر وے براند نخواند کست

گر او نیک بختت کند سر برآر ‌ ‌ ‌ وگرنہ سرِ ناامیدی بخار

حکایت

ریاکارے از نردبانے بفتاد ‌ ‌ ‌ شنیدم کہ ہم در نفس جاں بداد

پسر چند روزے گرستن گرفت ‌ ‌ ‌ دگر با حریفاں نشستن گرفت

بخواب اندرش دید و پرسید حال ‌ ‌ ‌ کہ چوں رستی از حشر و نشر و سوال

بگفت اے پسر قصہ بر من مخواں ‌ ‌ ‌ بدوزخ در افتادم از نردباں

نکو سیرتِ بے تکلف بروں ‌ ‌ ‌ بہ از پارسائے خراب اندروں

بنزدیکِ من شب روِ راہزن ‌ ‌ ‌ بہ از فاسقِ پارسا پیرہن

یکے بر درِ خلق رنج آزمائے ‌ ‌ ‌ چہ مزدش دہد در قیامت خدائے

زِ عمرو اے پسر چشم اجرت مدار ‌ ‌ ‌ چو در خانۂ زید باشی بکار

نگویم تواند رسیدن بدوست ‌ ‌ ‌ دریں رہ جز آنکس کہ درویش اوست

رہِ راست رو تا بمنزل رسی ‌ ‌ ‌ تو بر رہ نۂ زیں قبل واپسی

چو گاوے کہ عصار چشمش ببست ‌ ‌ ‌ دواں تا بشب شب ہمانجا کہ ہست

کسے گر بتابد ز محراب روے ‏ — بکفرش گواہی دہند اہل کوے

تو ہم پشت بر قبلہ در نماز — گرت در خدا نیست روے نیاز

درختے کہ بیخش بود بر قرار — بپرور کہ روزے دہد میوہ بار

گرت بیخ اخلاص در بوم نیست — ازیں بر کسے چوں تو محروم نیست

ہر آنکہ افگند تخم بر روے سنگ — جوے وقت دخلش نیاید بچنگ

منہ آبروے ریا را محل — کہ ایں آب در زیر دارد وحل

چو در خفیہ بد باشم و خاکسار — چہ سود آب ناموس بر روے کار

بروے وریا خرقہ سہل است دوخت — گرش با خدا در توانی فروخت

چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست — نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

چہ وزن آورد جائے انبان باد — کہ میزان عدل است و دیوان داد

مرائی کہ چندیں ورع مے نمود — چو دیدند ہیچش در انبان نبود

کنند ابرہ پاکیزہ تر ز آستر — کہ ایں در حجاب است و آں در نظر

بزرگان فراغ از نظر داشتند — از آں پرنیان آستر داشتند

در آوازہ خواہی در اقلیم فاش — برون حلہ کن گو درون حشو باش

ببازی نگفت ایں سخن بایزید — کہ از منکر ایمن ترم کز مرید

کسانیکہ سلطان و شاہنشہ اند — سراسر گدایان ایں درگہ اند

طمع در گدا مرد معنی نہ بست — نشاید گرفتن در افتادہ دست

ہمان بہ گر آبستن جوہری — کہ ہمچوں صدف سر بخود در بری

چو روے پرستیدنت در خدا است — اگر جبرئیلت نہ بیند روا است

ترا پند سعدی بس است اے پسر — اگر گوش گیری چو پند پدر

گر امروز گفتار ما نشنوی
مبادا کہ فردا پشیمان شوی

بابِ ششم در فضیلتِ قناعت

خدا را ندانست و طاعت نکرد / کہ بر بخت و روزی قناعت نکرد

قناعت توانگر کند مرد را / خبر دہ حریصِ جہاں گرد را

سکونے بدست آور اے بے ثبات / کہ بر سنگِ گرداں نروید نبات

مپرور تن ار مردِ رائے و ہشی / کہ او را چو مے پروری مے کشی

خردمند مردم ہنر پرور اند / کہ تن پروراں از ہنر لاغر اند

کسے سیرتِ آدمی گوش کرد / کہ اوّل سگِ نفس خاموش کرد

خور و خواب تنہا طریقِ دد است / بریں بودن آیینِ نابخرد است

خنک نیک بختے کہ در گوشۂ / بدست آرد از معرفت توشۂ

بر آنانکہ شد سرّ حق آشکار / نکردند باطل برو اختیار

ولیکن چو ظلمت نداند ز نور / چہ دیدارِ دیوش چہ رخسارِ حور

تو خود را ازاں در چہ انداختی / کہ چہ را ز رہ باز نشناختی

بر اوجِ فلک چوں پرد جرّہ باز / کہ در شہپرش بستۂ سنگِ آز

گرش دامن از چنگِ شہوت رہا / کنی رفت تا سدرۃ المنتہےٰ

بکم کردن از عادتِ خویش خورد / تواں خویشتن را ملک خوے کرد

کجا سیرِ وحشی رسد در ملک / نشاید پرید از ثرےٰ تا فلک

نخست آدمی سیرتی پیشہ کن / پس آنگہ ملک خوئی اندیشہ کن

تو بر کرّۂ توسنی بر کمر / نگر تا نہ پیچد ز حکمِ تو سر

کہ گر پالہنگ از کفت در گسیخت / تنِ خویشتن کشت و خونِ تو ریخت

باندازہ خور زاد گر مردمی / چنیں پُر شکم آدمی یا خمی

درون جای ذکر است و قوت و نفس — تو پنداری از بهر نان است و بس
کجا ذکر گنجد کز انبار آز — به سختی نفس میکند پا دراز
ندارند تن پروران آگهی — که پر معده باشد ز حکمت تهی
دو چشم و شکم پر نگردد به هیچ — تهی بهتر این معدهٔ پیچ پیچ
چو دوزخ که سیرش کنند از وقید — دگر بانگ دارد که هل من مزید
همی میردت عیسیٰ از لاغری — تو در بند آنی که خر پروری
بدین ای فرومایه دنیا مخر — چه خر بانجیل عیسیٰ مخر
نگر می ندانی که دد را و دام — نینداخت جز حرص خوردن بدام
پلنگی که گردن کشد بر وحوش — بدام افتد از بهر خوردن چو موش
چو موش آنکه نان و پنیرش خوری — بدامش در افتی و تیرش خوری

حکایت

مرا حاجئی شانهٔ عاج داد — که رحمت بر اخلاق حجاج باد
شنیدم که باری سگم خوانده بود — که از من بنوعی دلش مانده بود
بینداختم شانه کین استخوان — نمی بایدم دیگرم سگ مخوان
مپندار چون سرکهٔ خود خورم — که جور خداوند حلوا برم
قناعت کن ای نفس بر اندکی — که سلطان و درویش بینی یکی
چرا پیش خسرو بخواهش روی — چو یکسو نهادی طمع خسروی
وگر خود پرستی شکم طبله کن — در خانهٔ این و آن قبله کن

حکایت پدر طامع و پسر معترض

یکی با طمع پیش خوارزم شاه — شنیدم که شد بامدادان پگاه
چو دیدش بخدمت دو تا گشت و راست — دگر روی بر خاک مالید و خاست

پسر گفتش ای بابکِ نامجوی — یکی مشکلت می‌پرسم بگوی
نه گفتی که قبله است خاکِ حجاز — چرا کردی امروز این سو نماز
مبر طاعتِ نفسِ شهوت پرست — که هر ساعتش قبلهٔ دیگر است
مبر ای برادر بفرمانش دست — که هر کس که فرمان نبردش برست
قناعت سرافرازد ای مردِ هوش — سرِ پر طمع بر نیاید ز دوش
طمع آبروی توقر بریخت — برای دو جو دامنِ دُر بریخت
چو سیراب خواهی شدن زاب جوی — چرا ریزی از بهرِ برف آبروی
مگر از تنعم شکیبا شوی — وگرنه ضرورت بدرها شوی
برو خواجه کوتاه کن دست آز — چه می خواهی از آستینِ دراز
کسی را که درج طمع در نوشت — نباید بکس عبد و خادم نوشت
توقع براند ز هر مجلست — بران از خودش تا نراند کست

حکایت

یکی را تپ آمد ز صاحبدلان — کسی گفت شکر بخواه از فلان
بگفت ای پسر تلخی مُردنم — به از جورِ روی ترش بُردنم
شکر عاقل از دستِ آنکس نخورد — که رو از تکبر برو سرکه کرد
مرو در پیِ هرچه دل خواهدت — که تمکینِ تن نورِ جان کاهدت
کند مرد را نفسِ اماره خوار — اگر هوشمندی عزیزش مدار
وگر هرچه باشد مرادش خوری — ز دوران بسی نامرادی بری
تنورِ شکم دمبدم تافتن — مصیبت بود روزِ نایافتن
به تنگی بریزاندت روی رنگ — چو وقتِ فراخی کنی معده تنگ
کشد مردِ پرخواره بارِ شکم — وگر در نیابد کشد بارِ غم
شکم بنده بسیار بینی خجل — شکم پیشِ من تنگ بهتر که دل

حکایت در خوارئے بسیار خواری

چہ آوردم از بصرہ دانی عجب — حدیثے کہ شیریں تر است از رطب
تنے چند در خرقۂ راستاں — گذشتیم بر طرفِ خرماستاں
یکے زاں میاں معدہ انبار بود — ز پرخوارگئے خویش پرخوار بود
میاں بست مسکین و شد بر درخت — وزانجا بگردن در افتاد سخت
نہ ہر بار خرما تواں خورد و برد — لت انبانِ بد عاقبت خورد و مرد
رئیسِ دہ آمد کہ ایں را کہ کشت — بگفتم مزن بانگ بر ما درشت
شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ — بود تنگدل رودگانے فراخ
شکم بندِ دست است و زنجیر پاے — شکم بندہ نادر پرستد خداے
سراسر شکم شد ملخ لاجرم — بپایش کشد مور کوچک شکم
برو اندرونے بدست آر پاک — شکم پر نخواہد شد الّا بخاک

حکایت

یکے نیشکر داشت در طبقری — چپ و راست گردید بر مشتری
بصاحبدلے گفت در کنجِ دہ — کہ بستان و چوں دست یابی بدہ
بگفت آں خردمندِ نیکو سرشت — جوابے کہ بر دل بباید نوشت
ترا صبر بر من نباشد مگر — ولیکن مرا باشد از نیشکر
حلاوت ندارد شکر در نیش — چو باشد تقاضاے تلخ از پسش

حکایت

امیرِ ختن جامۂ از حریر — بپیرے فرستاد روشن ضمیر
بپوشید و بوسید دست و زمیں — کہ بر شاہِ عالم ہزار آفریں

چو خوب است تشریف شاه ختن / وزو خوب تر خرقهٔ خویشتن
گر آزادهٔ بر زمیں خسپ و بس / مکن بہر قالیں زمیں بوس کس

حکایت

یکے ناں خورش جز پیازے نداشت / چو دیگر کساں برگ و سازے نداشت
پراگندهٔ گفتنش اے خاکسار / برو طبخے از خوانِ یغما بیار
بخواه و مدار از کس اے خواجه باک / که مقطوعِ روزی بود شرمناک
قبا بست و چابک نوردید دست / قبایش دریدند و دستش شکست
شنیدم که میگفت و خوش میگریست / که اے نفس خود کرده را چاره چیست
بلا جوے باشد گرفتارِ آز / من و خانهٔ من بعد نان و پیاز
جوینے که از سعیِ بازو خورم / به از میده بر خوانِ اہلِ کرم
چه دلتنگ خفت آں فرومایه دوش / که بر سفرهٔ دیگراں داشت گوش

حکایتِ مردِ کوتاه نظر و زنِ عالی ہمّت

یکے طفل دنداں بر آورده بود / پدر سر بفکرت فرو برده بود
که من نان و برگ از کجا آرمش / مروّت نباشد که بگذارمش
چو بیچاره گفت ایں سخن پیشِ جفت / نگر تا زن او را چه مردانه گفت
مخور ہولِ ابلیس تا جاں دہد / ہماں کس که دنداں دہد ناں دہد
توانا ست آخر خداوندِ زور / که روزی رساند تو چندیں مسوز
نگارندهٔ کودک اندر شکم / نویسندهٔ عمر و روزی است ہم
خداوندگارے که عبدے خرید / بدارد فکیف آنکه عبد آفرید
ترا نیست آں تکیه بر کردگار / که مملوک را بر خداوندگار
شنیدی که در روزگارِ قدیم / شدے سنگ در دستِ ابدال سیم

نه پنداری این قول معقول نیست | چو قانع شوی سیم و سنگت یکیست
چو طفل اندرون دارد از حرص پاک | چه مشتی زرش پیش و چه مشتی خاک
خبر ده به درویش سلطان پرست | که سلطان ز درویش مسکین تراست
گدا را کند یک درم سیم سیر | فریدون به ملک عجم نیم سیر
نگهبانی ملک و دولت بلاست | گدا پادشاهست و نامش گداست
گدائی که بر خاطرش بند نیست | به از پادشاهی که خرسند نیست
بخسپند خوش روستائی و جفت | بذوقی که سلطان در ایوان نخفت
چو سیلاب خواب آمد و هر دو برد | چه بر تخت سلطان چه بر دشت کرد
اگر پادشاهست و گر پاره دوز | چو خفتند گردد شب هر دو روز
چو بینی توانگر سر از کبر مست | برو شکر یزدان کن ای تنگدست
نداری بحمد الله آن دسترس | که بر خیزد از دستت آزار کس

حکایت

یکی سلطنت ران و صاحب شکوه | فرو خواست رفتن آفتابش بکوه
به شیخی در آن بقعه کشور گذاشت | که در دوده قائم مقامی نداشت
چو خلوت نشین کوس دولت شنید | دگر ذوق در کنج خلوت ندید
چپ و راست لشکر کشیدن گرفت | دل پر دلان زو رمیدن گرفت
چنان سخت بازو شد و تیز چنگ | که با جنگجویان طلب کرد جنگ
ز خصم پراگنده خلقی بکشت | دگر جمع گشتند و همرای و پشت
چنانش در حصارش کشیدند تنگ | که عاجز شد از تیر باران و سنگ
بر نیک مردی فرستاد کس | که صعبم فرو مانده فریاد رس
بهمت مدد کن که شمشیر و تیر | نه در هر وغائی بود دستگیر
چو بشنید عابد بخندید و گفت | چرا نیم نانی نخورد و نخفت

ندانست قارونِ نعمت پرست | کہ گنج سلامت بہ کنج اندر است

گفتار اندر صبر بر ناتوانی بہ اُمّیدِ بہروزی

کمال است در نفسِ مردِ کریم | گرش زر نباشد چہ نقصان و بیم
مپندار گر سِفلہ قارون شود | کہ طبعِ لئیمش دگرگون شود
اگر در نیابد کرم پیشہ نان | کرم در نہادش بود ہمچنان
سخاوت زمین است و سرمایہ زرع | بدہ کاصل خالی نماند ز فرع
خدائے کہ از خاک مردم کند | عجب دارم ار مردمی گم کند
ز نعمت نہادن بلندی مجوے | کہ ناخوش کند آب استادہ بوے
بہ بخشندگی کوش کآبِ روان | بہ سیلش تفقد کند آسمان
گر از جاہ و دولت بیفتد لئیم | دگر بارہ نادر شود مستقیم
تو گر قیمتی گوہری غم مدار | کہ ضائع نگرداندت روزگار
کلوخ ارچہ افتادہ باشد براہ | نہ بینم کہ در وے کند کس نگاہ
وگر خردۂ زر ز دندانِ گاز | بیفتد بشمعش بجویند باز
بدر مے کنند آبگینہ ز سنگ | کجا ماند آئینہ در زیر سنگ
پسندیدہ و نغز باید خصال | کہ گہ آید و گہ رود جاہ و مال

باب ہفتم در تربیت

سخن در صلاح است و تدبیر و خوے | نہ در اسپ و میدان و چوگان و گوے
چہ با دشمنِ نفس ہمخانۂ | چہ در بندِ پیکارِ بیگانۂ
عنان باز پیچانِ نفس از حرام | بمردی ز رستم گذشتند و سام

کس از چوں تو دشمن ندارد غمے　　کہ با خویشتن بر نیائی ہمے
تو خود را چو کودک ادب کن بچوب　　بگرز گراں مغز مردم مکوب
وجود تو شہریست پر نیک و بد　　تو سلطان و دستور دانا خرد
ہمانا کہ دونان گردن فراز　　دریں شہر کبر اند و سوداے آز
رضا و ورع نیکنامان حر　　ہوا و ہوس رہزن کیسہ بر
چو سلطاں عنایت کند با بداں　　کجا ماند آسایش بخرداں
ترا شہوت و حرص و کین و حسد　　چو خوں در رگانند و جاں در جسد
گر ایں دشمناں تربیت یافتند　　سر از حکم و راے تو بر تافتند
ہوا و ہوس را نماند ستیز　　چو بینند سرپنجۂ عقل تیز
نہ بینی کہ شب دزد و اوباش و خس　　نگردند جائے کہ گردد عسس
رئیسے کہ دشمن سیاست نکرد　　ہم از دست دشمن ریاست نکرد
نخواہم دریں نوع گفتن بسے　　کہ حرفے بس ار کار بندد کسے

گفتار اندر فضیلت خاموشی و حلاوت کم گوئی

اگر پاے در دامن آری چو کوہ　　سرت ز آسماں بگذرد در شکوہ
زباں درکش اے مرد ہشیار داں　　کہ فردا قلم نیست بر بے زباں
صدف وار گوہر شناسان راز　　دہن جز بلؤلؤ نہ کردند باز
فراواں سخن باشد آگندہ گوش　　نصیحت نگیرد مگر در خموش
چو خواہی کہ گوئی نفس بر نفس　　حلاوت نیابی ز گفتار کس
نباید سخن گفت نا ساختہ　　نشاید بریدن نینداختہ
تامل کناں در خطا و صواب　　بہ از ژاژ خایان حاضر جواب

کمال است در نفسِ انساں سخن — تو خود را بگفتار ناقص مکن

کم آواز ہرگز نہ بینی خجل — جوے مشک بہتر کہ یک تودہ گل

حذر کن ز نادانِ دہ مردہ گوے — چو دانا یکے گوے و پروردہ گوے

صد انداختی تیر و ہر صد خطا است — اگر ہوشمندی یک انداز و راست

چرا گوید آں چیز در خفیہ مرد — کہ گر فاش گردد شود روے زرد

مکن پیشِ دیوار غیبت بسے — بود کز پسش گوش دارد کسے

درونِ دلت شہر بند است راز — نگر تا نہ بیند درِ شہر باز

ازاں مردِ دانا دہاں دوخت است — کہ بیند کہ شمع از زباں سوخت است

حکایت

تکش با غلاماں یکے راز گفت — کہ ایں را نشاید بکس باز گفت

بیک سالش آمد ز دل بر دہاں — بیک روز شد منتشر در جہاں

بفرمود جلاد را بے دریغ — کہ بردار سرہاے اینان بہ تیغ

یکے زاں میاں گفت و زنہار خواست — مکش بندگاں کیں گنہ از تو خواست

تو اول نہ بستی کہ سرچشمہ بود — چو سیلاب شد پیش بستن چہ سود

تو پیدا مکن رازِ دل بر کسے — کہ او خود بگوید بر ہر کسے

جواہر بہ گنجینہ داراں سپار — ولے راز با خویشتن پاس دار

سخن تا نگوئی برو دست ہست — چو گفتہ شود یابد او بر تو دست

سخن دیو بندے است در چاہِ دل — ببالاے کام و زبانش مہل

تواں باز دادن رہِ نرّہ دیو — ولے باز نتواں گرفتن بہ ریو

تو دانی کہ چوں دیو رست از قفس — نیاید بہ لاحول کس باز پس

یکے طفل بر دارد از رخش بند — نیاید بصد رستم اندر کمند

بدہقانِ ناداں چہ خوش گفت زن — بدانش سخن گوے یا دم مزن

مگو آنکہ گر بر ملا اوفتد — وجودے از آں در بلا اوفتد

حکایتِ سلامتِ جاہل در پردۂ سکوت

یکے خوب خُلق و خلق پوش بود — کہ در مصر یک چند خاموش بود
خردمند مردم ز نزدیک و دُور — بگردش چو پروانہ جویانِ نور
تفکر شبے با دلِ خویش کرد — کہ پوشیدہ زیرِ زبان است مرد
اگر من چنیں سر بخود در برم — چہ دانند مردم کہ دانشورم
سخن گفت و دشمن بدانست و دوست — کہ در مصر ناداں ترا زوے ہم اوست
حضورش پریشاں شد و کار زشت — سفر کرد و بر طاقِ مسجد نبشت
در آئینہ گر خویشتن دیدمے — بہ بیدانشی پردہ ندریدمے
چنیں زشت از آں پردہ برداشتم — کہ خود را نکو روے پنداشتم
کم آواز را باشد آواز تیز — چو گفتی و رونق نماندت گریز
ترا خامشی اے خداوندِ ہوش — وقار است و نا اہل را پردہ پوش
اگر عالمی ہیبتِ خود مبر — و گر جاہلی پردۂ خود مدر
ضمیرِ دلِ خویش منماے زود — کہ ہرگہ کہ خواہی توانی نمود
و لیکن چو پیدا شود رازِ مرد — بکوشش نشاید نہاں باز کرد
قلم سرِّ سلطاں چہ نیکو نہفت — کہ تا کارد بر سر نرفتش نگفت
بہائم خموش اند و گویا بشر — پراگندہ گو از بہائم بتر
چو مردم سخن گفت باید بہوش — و گرنہ شدن چوں بہائم خموش
بہ نطق است و عقل آدمی زادہ فاش — چو طوطی سخن گوے و ناداں مباش

حکایت

یکے ناسزا گفت در وقتِ جنگ — گریباں دریدند وے را بچنگ

قفا خوردہ عریان و گریاں نشست
جہاندیدۂ گفتش اے خود پرست

چو غنچہ گرت بستہ بودے دہن
دریدہ ندیدی چو گل پیرہن

سراسیمہ گوید سخن بر گزاف
چو طنبور بے مغز بسیار لاف

نبینی کہ آتش زبان است و بس
بآبے تواں کشتنش در نفس

اگر ہست مرد از ہنر بہرہ ور
ہنر خود بگوید نہ صاحب ہنر

اگر مشک خالص تو داری مگوے
کہ گر ہست خود فاش گردد ببوے

بسوگند گفتن کہ زر مغربی است
چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست

بگویند ازیں حرف گیراں ہزار
کہ سعدی نہ اہل است و آمیزگار

روا باشد ار پوستینم درند
کہ طاقت ندارم کہ مغزم برند

حکایت عضد الدولہ دیلمی

عضد را پسر سخت رنجور بود
شکیب از نہاد پدر دور بود

یکے پارسا گفتش از روے پند
کہ بگذار مرغان وحشی ز بند

قفسہاے مرغ سحرخواں شکست
کہ در بند ماند چو زنداں شکست

نگہداشت بر طاق بستاں سراے
یکے نامور بلبل خوش سراے

پسر صبحدم سوے بستاں شتافت
جز آں مرغ بر طاق ایواں نیافت

بخندید کاے بلبل خوش نفس
تو از گفت خود ماندۂ در قفس

ندارد کسے با تو ناگفتہ کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

چو سعدی کہ چندے زباں بستہ بود
ز طعن زباں آوراں رستہ بود

کسے گیرد آرام دل در کنار
کہ از صحبت خلق گیرد کنار

مکن عیب خلق اے خردمند فاش
بعیب خود از خلق مشغول باش

چو باطل سرایند مگمار گوش
چو بے ستر بینی بصیرت بپوش

حکایت در فضیلتِ ستر پوشی

یکے پیشِ داؤدِ طائی نشست — کہ دیدم فلاں صوفی افتادہ مست
قے آلودہ دستار و پیراہنش — گروہِ سگاں حلقہ پیرامنش
چو فرخندہ خو ایں حکایت شنید — ز گویندہ ابرو بہم در کشید
زمانے بر آشفت و گفت اے رفیق — بکار آید امروز یارِ شفیق
برو ز آں مقام شنیعش بیار — کہ در شرع نہی است و بر خرقہ عار
بہ پُشتش بر آور چو مرداں کہ مست — عنانِ طریقت ندارد بدست
نیوشندہ شد زیں سخن تنگدل — بفکرت فرو رفت چوں خر بگل
نہ یارا کہ فرماں نگیرد بگوش — نہ زہرت کہ مست اندر آرد بدوش
زمانے بہ پیچید و درماں ندید — رہِ سر کشیدن ز فرماں ندید
میاں بست و بے اختیارش بدوش — در آورد شہرے برو عام جوش
یکے طعنہ میزد کہ درویش بیں — زہے پارسائی و تقوے و دیں
یکے صوفیاں بیں کہ مے خوردہ اند — مرقّع بسیکی گرو کردہ اند
اشارت کناں این و آں را بدست — کہ ایں سر گراں است و آں نیم مست
بگردن بر از جورِ دشمن حسام — بہ از شنعتِ شہر و جوشِ عوام
بلا خورد و روزے بسختی گذاشت — بناکام بُردش بجائے کہ داشت
شب از شرمساری و فکرت نخفت — بخندید طائی دگر روز و گفت
مریز آبروئے برادر بکوے — کہ دہرت نریزد بشہر آبروے

در معنئ نادیدنِ عیب کسے

بد اندر حق مردمِ نیک و بد — مگو اے جوانمردِ صاحب خرد
کہ بد مرد را خصمِ خود مے کنی — وگر نیک مرد است بد مے کنی

ترا ہر کہ گوید فلاں کس بداشت
یقیں داں کہ در پوستینِ خود اشت

کہ فعلِ فلاں را بباید بیاں
وزیں فعلِ بد مے تراید عیاں

بہ بد گفتنِ خلق چوں دم زدی
اگر راست گوئی سخن ہم بدی

مرا پیرِ دانائے مرشد شہاب
دو اندرز فرمود بر روئے آب

یکے آنکہ بر خویش خودبیں مباش
دوم آنکہ بر غیر بدبیں مباش

حکایت

زباں کرد شخصے بہ غیبت دراز
بدو گفت دانندۂ سرفراز

کہ یادِ کساں پیشِ من بد مکن
مرا بدگماں در حقِ خود مکن

گرفتم ز تمکینِ او کم بود
نخواہد بجاہِ تو اندر فزود

حکایت

کسے گفت و پنداشتم طیبت است
کہ دزدی بساماں تر از غیبت است

بدو گفتم اے یارِ آشفتہ ہوش
شگفت آید ایں داستانم بگوش

بناراستی در چہ دیدی بہی
کہ بر غیبتش مرتبت مے نہی

بگفتا کہ دزداں تہوّر کنند
ببازوئے مردی شکم پر کنند

ز غیبت چہ میخواہد آں سادہ مرد
کہ دیواں سیہ کرد و چیزے نخورد

حکایت

مرا در نظامیہ ادرار بود
شب و روز تلقین و تکرار بود

مر استاد را گفتم اے پر خرد
فلاں یار بر من حسد مے برد

چو من دادِ معنی دہم در حدیث
بر آید بہم اندرونِ خبیث

شنید ایں سخن پیشوائے ادب
بتندی بر آشفت و گفت اے عجب

حسودی پسندت نیاید ز دوست — ندانم که گفتت که غیبت نکوست
گر او راه دوزخ گرفت از خسی — ازین راه دیگر تو در وے رسی

حکایت

کسے گفت حجاج خونخواره ایست — دلش همچو سنگ سیه پاره ایست
نترسد همے ز آه و فریاد خلق — خدایا تو بستان ازو داد خلق
جهاندیدهٔ پیر دیرینه زاد — جوان را یکے پند پیرانه داد
کزو داد مظلوم مسکین او — بخواهند و از دیگران کین او
تو دست از وے و روزگارش بدار — که خود زیر دستش کند روزگار
نه بیداد ازو بهره مند آمدم — نه نیز از تو غیبت پسند آمدم
بدوزخ برد مدبرے را گناه — که پیمانه پر کرد و دیوان سیاه
دگر کس بغیبت پیش میرود — مبادا که تنها بدوزخ رود

حکایت

چه خوش گفت دیوانهٔ مرغزی — حدیثے کزان لب بدندان گزی
من ار نام مردم بزشتی برم — نگویم بجز غیبت مادرم
که دانند پروردگان خرد — که طاعت همان به که مادر برد
رفیقے که غائب شد اے نیکنام — دو چیز است ازو بر رفیقان حرام
یکے آنکه مالش بباطل خورند — دوم آنکه نامش بزشتی برند
هر آن کو برد نام مردم بعار — تو چشم نکوئی ازو وے مدار
که اندر قفاے تو گوید همان — که پیش تو گفت از پس مردمان

کسے پیش من در جهان عاقل است
که مشغول خود وز جهان غافل است

حکایت

یکے گفت با صوفیئے با صفا
ندانی فلانت چہ گفت از قفا
بگفتا خموش اے برادر بخفت
ندانستہ بہتر کہ دشمن چہ گفت
کسانے کہ پیغام دشمن برند
ز دشمن ہمانا کہ دشمن ترند
کسے قول دشمن نیارد بدوست
جز آنکس کہ در دشمنی یار اوست
نیارست دشمن جفا گفتنم
چناں کز شنیدن بلرزد تنم
تو دشمن تری کآوری بر دہاں
کہ دشمن چنیں گفت اندر نہاں
سخن چیں کند تازہ جنگِ قدیم
بخشم آورد نیک مردِ سلیم
از آں ہمنشیں تا توانی گریز
کہ مر فتنۂ خفتہ را گفت خیز
سیہ چال و مرد اندر و بستہ پاے
بہ از فتنہ از جائے بردن بجاے
میانِ دو تن جنگ چوں آتش است
سخن چینِ بدبخت ہیزم کش است

حکایت

فریدوں وزیرے پسندیدہ داشت
کہ روشن دل و دوربیں دیدہ داشت
رضاے حق اول نگہداشتے
دگر پاسِ فرمانِ شہ داشتے
نہد عاملِ سفلہ بر خلق رنج
کہ تدبیرِ ملک است و توفیرِ گنج
اگر جانبِ حق نداری نگاہ
گزندت رساند ہم از پادشاہ
یکے رفت پیشِ ملک بامداد
کہ ہر روزت آسایش و کام باد
غرض بشنو از من نصیحت پذیر
ترا در نہاں دشمن است ایں وزیر
کس از خاصِ لشکر نماند است و عام
کہ سیم و زر از وے ندارد بوام
بشرطیکہ چوں شاہِ گردن فراز
بمیرد دہند آں زر و سیم باز
نخواہد ترا زندہ آں خود پرست
مبادا کہ نقدش نیاید بدست

یکے سوئے دستورِ دولت پناہ   بچشمِ سیاست نگہ کرد شاہ
کہ در صورتِ دوستی پیشِ من   بخاطر چرائی بد اندیشِ من
زمیں پیشِ تختش ببوسید و گفت   چو پرسیدی اکنوں نشاید نہفت
چنیں خواہم اے نامور پادشاہ   کہ باشند خلقت ہمہ نیک خواہ
چو مرگت بود وعدۂ سیمِ من   بقا بیش خواہند از بیمِ من
نخواہی کہ مردم بصدق و نیاز   سرت سبز خواہند و عمرت دراز
غنیمت شمارند مرداں دعا   کہ جوشن بود پیشِ تیرِ بلا
پسندید ازو شہریار آنچہ گفت   گلِ رویش از تازگی بر شگفت
ز قدر و مکانے کہ دستور داشت   مکانش بیفزود و قدرش فراشت
ندیدم ز غماز سرگشتہ تر   نگوں طالع و بخت برگشتہ تر
ز نادانی و تیرہ رائی کہ اوست   خلاف افگند درمیانِ دو دوست
کنند این و آں خوش دگر بارہ دل   وے اندر میاں کور بخت و خجل
میانِ دو کس آتش افروختن   نہ عقل است و خود درمیاں سوختن
چو سعدی کسے ذوقِ خلوت چشید   کہ از ہر دو عالم زباں در کشید
بگو آنچہ دانی سخن سود مند   وگر ہیچکس را نیاید پسند
کہ فردا پشیماں بر آرد خروش   کہ آیا چرا حق نکردم بگوش

گفتار در بیانِ تربیتِ اولاد

پسر چوں ز دہ بر گذشتش سنیں   ز نا محرماں گو فراتر نشیں
بر پنبہ آتش نشاید فروخت   کہ تا چشم برہم زنی خانہ سوخت
چو خواہی کہ نامت بماند بجاے   پسر را خردمندی آموز و راے
کہ گر عقل و رایش نباشد بسے   بمیری و از تو نماند کسے
بسا روزگاراں کہ سختی برد   پسر چوں پدر نازکش پرورد

خردمند و پرہیزگارش برآر
گرش دوست داری بنازش مدار

بخردی درش زجر و تعلیم کن
بہ نیک و بدش وعدہ و بیم کن

نو آموز را ذکرِ تحسین و زہ
ز توبیخ و تہدیدِ استاد بہ

بیاموز پروردہ را دست رنج
وگر دست داری چو قاروں بگنج

مکن تکیہ بر دستگاہے کہ ہست
کہ باشد کہ نعمت نماند بدست

بپایاں رسد کیسۂ سیم و زر
نگردد تہی کیسۂ پیشہ ور

چہ دانی کہ گردیدنِ روزگار
بہ غربت بگرداندش در دیار

چو بر پیشۂ باشدش دسترس
کجا دستِ حاجت برد پیشِ کس

ندانی کہ سعدی مکاں از چہ یافت
نہ ہاموں نوشت و نہ دریا شگافت

بخردی بخورد از بزرگاں قفا
خدا دادش اندر بزرگی صفا

ہر آنکس کہ گردن بفرماں نہد
بسے بر نیاید کہ فرماں دہد

ہر آں طفل کو جورِ آموزگار
نہ بیند جفا بیند از روزگار

پسر را نکو دار و راحت رساں
کہ چشمش نماند بدستِ کساں

ہر آنکس کہ فرزند را غم نخورد
دگر کس غمش خورد و آوارہ کرد

نگہدار ز آمیزگارِ بدش
کہ بدبخت و بے رہ کند چوں خودش

پسر کو میانِ قلندر نشست
پدر گو ز خیرش فروشوے دست

دریغش مخور بر ہلاک و تلف
کہ پیش از پدر مردہ بہ ناخلف

گفتار در عدمِ التفات بر قولِ اہلِ دنیا

اگر در جہاں از جہاں رستہ ایست
در از خلق بر خویشتن بستہ ایست

کس از دستِ جورِ زبانہا نرست
اگر خود نمائے است وگر حق پرست

اگر بر پری چوں ملک ز آسماں
بدامن در آویزدت بد گماں

بکوشش توان دجلہ را پیش بست
نشاید زبانِ بد اندیش بست

فراہم نشینند تر دامناں
تو رو از پرستیدنِ حق مپیچ
چو راضی شد از بندہ یزدانِ پاک
بد اندیشِ خلق از حق آگاہ نیست
ازاں رہ بجائے نیاوردہ اند
دو کس بر حدیثے گمارند گوش
یکے پند گیرد دگر ناپسند
فرو ماندہ در کنجِ تاریک جاے
مپندار گر شیر و گر روبہی
اگر کنجِ خلوت گزینند کسے
مذمت کنندش کہ زرق است و ریو
دگر خندہ روے است و آمیزگار
غنی را بہ غیبت بکاوند پوست
دگر مردِ درویش در سختی است
دگر کامرانے در آید ز پاے
کہ تا چند ازیں جاہ و گردنکشی
دگر تنگدستے تنک مایہء
بخایندش از کینہ دنداں بزہر
چو بینند کارے بدستت در است
دگر دستِ ہمت بداری ز کار
دگر ناطقی طبلِ پُر یاوہء
تحمل کناں را نخوانند مرد
دگر در سرش ہولِ مردانگی است

کہ ایں زہدِ خشک است وآں دامِ ناں
بہل تا نگیرند خلقت بہ ہیچ
گر اینہا نگیرند راضی چہ باک
ز غوغاے خلقش بحق راہ نیست
کہ اوّل قدم پے غلط بردہ اند
یکے گفتہ چین و دگر مردِ ہوش
نہ پردازد از حرف گیری بہ پند
چہ دریابد از جامِ گیتی نماے
کزیناں بمردی و حیلت رہی
کہ پرواے صحبت ندارد بسے
ز مردم چناں میگریزد کہ دیو
عفیفش ندانند و پرہیزگار
کہ فرعوں اگر ہست در عالم اوست
بگویند ز ادبار و بدبختی است
غنیمت شمارند و فضلِ خداے
خوشی را بود در قفا ناخوشی
سعادت بلندش کند پایہء
کہ دوں پرور است ایں فرومایہ دہر
حریصت شمارند و دنیا پرست
گدا پیشہ خوانندت و پختہ خوار
دگر خامشی نقشِ گرمابہء
کہ بیچارہ از بیم سر بر نکرد
گریزند ازو کیں چہ دیوانگی است

تعنت کنندش گر اندک خورست ・ کہ مالش مگر روزے دیگر است
وگر نغز و پاکیزہ باشد خورش ・ شکم بندہ خوانند و تن پرورش
وگر بے تکلف زید مالدار ・ کہ زینت بر اہلِ تمیز است عار
زباں در نہندش بایذا چو تیغ ・ کہ بدبخت زر دارد از خود دریغ
وگر کاخ و ایواں منقش کند ・ تنِ خویش را کسوتِ خوش کند
بجاں آید از دستِ طعنہ زناں ・ کہ خود را بیاراست ہمچوں زناں
وگر پارسائے سیاحت نکرد ・ سفر کردگانش نخوانند مرد
کہ نارفتہ بیروں ز آغوشِ زن ・ کدامش ہنر باشد و رائے و فن
جہاندیدہ را ہم بدرند پوست ・ کہ سرگشتۂ بخت برگشتہ اوست
گرش حظ ز اقبال بودے و بہر ・ زمانہ نراندے ز شہرش بشہر
عزب را نکوہش کند خردہ بیں ・ کہ میلرزد از خفتن و خیزش زمیں
وگر زن کند گوید از دستِ دل ・ بگردن در افتاد چوں خر بگل
نہ از جورِ مردم رہد زشت روے ・ نہ شاہد ز نامردم زشت گوے

حکایت

غلامے بمصر اندرم بندہ بود ・ کہ چشم از حیا در بر افگندہ بود
کسے گفت ہیچ ایں پسر عقل و ہوش ・ ندارد بمالش بتعلیم گوش
شبے بر زدم بانگ بروے درشت ・ ہمو گفت مسکیں بجورش بکشت
گرت بر کند خشم روزے زجاے ・ سراسیمہ خوانندت و خیرہ راے
وگر بردباری کنی از کسے ・ بگویند غیرت ندارد بسے
سخی را باندرز گویند بس ・ کہ فردا دو دستت بود پیش و پس
وگر قانع و خویشتن دار گشت ・ بہ تشنیع خلقے گرفتار گشت
کہ ہمچوں پدر خواہد ایں سفلہ مرد ・ کہ دنیا رہا کرد و حسرت ببرد

کہ یارد بہ کنجِ سلامت نشست
کہ پیغمبر از خبثِ دشمن نرست
رہائی نیابد کس از دستِ کس
گرفتار را چارہ صبر است و بس

حکایت

جوانی ہنرمند و فرزانہ بود
کہ در وعظ چالاک و مردانہ بود
نکو نام و صاحبدل و حق پرست
خطِ عارضش خوشتر از خطِ دست
قوی در بلاغات و در نحو چست
ولے حرفِ ابجد نگفتے درست
یکے را بگفتم ز صاحبدلاں
کہ دندانِ پیشیں ندارد فلاں
بر آمد ز سودائے من سرخ روے
کزیں جنس بیہودہ دیگر مگوے
تو در وے ہماں عیب دیدی کہ ہست
ز چنداں ہنر چشمِ عقلت بہ بست
یقیں بشنو از من کہ روزِ یقیں
نہ بیند بدی مردمِ نیک بیں
یکے را کہ حلم است و تدبیر و رائے
گرش پائے عصمت بلغزد ز جائے
بیک خردہ مپسند بر وے جفا
بزرگاں چہ گفتند خذ ما صفا
بود خار و گل باہم اے ہوشمند
چہ در بندِ خاری تو گلدستہ بند
کرا زشت خوئے بود در سرشت
نہ بیند ز طاؤس جز پائے زشت
صفائے بدست آور اے خیرہ روے
کہ ننماید آئینہ تیرہ روے
طریقے طلب کز عقوبت رہی
نہ حرفے کہ انگشت بر وے نہی
منہ عیبِ خلق اے فرومایہ پیش
کہ چشمت فرو دوزد از عیبِ خویش
چرا دامن آلودہ را حد زنم
چو در خود شناسم کہ تر دامنم
نشاید کہ بر کس درشتی کنی
چو خود را بتاویل پشتی کنی
چو بد ناپسند آیدت خود مکن
پس آنگہ بہمسایہ گو بد مکن
من ار حق شناسم وگر خودنمائے
بروں با تو دارم دروں با خدائے
چو ظاہر بہ عفت بیاراستم
تصرف مکن در کژ و راستم

تو خاموش اگر من بہ ام یا بدم
کہ حمّال سود و زیان خودم

وگر بہترم خوب وگر منکر است
خدایم بسر از تو داناتر است

نہ چشم از تو دارم بہ نیکی ثواب
کہ ببینم بجرم از تو چندیں عذاب

نکوکاری از مردم نیک راے
یکے را بدہ مے نویسد خداے

تو نیز اے عجب ہر کرا یک ہنر
ببینی ز دہ عیبش اندر گذر

نہ یک عیب او را بانگشت پیچ
جہانے فضیلت بر آور بہ ہیچ

چو دشمن کہ در شعر سعدی نگاہ
بہ نفرت کند ز اندرون تباہ

ندارد بصد نکتۂ نغز گوش
چو حرفے ببیند بر آرد خروش

جز این علتش نیست کان بدپسند
حسد دیدۂ نیک بینش بکند

نہ مخلوق را صنع باری سرشت
سیاہ و سپید آمد و خوب و زشت

نہ ہر چشم و ابرو کہ بینی نکوست
بخور پستہ مغز و بنہ از پوست

باب ہشتم در شکر

نفس بر نیارم زد از شکر دوست
کہ شکرے ندانم کہ در خورد اوست

عطائیست ہر موئے زو بر تنم
چگونہ بہر موئے شکرے کنم

ستایش خداوند بخشندہ را
کہ موجود کرد از عدم بندہ را

کرا قوت وصف احسان اوست
کہ اوصاف مستغرق شان اوست

بدیعے کہ شخص آفریند ز گل
روان و خرد بخشد و ہوش و دل

ز پشت پدر تا بپایان شیب
نگر تا چہ تشریف دادت ز غیب

چو پاک آفریدت بہش باش و پاک
کہ ننگ است ناپاک رفتن بخاک

پیاپے بیفشاں ز آئینہ گرد
کہ مصقل نگیرد چو زنگار خورد

نہ در ابتدا بودی آب منی
اگر مردی از سر بدر کن منی

چو روزی بسعی آوری سوی خویش — مکن تکیه بر زور بازوی خویش
چرا حق نمی بینی ای خود پرست — که یارد بگردش در آورد دست
چو آید بکوشیدنت خیر پیش — بتوفیق حق دان نه از سعی خویش
بسر پنجگی کس نبرد است گوی — سپاس خداوند توفیق گوی
تو قائم بخود نیستی یک قدم — ز غیبت مدد میرسد دمبدم
نه طفلک زبان بسته بودی ز لاف — همی روزی آمد بجوفش ز ناف
چو نافش بریدند و روزی گسست — به پستان مادر در آویخت دست
غریبی که رنج آردش دهر پیش — بدارو دهند آبش از شهر خویش
پس او در شکم پرورش یافت است — ز انبوب معده خورش یافت است
دو پستان که امروز دلخواه اوست — دو چشمه هم از پرورش گاه اوست
کنار و بر مادر دلپذیر — بهشت است و پستان درو جوی شیر
درخت است بالای جان پرورش — پسر میوهٔ نازنین در برش
نه رگهای پستان درون دل است — پس ار بنگری شیر خون دل است
بخونش فرو برده دندان چو نیش — سرشته درو مهر خونخوار خویش
چو بازو قوی کرد و دندان ستبر — بر اندایدش دایه پستان بصبر
چنان صبرش از شیر خامش کند — که پستان شیرین فرامش کند
تو نیز ای که در توبه طفل راه — بصبرت فراموش گردد گناه

حکایت

جوانی سر از رای مادر بتافت — دل دردمندش چو آذر بتافت
چو بیچاره شد پیشش آورد مهد — که ای سست مهر و فراموش عهد
نه گریان و درمانده بودی و خرد — که شبها ز دست تو خوابم نبرد
نه در مهد نیروی حالت نبود — مگس راندن از خود مجالت نبود

تو آنی کزاں یک مگس رنجۂ — کہ امروز سالار سر پنجۂ
بجائے شوی باز در قعرِ گور — کہ نتوانی از خویشتن دفعِ مور
دگر دیدہ چوں برفروزد چراغ — چو کرمِ لحد خورد پیہِ دماغ
چو پوشیدہ چشمے بہ بینی کہ راہ — نداند ہمے وقتِ رفتن زِ چاہ
تو گر شکر کردی کہ با دیدۂ — وگرنہ تو ہم چشم پوشیدۂ
معلم نیاموختت فہم و رائے — سرشت ایں صنعت در وجودت خدائے
گرت منع کردے دلِ حق نیوش — حقیقت عین باطل نمودے بگوش

حکایت

برد آزمائے زِ ادہم فتاد — بگردن درش مہرہ در ہم فتاد
چو پیلش فرو ریخت گردن بہ تن — نگشتے سرش تا نگشتے بدن
پزشکاں بماندند حیراں دریں — مگر فیلسوفے زِ یوناں زمیں
سرش باز پیچید و تن راست شد — وگر وے نبودے زمن خواست شد
دگر نوبت آمد بنزدیکِ شاہ — نکرد آں فرومایہ در وے نگاہ
خردمند را سر فرو شد زِ شرم — شنیدم کہ مے رفت ومیگفت نرم
اگر دی نہ پیچیدمے گردنش — نہ پیچیدے امروز روے از منش
فرستاد تخمے بدستِ رہی — کہ باید کہ بر عود سوزش رہی
یک را یکے عطسہ آمد زِ دود — سرو گردنش ہمچناں شد کہ بود
بعذر از پےِ مرد بشتافتند — بجستند بسیار وکم یافتند
تو ہم گردن از شکرِ منعم مپیچ — کہ روزِ پسیں سر بر آری بہیچ

حکایت

شب از بہرِ آسایشِ تُست و روز — مہِ روشن و مہرِ گیتی فروز

صبا از برائے تو فراش وار ہمے گسترانند بساطِ بہار
اگر باد و برف است و باران و میغ وگر رعد چوگاں زند برق تیغ
ہمہ کار دارانِ فرماں برند کہ تخمِ تو در خاک مے پرورند
وگر تشنہ مانی ز سختی مجوش کہ سقائے ابر آبت آرد بدوش
ز خاک آورد رنگ و بوئے و طعام تماشا گہ دیدہ و مغز و کام
عسل دادت از نحل و منّ از ہوا رطب دادت از نخل و نخل از نوا
ہمہ نخلبنداں بخایند دست ز حیرت کہ نخلے چنیں کس نہ بست
خور و ماہ و پروین برائے تو اند قنادیلِ سقفِ سرائے تو اند
ز خارت گل آورد و از نافہ مشک زر از کان و برگِ تر از چوب خشک
بدستِ خودت چشم و ابرو نگاشت کہ محرم با غیار نتواں گذاشت
توانا کہ آں نازنیں پرورد بالوانِ نعمت چنیں پرورد
بجاں گفت باید نفس بر نفس کہ شکرش نہ کارِ زبان است و بس
خدایا دلم خوں شد و دیدہ ریش کہ مے بینم انعامت از گفت بیش
نگویم دد و دام و مور و سمک کہ فوجِ ملائک بر اوجِ فلک
ہنوزت سپاس اندکے گفتہ اند ز بیور ہزاراں یکے گفتہ اند
برو سعدیا دست و دفتر بشوے براہے کہ پایاں ندارد مپوے

حکایت

یکے را عسس دست بر بستہ بود ہمیشہ پریشان و دل خستہ بود
بگوش آمدش در شب تیرہ رنگ کہ شخصے ہمے نالد از دست تنگ
بخندید دزدِ سیہ کار و گفت تو بارے ز دوراں چہ نالی بخفت
برو شکر یزداں کن اے تنگ دست کہ دستت عسس تنگ بر ہم نہ بست
مکن نالہ از بینوائی بسے چو بینی ز خود بینواتر کسے

گفتار در سابقۂ حکمِ ازل و توفیقِ خیر

نخست او ارادت بدل در نہاد
پس ایں بندہ بر آستاں سر نہاد

گر از حق نہ توفیقِ خیرے رسد
کے از بندہ خیرے بغیرے رسد

زباں را چہ بینی کہ اقرار داد
ببیں تا زباں را کہ گفتار داد

در معرفت دیدۂ آدمی است
کہ بکشادہ بر آسمان و زمی است

کیت فہم بودے نشیب و فراز
گر ایں در نکردے بروئے تو باز

سر آورد و دست از عدم در وجود
دریں جود بنہاد و در وے سجود

وگرنہ کے از دست جود آمدے
محال است کز سر سجود آمدے

بحکمت زباں داد و گوش آفرید
کہ باشند صندوقِ دل را کلید

اگر نہ زباں قصہ بر داشتے
کس از سرِ دل کے خبر داشتے

وگر نیستے سعیِ جاسوسِ گوش
خبر کے رسیدے بسلطانِ ہوش

مرا لفظِ شیریں خوانندہ داد
ترا سمعِ دراکِ دانندہ داد

مدام ایں دو چوں حاجباں بر درند
ز سلطاں بہ سلطاں خبر میبرند

چہ اندیشی از خود کہ فعلم نکوست
از آں در نگہ کن کہ تقدیر او است

برد بوستانباں بہ ایوانِ شاہ
بتحفہ ثمر ہم ز بستانِ شاہ

بابِ نہم در توبہ

بیا اے کہ عمرت بہفتاد رفت
مگر خفتہ بودی کہ بر باد رفت

ہمہ برگِ بودن ہمے ساختی
بہ تدبیرِ رفتن نپرداختی

قیامت کہ بازارِ مینو نہند
منازل بہ اعمالِ نیکو دہند

بضاعت بچندانکہ آری بری
وگر مفلسی شرمساری بری

که بازار چندانکه آگنده تر — تہی دست را دل پراگنده تر

چو سرمایه امروز باطل کنی — ندانم که فردا چه حاصل کنی

ببازارِ محشر بضاعت فرست — پسندیده اے بنده طاعت فرست

ز پنجه درم پنج اگر کم شود — دلت ریش سرپنجۂ غم بود

چو پنجاه سالت بروں شد ز دست — غنیمت شمر پنج روزے که هست

اگر مرده مسکیں زباں داشتے — به فریاد و زاری فغاں داشتے

که اے زنده چوں هست امکانِ گفت — لب از ذکر چوں مرده برهم مخفت

چو مارا به غفلت بشد روزگار — تو بارے دمے چند فرصت شمار

حکایتِ پیرِ مرد و تحسّر بر روزگارِ جوانی

شبے در جوانی و طیبِ نعم — جواناں نشستیم چندے بہم

چو بلبل سرایاں چو گل تازه روے — ز شوخی در افگنده غلغل بکوے

جهاندیده پیرے ز ما بر کنار — ز دورِ فلک لیلِ مویش نهار

چو فندق زباں از سخن بسته بود — نه چوں ما لب از خنده چوں پسته بود

جوانے بدو گفت کاے پیرِ مرد — چه در کنجِ حسرت نشینی بدرد

یکے سر بر آر از گریبانِ غم — به آرامِ دل با جواناں بچم

بر آورد سر سالخورد از نهفت — جوابش نگر تا چه پیرانه گفت

چو بادِ صبا بر گلستاں وزد — چمیدن درختِ جواں را سزد

چمد تا جواں است و سرسبز خوید — شکسته شود چوں بزردی رسید

بہاراں که بید آورد بید مشک — بریزد درختِ کہن برگِ خشک

نزیبد مرا با جواناں چمید — که بر عارضم صبحِ پیری دمید

بقید اندرم جرّه بازے که بود — دمادم سرِ رشته خواهد ربود

شما راست نوبت بریں خوانِ نشست — که ما از تنعّم بشستیم دست

چو بر سر نشست از بزرگی غبار
دگر چشمِ عیشِ جوانی مدار

مرا برف بارید بر پرِّ زاغ
نشاید چو بلبل تماشاے باغ

کند جلوه طاؤسِ صاحب جمال
چه میخواہی از بازِ برکنده بال

مرا غلّه نیک آمد اندر درو
شمارا کنوں مے دمد سبزہ نو

گلستانِ مارا طراوت گذشت
که گلدسته بندد چو پژمرده گشت

مرا تکیه جانِ پدر بر عصاست
دگر تکیه بر زندگانی خطاست

مسلّم جواں را رسد برپاے جست
که پیراں برند استعانت بدست

گلِ سرخ رویم نگر زرّ ناب
فرو رفت چوں زرد شد آفتاب

ہوس پختن از کودکِ ناتمام
چناں زشت نبود که از پیرِ خام

مرا مے بباید چو طفلاں گریست
ز شرمِ گناہاں نه طفلانه زیست

نکو گفت لقماں که نازیستن
به از سالہا بر خطا زیستن

ہم از بامداداں درِ کلبه بست
به از سود و سرمایه دادن ز دست

جواں تا رساند سیاہی به نور
برد پیرِ مسکیں سپیدی بگور

گفتار اندر غنیمت شمردنِ قوّتِ جوانی پیش از ضعفِ پیری

جوانا رہِ طاعت امروز گیر
که فردا جوانی نیاید ز پیر

فراغِ دلت ہست و نیروے تن
چو میداں فراخ است گوئے بزن

من ایں روز را قدر نشناختم
بدانستم اکنوں که در باختم

قضا روزگارے ز من در ربود
که ہر روز ازوے شبِ قدر بود

چه کوشش کند پیرِ خر زیرِ بار
تو مے رو که بر بادپائی سوار

شکسته قدح گر ببندند چست
نیاورد خواہد بہاے درست

کنوں کوفتادت بغفلت ز دست　　طریقے ندارد بجز باز بست
کہ گفتت بہ جیحوں در انداز تن　　چو افتادۂ دست و پائے بزن
بغفلت بدادی ز دست آبِ پاک　　چہ چارہ کنوں جز تیمم بخاک
چو از چابکاں در دویدن گرو　　نبردی ہم افتان و خیزاں برو
گر آں بادپایاں برفتند تیز　　تو بے دست و پا از نشستن بخیز

حکایت در معنیٔ ادراک پیش از فوت

شبے خوابم اندر بیابانِ فید　　فرو بست پائے دویدن بقید
شتربانے آمد بہ ہول و ستیز　　زمامِ شتر بر سرم زد کہ خیز
مگر دل نہادی بمردن ز پس　　کہ بر مے نخیزی بہ بانگِ جرس
مرا ہمچو تو خوابِ خوش در سر است　　ولیکن بیاباں بہ پیش اندر است
تو کز خوابِ نوشیں بہ بانگِ رحیل　　نخیزی دِگر کے رسی در سبیل
فرو کوفت طبلِ شتر ساروان　　بمنزل رسید اوّلیں کاروان
خنک ہوشیارانِ فرخندہ بخت　　کہ پیش از دہل زن بسازند رخت
بہ خفتگاں تا بر آرند سر　　نہ بینند رہ رفتگاں را اثر
سبق بُرد رہرو کہ برخاست زود　　پس از نقل بیدار بودن چہ سود
چو شیبت در آمد بروئے شباب　　شبت روز شد دیدہ برکن ز خواب
من آں روز برکندم از عمر اُمید　　کہ افتادم اندر سیاہی سپید
دریغا کہ بگذشت عمرِ عزیز　　بخواہد گذشت ایں دمِ چند نیز
گذشت آنچہ در ناصوابی گذشت　　ور ایں نیز دم در نیابی گذشت
کنوں وقتِ تخم است اگر پروری　　گر اُمید داری کہ خرمن بری
بشہرِ قیامت مرو تنگ دست　　کہ وجہے ندارد بحسرت نشست
گرت چشمِ عقل است تدبیرِ گور　　کنوں کن کہ چشمت نخوردست مور

بمایه توان اے پسر سود کرد — چہ سود افتد آنرا کہ سرمایہ خورد
کنون کوش کاب از کمر درگذشت — نہ وقتے کہ سیلاب از سر گذشت
کنونت کہ چشم است اشکے ببار — زبان در دہان است عذرے بیار
نہ پیوستہ باشد رواں در بدن — نہ ہموارہ گردد زباں در دہن
ز دانندگاں بشنو امروز قول — کہ فردا نکیرت بپرسد ز ہول
غنیمت شمار ایں گرامی نفس — کہ بے مرغ قیمت ندارد قفس
مکن عمر ضائع بہ افسوس و حیف — کہ فرصت عزیز است والوقت سیف

حکایت

قضا زندۂ را رگِ جاں برید — دگر کس بمرگش گریباں درید
چنیں گفت بینندۂ تیز ہوش — چو فریاد و زاری رسیدش بگوش
ز دستِ شما مردہ بر خویشتن — گرش دست بودے دریدے کفن
کہ چندیں ز تیمار و دردم مپیچ — کہ روزے دو پیش از تو کردم بسیچ
فراموش کردی مگر مرگِ خویش — کہ مرگِ منت ناتواں کرد و ریش
محقق چو بر مردہ ریزد گلش — نہ بر وے کہ بر خود بسوزد دلش
ز ہجرانِ طفلے کہ در خاک رفت — چہ نالی کہ پاک آمد و پاک رفت
تو پاک آمدی بر حذر باش و پاک — کہ ننگ است ناپاک رفتن بخاک
کنوں باید ایں مرغ را پائے بست — نہ وقتے کہ سررشتہ بردت ز دست
نشستی بجاے دگر کس بسے — نشیند بجاے تو دیگر کسے
اگر پہلوانی وگر تیغ زن — نخواہی بدر برد الا کفن
خرِ وحشی گر بگسلاند کمند — چو در ریگ ماند شود پائے بند
ترا نیز چنداں بود دستِ زور — کہ پایت نرفت است در ریگِ گور
منہ دل بریں سالخوردہ مکاں — کہ گنبد نپاید برو گردگاں

چو دی رفت و فردا نیاید بدست | حساب از ہمیں یک نفس کن کہ ہست

حِکایت

میانِ دو تن دُشمنی بُود و جنگ | سر از کبر بر یک دِگر چُوں پلنگ
زِ دیدارِ ہم تا بحدّے رماں | کہ بر ہر دو تنگ آمدے آسماں
یکے را اجل بر سر آورد جَیش | سر آمد برو رُوزگارانِ عَیش
بد اندیشِ وَے را دُروں شاد گشت | بگورش پس از مُدّتے بر گذشت
شبستانِ گورش در اندُودہ دِید | کہ وقتے سرایش زر اندُودہ دِید
زِ رُوے عداوت بیازُوے زور | یکے تختہ بر کندش از رُوے گور
سرِ تاجور دِیدش اندر مغاک | دو چشمِ جہاں بینش آگندہ خاک
وُجُودش گرفتارِ زندانِ گور | تنش طُعمۂ کرم و تاراجِ مور
زِ دَورِ فلک بدرِ رُویش ہلال | زِ جَورِ زماں سروِ قدش خِلال
کفِ دست سرپنجۂ زور مند | جُدا کردہ ایّام بندش زِ بند
چُنانش برو رحمت آمد زِ دِل | کہ بسرشت بر خاکش از گریہ گل
پشیماں شُد از کردۂ خُوے زِشت | بفرمُود بر سنگِ گورش نبشت
مکُن شادمانی بمرگِ کسے | کہ دہرت پس از وَے نماند بسے
شنید ایں سخُن عارِفِ ہوشیار | بنالید کاے قادِرِ کردگار
عجب گر تو رحمت نیاری برو | کہ بگرِیست دُشمن بزاری برو
تنِ ما شود نیز رُوزے چُناں | کہ بر وَے بسوزد دِلِ دُشمناں
مگر در دِلِ دوست رحم آیدم | چو بیند کہ دُشمن ببخشایدم
بجائے رسد کار سر دیر و زُود | کہ گوئی در و دِیدہ ہرگز نبُود
زدم تیشہ یک رُوز بر تلِّ خاک | بگوشم آمدم نالۂ دردناک
کہ زنہار اگر مردی آہستہ تر | کہ چشم و بنا گوش و رُوے است و سر

حکایتِ پدر و دختر

شبے خفتہ بودم بعزمِ سفر　　گرفتم پیٔے کاروانے سحر
برآمد یکے سہمگیں باد گرد　　کہ بر چشمِ مردم جہاں تیرہ کرد
برہ بر یکے دخترِ خانہ بود　　بمعجر غبار از پدر مے زدود
پدر گفتش اے نازنیں چہرِ من　　کہ شوریدہ داری دِل از مہرِ من
نخنداں نشیند دریں دیدہ گرد　　کہ بازش بمعجر تواں پاک کرد
ترا نفسِ رعنا چو سرکش ستور　　دواں مے برد تا بسر شیبِ گور
اجل ناگہت بگسلاند رکیب　　عناں باز نتواں گرفت از نشیب
خبر داری از استخوانی قفس　　کہ جانِ تو مرغ است و نامش نفس
چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید　　دگر رہ نگردد بہ سعیِ تو صید
نگہدار فرصت کہ عالم دمیست　　دمے پیشِ دانا بہ از عالمیست
سکندر کہ بر عالمے حکم داشت　　در آندم کہ بگذشت و عالم گذاشت
میسر نبودش کزو عالمے　　ستانند و مہلت دہندش دمے
برفتند و ہر کس درود آنچہ کشت　　نماند بجز نامِ نیکو و زشت
چرا دل بریں کارواں گہ نہیم　　کہ یاراں برفتند و ما بر رہیم
پس از ما ہمیں گل دہد بوستاں　　نشینند با یکدِگر دوستاں
دل اندر دِلارامِ دُنیا مبند　　کہ ننشست با کس کہ دِل بر نکند
چو در خاکدانِ لحد خفت مرد　　قیامت بیفشاند از روے گرد
سر از جیبِ غفلت برآور کنوں　　کہ فردا نماند بہ حسرت نگوں
تو چوں خواہی آمد بشیراز در　　سر و تن بشوئی زِ گردِ سفر
پس اے خاکسارِ گنہ عنقریب　　سفر کردہ خواہی بشہرِ غریب
بباراں از دو سر چشمۂ دیدہ جوے　　ہر آلایشے داری از خود بشوے

حکایت

یکے بُرد بر پادشاہے ستیز ۔۔۔ بدُشمن سپُردش کہ خُونش بریز

گرفتار در دستِ آں کینہ توز ۔۔۔ ہمے گُفت با خُود بزاری وسُوز

اگر دوست بر خُود نیازردمے ۔۔۔ کے از دستِ دُشمن جفا بُردمے

تو از دوست گر عاقلی برمگرد ۔۔۔ کہ دُشمن نیارد نگہ در تو کرد

بناچار دُشمن بدرّدش پوست ۔۔۔ رفیقے کہ بر خُود بیازرد دوست

تو با دوست یکدِل شو و یک سخُن ۔۔۔ کہ خُود بیخ دُشمن برآرد زبُن

نہ پندارم ایں زشت نامی نکوست ۔۔۔ بخشنودیِ دُشمن آزارِ دوست

حکایت

ہمے یادم آید زِ عہدِ صِغر ۔۔۔ کہ عیدے برُوں آمدم با پدر

ببازیچہ مشغُولِ مردُم شُدم ۔۔۔ در آشوبِ خلق از پدر گُم شُدم

بر آوردم از ہول و وحشت خرُوش ۔۔۔ پدر ناگہانم بمالید گوش

کہ اے شوخ چشم آخرت چند بار ۔۔۔ بگفتم کہ دستم ز دامن مدار

بہ تنہا نداند شُدن طِفلِ خرد ۔۔۔ کہ مُشکِل بوَد راہِ نادیدہ بُرد

تو ہم طِفلِ راہی بسعی اے فقیر ۔۔۔ برو دامنِ نیک مرداں بگیر

مکُن با فرومایہ مردُم نشست ۔۔۔ چو کردی زِ ہیبت فروشوے دست

بفتراکِ پاکاں درآویز چنگ ۔۔۔ کہ عارف ندارد ز دریُوزہ ننگ

مُریداں بقوّت زِ طِفلاں کم اند ۔۔۔ مشائخ چو دیوارِ مُستحکم اند

بیاموز رفتار ازاں طِفلِ خرد ۔۔۔ کہ چُوں استعانت بدیوار بُرد

زِ زنجیرِ ناپارسایاں برست ۔۔۔ کہ در حلقۂ پارسایاں نشست

اگر حاجتے داری ایں حلقہ گیر ۔۔۔ کہ سُلطاں ازیں در ندارد گزیر

برو خوشہ چیں باش سعدی صِفت ۔۔۔ کہ گرد آوری خرمنِ معرِفت

حکایتِ خرمن سوز

یکے غلہ مرداد مہ تودہ کرد | زِ تیمارِ دے خاطر آسودہ کرد
شبے مست شد و آتشے بر فروخت | نگوں بخت کالیوہ خرمن بسوخت
دگر روز در خوشہ چیدن نشست | کہ یک جو زِ خرمن نماندش بدست
چو سرگشتہ دیدند درویش را | یکے گفت پروردۂ خویش را
نخواہی کہ باشی چنیں تیرہ روز | بہ دیوانگی خرمنِ خود مسوز
گر از دست عمرت شد اندر بدی | تو آنی کہ در خرمن آتش زدی
فضیحت بُود خرمن اندوختن | پس از خرمنِ خویشتن سوختن
مکن جانِ من تخمِ دیں ریز و داد | مدہ خرمنِ نیک نامی بہ باد
چو برگشتہ بختے در افتد بہ بند | ازو نیک بختاں بگیرند پند
تو پیش از عقوبت درِ عفو کوب | کہ سودے ندارد فغاں زیرِ چوب
بر آر از گریبانِ غفلت سرت | کہ فردا نماند خجل در برت

حکایت

یکے متفق بُود بر منکرے | گذر کرد بر وے نکو محضرے
نشست از خجالت عرق کردہ روے | کہ آیا خجل گشتم از شیخ کوے
شنید ایں سخن پیرِ روشن رواں | برو بر بشورید و گفت اے جواں
نیاید ہمے شرمت از خویشتن | کہ حق حاضر و شرم داری زِ من
نیاسائی از جانبِ ہیچ کس | برو جانبِ حق نگہ دار و بس
چناں شرم دار از خداوندِ خویش | کہ شرمت زِ بیگانگان است و خویش

حکایت

بلندی کُند گرد بر جائے پاک | چو زِشتش نماید رہیچہ شد بہ خاک

تو آزادی از ناپسندیدہا — نترسی کہ بر وے رسند دیدہا
میندیش ازاں بندۂ پر گناہ — کہ از خواجہ آبق شود چندگاہ
اگر باز گردد بصدق و نیاز — بزنجیر و بندش نیارند باز
بکیں آوری با کسے بر ستیز — کہ از وے گزیرت بود یا گریز
کنوں کرد باید عمل را حساب — نہ وقتے کہ منشور گردد کتاب
کسے گرچہ بد کرد و بد ہم نکرد — کہ پیش از قیامت غمِ خود بخورد
گر آئینہ از آہ گردد سیاہ — شود روشن آئینۂ دل بہ آہ
بترس از گناہانِ خویش ایں نفس — کہ روزِ قیامت نترسی ز کس

حکایت

غریب آمدم در سوادِ حبش — دل از دہر فارغ سر از عیش خوش
بسیج سفر کردم اندر نفس — بیاباں گرفتم چو مرغ از قفس
برہ بر یکے دکّہ دیدم بلند — تنے چند مسکیں درو پاے بند
یکے گفت کایں بندیاں شب رواند — نصیحت نگیرند و حق نشنوند
چو بر کس نماند ز دستت ستم — ترا گر جہاں شحنہ گیرد چہ غم
نکو نام را کس نگیرد اسیر — بترس از خدا و مترس از امیر
نیاوردہ عامل غش اندر میاں — نیندیشد از رفع دیوانیاں
دگر عفتش را فریب است زیر — زبانِ حسابش نگردد دلیر
چو خدمت پسندیدہ آرم بجاے — نیندیشم از دشمنِ تیرہ راے
اگر بندہ کوشش کند بندہ وار — عزیزش بدارد خداوندگار
وگر کند راے است در بندگی — ز جانداری افتد بخربندگی
قدم پیش نہ کز ملک بگذری — کہ گر باز مانی ز دد کمتری

حکایت

یکی را به چوگان شه دامغان — بزد تا چو طبلش برآمد فغان
شب از بیقراری نیارست خفت — برو پارسائی گذر کرد و گفت
بشب گر ببردی بر شحنه سوز — گنه آبرویت نبردی بروز
کسی روز محشر نگردد خجل — که شبها بدرگه برد سوز دل
اگر هوشمندی ز داور بخواه — شب توبه تقصیر روز گناه
هنوز ار سر صلح داری چه بیم — در عذرخواهان نبندد کریم
کریمی که آوردت از نیست هست — عجب گر بیفتی نگیردت دست
اگر بندهٔ دست حاجت برآر — وگر شرمسار آب حسرت ببار
نیامد برین در کسی عذرخواه — که سیل ندامت نشستش گناه
نریزد خدا آبروی کسی — که ریزد گنه آب چشمش بسی

باب دهم در مناجات

بیا تا برآریم دستی ز دل — که نتوان برآورد فردا ز گل
بفصل خزان در نبینی درخت — که بی برگ ماند ز سرمای سخت
برآرد تهی دستهای نیاز — ز رحمت نگردد تهیدست باز
مپندار از آن در که هرگز نبست — که نومید گردد برآورده دست
همه طاعت آرند و مسکین نیاز — بیا تا بدرگاه مسکین نواز
چو شاخ برهنه برآریم دست — که بی برگ ازین بیش نتوان نشست
خداوندگارا نظر کن بجود — که جرم آمد از بندگان در وجود
گنه آید از بندهٔ خاکسار — به امید عفو خداوندگار
کریما به رزق تو پرورده ایم — به انعام و لطف تو خو کرده ایم

گدا چون کرم بیند و لطف و ناز — نگردد ز دنبال بخشندہ باز
چو ما را بدنیا تو کردی عزیز — بہ عقبیٰ ہمین چشم داریم نیز
عزیزی و خواری تو بخشی و بس — عزیز تو خواری نہ بیند ز کس
خدایا بہ عزت کہ خوارم مکن — بہ ذل گنہ شرمسارم مکن
مسلط مکن چون منی بر سرم — ز دست تو بہ گر عقوبت برم
بگیتی بتر زین نباشد بدے — جفا بردن از دست ہمچون خودے
مرا شرمساری ز روئے تو بس — دگر شرمسارم مکن پیش کس
گرم بر سر افتد ز تو سایۂ — سپہرم بود کمترین پایۂ
اگر تاج بخشی سر افرازدم — تو بردار تا کس نیندازدم

حکایت

تنم مے بلرزد چو یاد آورم — مناجات شوریدۂ در حرم
کہ مے گفت با حق بہ زاری بسے — میفکن کہ دستم نگیرد کسے
بہ لطفم بخوان یا بران از درم — ندارد بجز آستانت سرم
تو دانی کہ مسکین و بیچارہ ام — فرو ماندہ با نفس امارہ ام
نمے تازد این نفس سرکش چنان — کہ عقلش تواند گرفتن عنان
کہ با نفس و شیطان بر آید بہ زور؟ — نبرد پلنگان نیاید ز مور
بمردان راہت کہ راہے بدہ — وزین دشمنانم پناہے بدہ
خدایا بہ ذات خداوندیت — بہ اوصاف بے مثل و مانندیت
بہ لبیک حجاج بیت الحرام — بمدفون یثرب علیہ السلام
بہ تکبیر مردان شمشیر زن — کہ مرد وغا را شمارند زن
بہ طاعات پیران آراستہ — بہ صدق جوانان نو خاستہ
کہ ما را دران ورطۂ یک نفس — ز ننگ دو گفتن بہ فریاد رس

امیدست از آنانکہ طاعت کنند ۔ کہ بے طاعتاں را شفاعت کنند

بہ پاکاں کز آلایشم دور دار ۔ وگر زلتے رفت معذور دار

بہ پیرانِ پشت از عبادت دوتا ۔ زِ شرمِ گنہ دیدہ بر پشتِ پا

کہ چشمم زِ روئے سعادت مبند ۔ زبانم بہ وقتِ شہادت مبند

چراغِ یقینم فرا راہ دار ۔ ز بد کردنم دست کوتاہ دار

بگرداں زِ نادیدنی دیدہ ام ۔ مدہ دست بر ناپسندیدہ ام

من آں ذرہ ام در ہوائے تو نیست ۔ وجود و عدم در ظلالم یکیست

ز خورشیدِ لطفت شعاعے بسم ۔ کہ جز در شعاعت نہ بیند کسم

بدے را نگہ کن کہ بہتر کسست ۔ گدا را زِ شاہ التفاتے بسست

مرا گر بگیری بہ انصاف و داد ۔ بنالم کہ عفوت نہ ایں وعدہ داد

خدایا بہ ذلت مراں از درم ۔ کہ صورت نہ بندد درِ دیگرم

ور از جہل غائب شدم روز چند ۔ کنوں کامدم در برویم مبند

چہ عذر آرم از ننگِ تردامنی ۔ مگر عجز پیش آورم کاے غنی

فقیرم بہ جرمِ گناہم مگیر ۔ غنی را ترحم بود بر فقیر

چرا باید از ضعفِ حالم گریست ۔ اگر من ضعیفم پناہم قوی است

خدایا بہ غفلت شکستیم عہد ۔ چہ زور آورد با قضا دستِ جہد

چہ بر خیزد از دستِ تدبیرِ ما ۔ ہمیں نکتہ بس عذرِ تقصیرِ ما

ہمہ ہرچہ کردم تو برہم زدی ۔ چہ قوت کند با خدائی خودی

نہ من سر زِ حکمت بدر مے برم ۔ کہ حکمت چنیں مے رود بر سرم

حکایت

سیہ چردہ را کسے زشت خواند ۔ جوابے بگفتش کہ حیراں بماند

نہ من صورتِ خویش خود کردہ ام ۔ کہ عیبم شماری کہ بد کردہ ام

ترا با من از زشتِ روئیم چه کار ‎ ‎ نه آخر منم زشت و زیبا نگار

از آنم که بر سر نبشتی ز پیش ‎ ‎ نه کم کردد اے بنده پرور نه بیش

تو دانائی آخر که قادر نیم ‎ ‎ توانا ئے مطلق توئی من کیم

گرم ره نمائی رسیدم به خیر ‎ ‎ وگر گم کنی باز ماندم ز سیر

جہاں آفرین گر نه یاری کند ‎ ‎ کجا بنده پرہیزگاری کند

حکایت

چه خوش گفت درویش کوتاه دست ‎ ‎ که شب توبه کرد و سحرگه شکست

گر او توبه بخشد بماند درست ‎ ‎ که پیمانِ ما بے ثبات است و سست

بحقت که چشمم ز باطل بدوز ‎ ‎ بنورت که فردا بنارم مسوز

ز مسکینیم روے در خاک رفت ‎ ‎ غبارِ گناهم بر افلاک رفت

تو یک نوبت اے ابرِ رحمت ببار ‎ ‎ که در پیشِ باراں نپاید غبار

ز جرمم دریں مملکت جاه نیست ‎ ‎ ولیکن به ملکِ دگر راه نیست

تو دانی ضمیرِ زباں بستگاں ‎ ‎ تو مرہم نہی بر دلِ خستگاں

حکایت

شنیدم که مستے ز تابِ نبید ‎ ‎ بمقصورۂ مسجدے در دوید

بنالید بر آستانِ کرم ‎ ‎ که یا رب بفردوس اعلیٰ برم

مؤذن گریباں گرفتش که ہیں ‎ ‎ سگ و مسجد اے فارغ از عقل و دیں

چه شایسته کردی که خواہی بہشت ‎ ‎ نمے زیبدت ناز با روئے زشت

بگفت ایں سخن پیر و بگریست مست ‎ ‎ که مستم بدار از من اے خواجه دست

عجب داری از لطفِ پروردگار ‎ ‎ که باشد گنہگارے امیدوار

ترا مے نگویم که عذرم پذیر ‎ ‎ درِ توبه باز است و حق دستگیر

همے شرم دارم ز لطفِ کریم | کہ خوانم گُنہ پیشِ عفوش عظیم
کسے را کہ پیری در آرد ز پاے | چو دستش نگیرد نخیزد ز جاے
من آنم ز پا اندر اُفتادہ پیر | خُدایا بہ غفلت تو ام دستگیر
نگویم بزرگی و جاہم ببخش | فرو ماندگی و پناہم ببخش
اگر یارے اندک زلل داندم | بہ نابخردی شہرہ گرداندم
تو بینا و ما خائف از یکدگر | کہ تو پردہ پوشی و ما پردہ در
بر آوردہ مردم ز بیروں خروش | تو بینندہ در پردہ پردہ پوش
بنادانی ار بندگاں سر کشند | خُداوندگاراں قلم در کشند
اگر جُرم بخشی بمقدارِ جُود | نماند گرفتارے اندر وُجُود
اگر خشم گیری بقدرِ گُناہ | بدوزخ فرست و ترازو مخواہ
گرم دست گیری بجائے رسم | وگر بفگنی بر نگیرد کسم
کہ زور آورد گر تو یاری دہی | کہ گیرد چو تو رستگاری دہی
دو خواہند بودن بمحشر فریق | ندانم کدامی دہندم طریق
عجب گر بُود راہم از دستِ راست | کہ از دستِ من جز کژی برنخاست
دلم میدہد وقت وقت ایں اُمید | کہ حق شرم دارد ز مُوئے سپید
عجب دارم ار شرم دارد ز من | کہ شرمم نمے آید از خویشتن
نہ یُوسف کہ چندیں بلا دید و بند | چو حکمش رواں گشت و قدرش بلند
گُنہ عفو کرد آلِ یعقُوب را | کہ معنی بُود صُورتِ خُوب را
بکردارِ بد شاں مُقید نہ کرد | بضاعاتِ مُزجاتِ شاں رد نکرد
زِ لُطفت ہمیں چشم داریم نیز | بدیں بے بضاعت ببخش اے عزیز

بضاعت نیاوردم اِلّا اُمید
خُدایا زِ عفوم مکن نا اُمید

مُنتخباتِ شاہنامہ

گُفتارِ اندر فراہم آوردنِ شاہنامہ

سخن ہر چہ گویم ہمہ گفتہ اند
برِ باغِ دانش ہمہ رفتہ اند

اگر بر درختِ برومند جاے
نیابم کہ از بر شدن نیست راے

کسے کو شود زیرِ نخلِ بلند
ہماں سایہ زو باز دارد گزند

توانم مگر پایگہ ساختن
برِ شاخِ آں سروِ سایہ فگن

کزیں نامۂ نامور شہریار
بہ گیتی بمانم یکے یادگار

تو ایں را دروغ و فسانہ مداں
بہ یکساں روش در زمانہ مداں

ازو ہر چہ اندر خورد با خرد
دگر بر رہِ رمز و معنی برد

یکے نامہ بد از گہِ باستاں
فراواں بدو اندروں داستاں

پراگندہ در دستِ ہر موبدے
ازو بہرۂ بردہ ہر بخردے

یکے پہلواں بود دہقاں نژاد
دلیر و بزرگ و خردمند و راد

پژوہیدۂ روزگارِ نخست
گذشتہ سخنہا ہمہ باز جست

ز ہر کشورے موبدے سالخوردہ — بیاورد و ایں نامہ را گرد کرد
بپرسیدشاں از نژادِ کیاں — وزاں نامداراںِ فرّخ گواں
کہ گیتی بہ آغاز چوں داشتند — کہ ایدوں بما خوار بگذاشتند
چہ گونہ سر آمد بہ نیک اختری — بر ایشاں ہمہ روزِ کُند آوری
بگفتند پیشش یکایک مہاں — سخنہائے شاہان و گشتِ جہاں
چو بشنید از ایشاں سپہبد سخن — یکے نامور نامہ افگند بُن
چناں یادگارے شد اندر جہاں — برو آفریں از کہان و مہاں

گفتار در سرگذشتِ دقیقی شاعر

چو از دفتر ایں داستانہا بسے — ہمے خواند خوانندہ بر ہر کسے
جہاں دل نہادہ بدیں داستاں — ہماں بخرداں و ہماں راستاں
جوانے بیامد گشادہ زباں — سخنگوے و خوش طبع و روشن رواں
بنظم آرم ایں نامہ را گفت من — ازو شادماں شد دلِ انجمن
جوانیش را خوے بد یار بود — ابا بد ہمیشہ بہ پیکار بود
برو تاختن کرد ناگاہ مرگ — نہادش بسر بر یکے تیرہ ترگ
بداں خوے بد جانِ شیریں بداد — نبود از جہاں دلش یک روز شاد
یکایک ازو بخت برگشتہ شد — بدستِ یکے بندہ بر کشتہ شد
ز گشتاسب و ارجاسب بیتے ہزار — بگفت و سر آمد برو روزگار
برفت او و ایں نامہ ناگفتہ ماند — چناں بختِ بیدارِ او خفتہ ماند

ببخش عفو یا رب گناہ ورا
بیفزائے در حشر جاہ ورا

گفتار اندر بنیاد نهادن کتاب و اندرز دوست درین باب

دلِ روشنِ من چو پُرگشت ازوے سُوے تختِ شاہِ جہاں کرد رُوے
کہ ایں نامہ را دست پیش آورم ز دفتر بہ گفتارِ خویش آورم
بپُرسیدم از ہر کسے بے شُمار بترسیدم از گردشِ رُوزگار
مگر خُود درنگم نباشد بسے ببایدسپُردن بہ دیگر کسے
و دیگر کہ گنجم وفادار نیست ہماں رنج را کس خریدار نیست
زمانہ سراے پُر از جنگ بُود بجویندگاں بر جہاں تنگ بُود
بریں گُونہ یک چند بگزاشتم سخُن را نہُفتہ ہمے داشتم
ندیدم کسے کش سزاوار بُود بگُفتارِ ایں مر مرا یار بُود
زِ نیکو سخُن بہ چہ اندر جہاں برو آفریں از کہان و مہاں
اگر نبُودے سخُن از خُداے نبی کے بُدے نزدِ ما رہنُماے
بشہرم یکے مہرباں دوست بُود تو گفتی کہ با من بیک پوست بُود
مرا گُفت خُوب آمد ایں راےِ تو بہ نیکی خرامد مگر پاے تو
نوشتہ من ایں نامۂ پہلوی بہ پیشِ تو آرم مگر نغنوی
گشادہ زبان و جوانیت ہست سخُن گُفتنِ پہلوانیت ہست
شو ایں نامۂ خُسرواں بازگوے بدیں جوے نزدِ مہاں آبروے
چو آورد ایں نامہ نزدیکِ من برافروخت ایں جانِ تاریکِ من

اندر ستایشِ منصُور بن محمّد

بدیں نامہ چُوں دست کردم دراز یکے مہترے بُود گردن فراز

جوان بود از گوهر پهلوان   خردمند و بیدار و روشن روان
خداوند رای و خداوند شرم   سخن گفتن خوب و آوای نرم
مرا گفت کز من چه آید همی   که جانت سخن بر گراید همی
بچیزی که باشد مرا دسترس   بکوشم نیازت نیارم بکس
همی داشتم چون یکی تازه سیب   که از باد ناید بمن بر نهیب
بکیوان رسیدم ز خاک نژند   ازان نیک دل نامدار ارجمند
بچشمش همان خاک و هم سیم و زر   کریمی بدو یافته زیب و فر
سراسر جهان پیش او خوار بود   جوانمرد بود و وفادار بود
چنان نامور گم شد از انجمن   چو از باد سرو سهی در چمن
دریغ آن کمربند و آن گردگاه   دریغ آن کئی برز و بالای شاه
نه زو زنده بینم نه مرده نشان   بدست نهنگان مردم کشان
گرفتار دل زو شده نا امید   روان لرز لرزان بکردار بید
ستم باد بر جان آن ماه و سال   کجا بر تن شاه شد بد سگال
یکی پند آن شاه یاد آورم   ز کژی روان سوی داد آورم
مرا گفت کاین نامهٔ شهریار   اگر گفته آید بشاهان سپار
دل من بگفتار او رام شد   روانم بدین بن شاد و پدرام شد
چو جان رهی پند او کرد یاد   دلم گشت از پند او راد و شاد
بدین نامه من دست کردم دراز   بنام شهنشاه گردن فراز

در ستایش سلطان محمود

جهان آفرین تا جهان آفرید   چنو شهریاری نیامد پدید
خداوند تاج و خداوند تخت   جهاندار و پیروز و بیدار بخت
چو خورشید بر گاه بنمود تاج   زمین شد بکردار تابنده عاج

چه گوئی که خورشید تابان که بود — کز و در جهان روشنائی فزود
ابو القاسم آن شاه پیروز بخت — نهاد از بر تاج خورشید تخت
ز خاور بیاراست تا باختر — پدید آمد از فر او کان زر
مرا اختر خفته بیدار گشت — بمغز اندر اندیشه بسیار گشت
چو دانستم آمد زمان سخن — کنون نو شود روزگار کهن
بر اندیشهٔ شهریار زمین — بخفتم شبی دل پر از آفرین
دل من چو نور اندر آن تیره شب — نخفته گشاده دل و بسته لب
چنان دید روشن روانم بخواب — که رخشنده شمعی بر آمد ز آب
همه روی گیتی شب لاجورد — ازان شمع گشتی چو یاقوت زرد
در و دشت بر سان دیبا شدے — یکی تخت پیروزه پیدا شدے
نشسته برو شهریارے چو ماه — یکی تاج بر سر بجاے کلاه
رده بر کشیده سپاه از دو میل — بدست چپش هفت صد ژنده پیل
یکی پاک دستور پیشش بپاے — بداد و بدین شاه را رهنمای
مرا خیره گشتی سر از فر شاه — وزان ژنده پیلان و چندان سپاه
چو آن چهرهٔ خسروی دیدمے — ازان نامداران بپرسیدمے
که این چرخ و ماه است یا تاج وگاه — ستاره است پیش اندرین یا سپاه
یکی گفت این شاه روم است و هند — ز قنوج تا پیش دریاے سند
به ایران و توران ورا بنده اند — به راے و بفرمان او زنده اند
بیاراست روی زمین را بداد — بپرداخت زان تاج بر سر نهاد
جهاندار محمود شاه بزرگ — به آبشخور آرد همی میش و گرگ
ز کشمیر تا پیش دریاے چین — برو شهریاران کنند آفرین
چو کودک لب از شیر مادر بشست — به گهواره محمود گوید نخست
تو نیز آفرین کن که گویندهٔ — بدو نام جاوید جویندهٔ

نہ پیچد کسے سر زِ فرمانِ اوے — نیارد گزشتن زِ پیمانِ اوے
چو بیدار گشتم بجستم زِ جاے — چہ ما بہ شبِ تیرہ بُودم بہ پاے
برآں شہریار آفریں خواندہ ام — نبُودم درم جاں بر افشاندہ ام
بدِل گفتم ایں خواب را پاسخ است — کہ آوازہ اش در جہاں فرُّخ است
برو آفریں کو کُند آفریں — برآں بختِ بیدار تاج و نگیں
زِ فرّش جہاں شُد چو باغِ بہار — ہوا پُر زِ ابر و زمیں پُر نگار
زِ ابر اندر آمد بہنگام نم — جہاں شُد بکِردارِ باغِ ارم
بہ ایراں ہمہ خُوبی از دادِ اوست — جہاں شادماں از دِلِ شادِ اوست
بہ بزم اندرُوں آسمانِ وفا ست — برزم اندرُوں تیز دم اژدہا ست
بہ تن ژندہ پیل و بجاں جبرئیل — بکف ابرِ بہمن بہ دل رودِ نیل
سرِ بختِ بد خواہ با خشمِ اوے — چو دینار خوار است بر چشمِ اوے
نہ گنُد آوری گیرد از تاج و گنج — نہ دِل تیرہ دارد زِ رزم و زِ رنج
ہر آنکس کہ دارد زِ پروردگاں — از آزاد و از نیک دِل بردگاں
شہنشاہ را سر بسر دوست دار — بفرماں ببستہ کمر اُستوار
شُدہ ہر یکے شاہِ ہر کشورے — رواں نامِ شاں بر ہمہ منبرے

بر تخت نشستنِ جمشید پسرِ طہمورث و پیدا کردنِ آلاتِ جنگ و آموختنِ دیگر ہنرہا را بہ مردم

چو رفت از میاں نامور شہریار — پسر شُد بجاے پدر نامدار
گرانمایہ جمشید فرزندِ اوے — کمر بستہ و دِل پُر از پندِ اوے
برآمد برآں تختِ فرُّخ پدر — بہ رسمِ کیاں بر سرش تاجِ زر
کمر بست با فرِّ شاہنشہی — جہاں سر بسر گشتہ او را رہی

زمانه برآسود از داوری ‌‌ ‌ به فرمانِ او دیو و مرغ و پری

جہاں را فزوده بدو آبروے ‌ ‌ فروزاں شده تختِ شاہی بدوے

منم گفت با فرهٔ ایزدی ‌ ‌ همم شهریاری و هم موبدی

بداں را ز بد دست کوته کنم ‌ ‌ رواں را سوے روشنی ره کنم

نخست آلتِ جنگ را دست برد ‌ ‌ درِ نام جستن به گرداں سپرد

بفرِ کئی نرم کرد آهنا ‌ ‌ چو خود و زره کرد و چوں جوشنا

چو خفتان و چوں درع و برگستواں ‌ ‌ همه کرد پیدا به روشن رواں

بدیں اندروں سال پنجاه رنج ‌ ‌ ببرد و ازیں ساز بنهاد گنج

دگر پنجه اندیشهٔ جنگ کرد ‌ ‌ که پوشند هنگام جنگ و نبرد

ز کتّاں و ابریشم و موے و قز ‌ ‌ قصب کرد پرمایه دیبا و خز

بیاموختشاں رشتن و تافتن ‌ ‌ بتار اندروں پود را بافتن

چو شد بافته شستن و دوختن ‌ ‌ گرفتند ازو یکسر آموختن

چو ایں کرده شد سازِ دیگر نهاد ‌ ‌ زمانه بدو شاد و او نیز شاد

ز هر پیشه ور انجمن گرد کرد ‌ ‌ بدیں اندروں سال پنجاه خورد

گروهے که کاتوزیاں خوانیش ‌ ‌ به رسمِ پرستندگاں دانیش

جدا کردشاں از میانِ گروه ‌ ‌ پرستنده را جایگه کرد کوه

بداں تا پرستش بود کارِ شاں ‌ ‌ نواں پیشِ روشن جهاندارِشاں

صفے بر دگر دست بنشاندند ‌ ‌ همے نام نیساریاں خواندند

کجا شیر مردانِ جنگ آورند ‌ ‌ فروزندهٔ لشکر و کشور اند

کز ایشاں بود تختِ شاهی بجاے ‌ ‌ وز ایشاں بود نامِ مردی بپاے

نسودی سه دیگر گروه را شناس ‌ ‌ کجا نیست بر کس از ایشاں سپاس

بکارند و ورزند و خود بدروند ‌ ‌ بگاهِ خورش سرزنش نشنوند

ز فرماں سرآزاده خود ژنده پوش ‌ ‌ ز آوازِ بیغاره آسوده گوش

بر آسوده از داور و گفت و گوی — تن آباد و آباد گیتی بدوی
چه گفت آں سخنگوے آزاده مرد — کہ آزاده را کاهلی بنده کرد
چهارم کہ خوانند اهنوخوشی — همان دست ورزاں ابا سرکشی
کجا کار شاں همگناں پیشه بود — رواں شاں همیشه پر اندیشه بود
بدین اندروں سال پنجاه نیز — بخورد و ببخشید بسیار چیز
ازیں هر یکے را یکے پایگاه — سزاوار بگزید و بنمود راه
کہ تا هر کس اندازۂ خویش را — ببیند بداند کم و بیش را
ازاں پس کہ اینها شد آراستہ — شهنشاه با دانش و خواستہ
ز خارا گهر جست یک روزگار — همے کرد زو روشنی خواستار
بچنگ آمدش چند گونہ گهر — چو یاقوت و بیجاده و سیم و زر
ز خارا بافسوں بروں آورید — شد آراستہ بندها را کلید
دگر بویهاے خوش آورد باز — کہ دارند مردم ببویش نیاز
چو بان و چو کافور و چوں مشک ناب — چو عود و چو عنبر چو روشن گلاب
پزشکی و درمان هر درد مند — در تندرستی و راه گزند
همہ رازها نیز کرد آشکار — جهاں را نیامد چنو خواستار
گذر کرد ازاں پس بکشتی برآب — ز کشور بکشور بر آمد شتاب
چنیں سال پنجه بورزید نیز — ندید از هنر بر خرد بستہ چیز
جهاں کردنیها چو آمد پدید — بگیتی جز از خویشتن را ندید
چو آں کارهاے وے آمد بجاے — ز جاے مهی برتر آورد پاے
بفر کیانی یکے تخت ساخت — چه مایه بدو گوهر اندر نشاخت
چو خورشید تاباں میان هوا — نشستہ برو شاه فرماں روا
جهاں انجمن شد بر تخت اوے — ازاں بر شده فرۂ بخت اوے
بجمشید بر گوهر افشاندند — مر آں روز را روز نو خواندند

سرِ سالِ نَو ہُرمُزِ فرّو دِین
بر آسودہ از رنج تن دِل زکین

بنوروز نوشاہِ گیتی فروز
بر آں تخت بنشست فیروز روز

بزرگاں بہ شادی بیاراستند
مے و رُود و رامشگراں خواستند

چُنیں جشنِ فرّخ ازآں روزگار
بماندہ ازآں خسرواں یادگار

چُنیں سال سی صد ہمے رفت کار
ندیدند مرگ اندرآں روزگار

نیارشت کس کرد بیکارِئے
نہ بُد دزدمندی و بیمارِئے

بفرمانش مردم نہادہ دوگوش
زِ رامش جہاں پُر زِ آوائے نوش

چُنیں تا بر آمد بریں سالیاں
ہمے تافت از شاہ فرِّ کیاں

جہاں بُد بآرام زاں شاد کام
زِ یزداں بدو نَو بنَو بُد پیام

برگشتنِ جمشید از فرمانِ خُدا و برگشتنِ روزگار ازو

چو چندیں برآمد بریں روزگار
ندیدند جز خوبی از شہریار

جہاں سربسر گشتہ او را رہی
نشستہ جہاندار با فرّہی

یکایک بہ تختِ رہی بنگرید
بہ گیتی جز از خویشتن کس ندید

منی کرد آں شاہِ یزداں شناس
زِ یزداں بپیچید و شد ناسپاس

گِرانمایگاں را زِ لشکر بخواند
چہ مایہ سخُن پیشِ ایشاں براند

چُنیں گفت با سالخوردہ مہاں
کہ جز خویشتن را ندانم جہاں

ہُنر در جہاں ازمن آمد پدید
چو من تاجور تختِ شاہی ندید

جہاں را بخوبی من آراستم
زِ رُوئے زمیں رنج من کاستم

خُور و خوابِ و آرامِ تاں ازمن است
ہماں پوشش و کامِ تاں ازمن است

بزرگی و دیہیم و شاہی مراست
کہ گوید کہ جز من کسے پادشاست؟

بدارو و درماں جہاں گشت راست
کہ بیماری و مرگ کس را نکاست

جز ازمن کہ برداشت مرگ از کسے؟
دگر بر زمین شاہ باشد بسے

شما را ز من ہوش و جاں در تن است ۔ بمن نگرود ہر کہ آہرمن است
گر ایدوں کہ دانید من کردم ایں ۔ مرا خواند باید جہاں آفریں
ہمہ موبداں سر فگندہ نگوں ۔ چرا کس نیارست گفتن نہ چوں
چو ایں گفتہ شد فر یزداں ازوے ۔ گسست و جہاں شد پر از گفت و گوے
سہ و بیست سال از در بارگاہ ۔ پراگندہ گشتند یکسر سپاہ
منی چوں بہ پیوست با کردگار ۔ شکست اندر آورد و برگشت کار
چہ گفت آں سخن گوے با ترس و ہوش ۔ چو خسرو شدی بندگی را بکوش
بہ یزداں ہر آنکس کہ شد ناسپاس ۔ بدلش اندر آید ز ہر سو ہراس
بہ جمشید بر تیرہ گوں گشت روز ۔ ہمے کاست زو فر گیتی فروز
ازو پاک یزداں چو شد خشمناک ۔ بدانست و شد شاہ با ترس و باک
چو آزردہ شد پاک یزداں ازوے ۔ بداں درد و درماں ندیدند روے
ہمے راند جمشید خوں در کنار ۔ ہمے کرد پوزش بر کردگار
ہمے کاست زو فرۂ ایزدی ۔ بر آوردہ بر وے شکوہ بدی

داستانِ فریدوں

بخش کردنِ فریدوں جہاں را بہ پسرانِ خود

نہفتہ چو بیروں کشید از نہاں ۔ بسہ بہرہ کرد آفریدوں جہاں
یکے روم و خاور دگر ترک و چیں ۔ سوم دشتِ گرداں و ایراں زمیں
نخستیں بہ سلم اندروں بنگرید ۔ ہمہ روم و خاور مر اورا گزید
بفرمود تا لشکرے بر کشید ۔ گرازاں سوے خاور اندر کشید
بہ تختِ کیاں اندر آورد پاے ۔ ہمے خواندندیش خاور خداے

دگر تور را داد توران زمین　　ورا کرد سالارِ ترکان و چین
یکے لشکرے نام زد کرد شاه　　کشید آنگہے تور لشکر براه
بیامد به تختِ کئی بر نشست　　کمر بر میاں بست و بگشاد دست
بزرگاں برو گوہر افشاندند　　جہاں پاک توراں شہش خواندند
وز آں پس چو نوبت بایرج رسید　　مر او را پدر شہرِ ایراں گزید
ہم ایران و ہم دشتِ نیزه وراں　　ہماں تختِ شاہی و تاجِ سراں
بدو داد کو را سزا دید تاج　　ہماں تیغ و مُہر و ہماں تختِ عاج
سراں را کہ بُد ہوش و فرہنگ و رائے　　مر او را چہ خواندند ایراں خدائے
نشستند ہر سہ بآرام شاد　　چناں مرز بانانِ خسرو نژاد
بر آمد بریں روزگارے دراز　　زمانہ بدل در ہمے داشت راز
فریدونِ فرزانہ شد سال خورد　　بباغِ بہار اندر آورد گرد
بریں گونہ گردد سراسر سخن　　شود سست نیرو چو گردد کہن
چو آمد بکار اندروں تیرگی　　گرفتند پر مایگاں خیرگی
کنوں باز گردم بکردارِ سلم　　کہ چوں ریخت زِ ایرج ہمے خونِ گرم

رشک بُردنِ سلم بر ایرج و رائے زدن با تور در کارِ او

بجنبید مر سلم را دل ز جائے　　دگر گونہ تر شد بآئین و رائے
دلش چوں رفو شد بآز اندروں　　باندیشہ بنشست با رہنموں
نبودش پسندیدہ بخشش پدر　　کہ دادش بکہتر پسر تاجِ زر
بدل پر زکیں شد برخ پر ز چیں　　فرستنده فرستاد زی شاہِ چیں
فرستاد نزدِ برادر پیام　　کہ جاوید زی خرم و شاد کام

بگفت آنچه اندر دلِ اندیشه بود
بنزدِ برادر جهانگیر تور
بداں اے شہنشاہِ ترکان و چین
زِ گیتی زیاں کردہ مارا پسند
بہ بیدار دل بنگر ایں داستاں
سہ فرزند بودیم زیبائے تخت
اگر مہترم من بسال و خرد
گزشتہ زِ من تخت و تاج و کلاہ
سزد گر بمانیم ہر دو دژم
چو ایران و دشتِ یلان و یمن
سپارد ترا دشتِ ترکان و چین
بدیں بخشش اندر مرا پاے نیست
ہیونے فرستاد و بگزارد پاے
بچربی شنودہ ہمہ یاد کرد
چو ایں راز بشنید تورِ دلیر
چنیں داد پاسخ کہ با شہریار
کہ مارا بگاہِ جوانی پدر
درختے است ایں خود نشاندہ بدشت
ترا با من اکنوں بدیں گفت و گوے
زدن راے و ہشیار کردن نگاہ
زباں آورے چرب گوے از مہاں
بدو گفت کز من بگو ایں پیام
نباید کہ باید دلاور شکیب

ہیونے براں سو بر افگند زود
کہ بود از دلش راے و اندیشہ دور
گسستہ دلِ روشن از بہرِ گزیں
منش پست و بالا چو سروِ بلند
کزیں گونہ نشنیدی از باستاں
یکے کہتر از ما ہمہ آمد بہ بخت
زمانہ بمہرِ من اندر خورد
نزیبد مگر بر تو اے پادشاہ
کزیں سال پدر کرد بر ما ستم
یا برج دہد روم و خاور بمن
کہ از ما سپہدارِ ایراں زمیں
بمغزِ پدر اندروں راے نیست
بیامد بنزدیکِ توراں خداے
سرِ تورِ بے مغز پُر باد کرد
بر آشفت ناگاہ چوں تند شیر
بگو ایں سخن ہمچنیں یاد دار
ازیں گونہ بفریفت اے دادگر
کجا بارِ او خون و برگش کبشت
بباید برو اندر آورد روے
ہیونے بر افگندہ نزدیکِ شاہ
فرستاد نزدیکِ شاہِ جہاں
کہ اے شاہِ بینا دل و شادکام
بجائے فزونی و جائے فریب

نشاید درنگ اندرین کار هیچ | که خام آید آسایش اندر بسیچ
فرستاده چون پاسخ آورد باز | برهنه شد آن روی پوشیده راز
برفت این برادر ز روم آن ز چین | به زهر اندر آمیخته انگبین
رسیدند پس یک بدیگر فراز | سخن راندند آشکارا و راز

پیغام فرستادن سلم و تور به فریدون

گزیدند پس موبدی تیز ویر | سخن گوی و بینا دل و یادگیر
ز بیگانه پردخته کردند جای | سگالش گرفتند هر گونه رای
سخن سلم پیوند کرد از نخست | ز شرم پدر دیدگان را بشست
فرستاده را گفت ره در نورد | نباید که یابد ترا باد و گرد
برو زود نزد فریدون چو باد | بجز راه رفتنت کاری مباد
چو آیی بکاخ فریدون فرود | نخستین ز هر دو پسر ده درود
و دیگر بگویش که ترس خدای | بباید که باشد بهر دو سرای
جوان را بود رنج پیری امید | نگردد سیه موی گشته سپید
چو سازی درنگ اندرین جای تنگ | شود تنگ بر تو سرای درنگ
جهان مر ترا داد یزدان پاک | ز تابنده خورشید تا تیره خاک
همه باز رو خواستی رسم و راه | نکردی بفرمان یزدان نگاه
بجستی جز از کژی و کاستی | نکردی به بخش اندرون راستی
سه فرزند بودت خردمند و گرد | بزرگ آمده نیز پیدا ز خرد
ندیدی هنر با یکی بیشتر | کجا دیگری زو فرو برد سر
یکی را دم اژدها ساختی | یکی را بابر اندر افراختی
یکی تاج بر سر ببالین تو | بدو گشته روشن جهان بین تو
نه ما زو بمام و پدر کمتریم | که بر تخت شاهی نه اندر خوریم

ایا داد گر شہریارِ زمیں
اگر تاج زاں تارکِ بے بہا
سپاری بدو گوشۂ از جہاں
وگر نہ سوارانِ ترکان و چیں
فراز آورم لشکرے گرز دار
چو بشنید موبد پیام درشت
بدانساں بترمیں اندر آمد بپاے
بدرگاہِ شاہ آفریدوں رسید
بابر اندر آورده بالاے اوے
نشستہ بدر بر گراں مایگاں
بیک دشت بر بستہ شیر و پلنگ
ز چنداں گرانمایہ گردِ دلیر
سپہر یست پنداشت ایواں بجاے
برفتند بیدار کار آگہاں
کہ آمد فرستادۂ نزدِ شاہ
بفرمود تا پرده برداشتند
چو چشمش بروے فریدوں رسید
ببالا چو سرو و چو خورشید روے
دو لب پر ز خنده دو رخ پر ز شرم
فرستاده چوں دید سجده نمود
نشاندش فریدوں ہمانگہ ز پاے
بپرسیدش از دو گرامی نخست
دگر گفت کایں دشت و راہِ دراز

ہمیں داد ہرگز مباد آفریں
شود دور باید جہاں زور ہا
نشیند چو ما گشتہ از تو نہاں
ہم از روم گردانِ جوینده کیں
از ایران و ایرج بر آرم دمار
زمیں را ببوسید و بنمود پشت
کہ از باد آتش بجنبید ز جاے
بر آوردۂ دید سر نا پدید
زمیں کوہ تا کوہ پہناے اوے
بپرده درون جاے پر مایگاں
بدستِ دگر ژنده پیلانِ جنگ
خروشے بر آمد چو آواے شیر
بُدے لشکرے گردش اندر بپاے
بگفتند با شہریارِ جہاں
یکے پر منش مرد با دستگاه
ز اسپش بدرگاه بگذاشتند
ہمہ دیده و دل پر از شاه دید
چو کافور گردِ گلِ سرخ روے
کیانی زباں پر ز گفتار نرم
سراسر زمیں را ببوسہ بسود
سزاوار کردش یکے خوب جاے
کہ ہستند شاداں دل و تندرست
چگونہ رسیدی بہ شیب و فراز

فرستاده گفت ای گرانمایه شاه | مبیناد بی تو کسی پیشگاه
ز هر کس که پرسی بکام تو اند | همه پاک زنده بنام تو اند
منم بندهٔ شاه را نا سزا | چنین بر تن خویش نا پارسا
پیام درشت آوریدم بشاه | فرستنده پر خشم و من بیگناه
بگویم چو فرمایدم شهریار | پیام جوانان نا هوشیار
بفرمود پس تا زبان برگشاد | شنیده سخن سربسر کرد یاد

پیغام گزاردن فرستادهٔ سلم و تور به فریدون

فریدون بدو پهن بگشاد گوش | چو بشنید مغزش بر آمد بجوش
فرستاده را گفت کای هوشیار | ترا خود نبایست پوزش بکار
که من چشم خود هم چنین داشتم | همین بر دل خویش بگماشتم
بگو آن دو ناپاک بیهوده را | دو آهرمن مغز پالوده را
انوشه که کردید گوهر پدید | درود از شما خود بدینسان سزید
ز پند من ار مغزتان شد تهی | چرا از خرد تان نماند آگهی
ندارید شرم و نه ترس از خدای | شما را همانا خرد نیست و رای
مرا پیشتر قیر گون بود روی | چو سرو سهی قد و چون ماه روی
سپهری که پشت مرا کرد کوز | نشد پشت گردان بجایست نوز
شما را خماند همان روزگار | نماند خماننده هم پایدار
بدان برترین نام یزدان پاک | برخشنده خورشید و تاریک خاک
به تخت و کلاه و بناهید و ماه | که من بد نه کردم شما را نگاه
یکی انجمن کردم از بخردان | ستاره شناسان و هم موبدان
بسی روزگاران گذاشت اندرین | که کردیم بر داد بخش زمین
همه راستی خواستم زین سخن | ز کژی نه سر بود پیدا نه بن

همه نزدِ من بزدان بُد اندر نهان / همی داشتی خواستم زین جهان
چو آباد دادند گیتی به من / نجستم پراگندنِ انجمن
نگه هیچتان گفتم آباد تخت / سپارم بسه دیدهٔ نیک بخت
شما را کنون گر دل از رایِ من / بگشت و تاری کشید اهرمن
به بینید تا کردگارِ بلند / چنین از شما کرد خواهد پسند
یکے داستان گویم ار بشنوید / همان بر که کارید آن بدروید
چنین گفت با ما سخن رهنمای / جز این است جاوید ما را سرای
به تختِ خرد بر نشست آزِ تان / چرا شد چنین دیو انبازِ تان
بترسم که در چنگِ این اژدها / روان یابد از کالبدتان رها
مرا خود زگیتی گهِ رفتن است / نه هنگامِ تیزی و آشفتن است
و لیکن چنین گوید آن سالخورد / که بودش سه فرزندِ آزاد مرد
که چون آز گردد ز دلها تهی / همان خاک و هم گنجِ شاهنشهی
کسے کو برادر فروشد بخاک / سزد گر نخوانندش از آبِ پاک
جهان چون شما دید و بیند بسے / نخواهد شدن رام با هر کسے
کنون هرچه دانید کز کردگار / بود رستگاری بروزِ شمار
بجوئید و آن توشهٔ ره کنید / بکوشید تا رنج کوته کنید
فرستاده بشنید گفتارِ اوے / زمین را ببوسید و برگاشت روے
زِ پیشِ فریدون چنان بازگشت / تو گفتی که با باد انباز گشت

سخن گفتنِ فریدون با ایرج از پیغامِ سلم و تور

فرستادهٔ سلم چون گشت باز / شهنشاه بنشست و بگشاد راز
گرامی جهان جوے را باز خواند / همه بودنی پیشِ او باز خواند
ورا گفت کان دو پسر جنگ جوے / زِ خاور سوے ما نهادند روے

از اختر چنین اشت شان بهره خود
دگر شان ز دو کشور آبشخور اشت
برادرت چندان برادر بود
چو پژمرده شد روی رنگین تو
تو گر پیش شمشیر مهر آوری
دو فرزند من کز دو گوشه جهان
گرت سر بکار اشت بپسیچ کار
تو گر چاشت را دشت یازی بجام
نباید ز گیتی ترا یار جشت
نگه کرد پس ایرج پر هنر
چنین داد پاسخ که ای شهریار
که چون باد بر ما همی بگذرد
همی پژمراند گل ارغوان
بآغاز گنج است و فرجام رنج
چو بستر ز خاک اشت و بالین ز خشت
که هر چند چرخ از برش بگذرد
خداوند شمشیر و گاه و نگین
ازان تاجور نامداران پیش
چو دستور یابم من از شهریار
نباید مرا تاج و تخت و کلاه
بگویم که ای نامداران من
به بیهوده از شهریار زمین
به گیتی چه دارید چندین امید

که باشند شادان بکردار بد
که آن بوم ها را درشتی براشت
کجا مر ترا بر سر افسر بود
نگردد کسی گرد بالین تو
سرت گردد آسوده از داوری
بدیشان گشادند بر من نهان
در گنج بگشاید و بربند بار
وگرنه خورند ای پسر بر تو شام
بی آزاری و راستی یار تشت
بدان مهربان پاک و فرخ پدر
نگه کن بدین گردش روزگار
خردمند مردم چرا غم خورد
کند تیره دیدار روشن روان
پس از رنج رفتن ز جای سپنج
درختی چرا باید امروز کشت
تنش خون خورد بار کین آورد
چو ما دید بسیار و بیند زمین
ندیدند کین اندر آیین خویش
همان بگذرانم بد روزگار
شوم پیش هر دو دوان بی سپاه
چنان چون گرامی تن و جان من
مدارید خشم و مجویید کین
نگر تا چه بد کرد با جمشید

بفرجام شد ہم زِ گیتی بدر ‌‌ ‌ نماندش ہماں بخت و تاج و کمر
مرا با شُما ہم بفرجام کار ‌ ‌ بباید چشیدن بدِ رُوزگار
بباشیم با یکدِگر شادماں ‌ ‌ شویم ایمن از دُشمنِ بدگماں
دِلِ کینہ ور شاں بدیں آورم ‌ ‌ سزاوار نزد آنکہ کیں آورم
فریدُوں چو بشنید گُفتارِ اوے ‌ ‌ دِلش شادماں شد بدیدارِ اوے
بدو گُفت شہ اے خردمندِ پُور ‌ ‌ برادر ہمے رزم جوید تو سُور
مرا ایں سخن یاد باید گرفت ‌ ‌ زِ مہ روشنائی نباشد شگفت
زِ تو پُر خرد پاسخ ایدُوں سزید ‌ ‌ دِلت مہر و پیوندِ ایشاں گزید
ولیکن چو جان و سرِ بے بہا ‌ ‌ نہد بخرد اندر دم اژدہا
چہ پیش آیدش جز گزایندہ زہر ‌ ‌ کِہ از آفرینش چُنیں است بہر
ترا اے پسر گر چُنیں است راے ‌ ‌ برآرائے کار و بپرداز جاے
پرستندہ چند از میانِ سپاہ ‌ ‌ بفرمائے کآیند با تو براہ
زِ دردِ دِل اکنُوں یکے نامہ من ‌ ‌ نویسم فرستم بداں انجمن
مگر باز بینم ترا تندرُست ‌ ‌ کِہ روشن روانم بدیدارِ تُست

رفتنِ ایرج با نامۂ فریدوں نزدِ سلم و تور

یکے نامہ بنوشت شاہِ زمیں ‌ ‌ بخاور خُدا و بسالارِ چیں
چُنیں گُفت کایں نامۂ پندمند ‌ ‌ بنزدِ دو خورشیدِ گشتہ بلند
دو سنگی دو جنگی دو شاہِ زمیں ‌ ‌ میانِ کیاں چُوں درخشاں نگیں
از آں کس کِہ ہر گُونہ دیداو جہاں ‌ ‌ شُدہ آشکارا برو بر نہاں
گرایندۂ تیغ و گُرزِ گراں ‌ ‌ فروزندۂ تاجدار افسراں
نمایندۂ شب بروزِ سپید ‌ ‌ گشایندۂ گنج بیش از اُمید
کنُوں رنجہا گشت آساں بروے ‌ ‌ برو خلقِ گیتی در آوردہ رُوے

نخواہم ہمے خویشتن را کلاہ
سہ فرزند را خواہم آرام و ناز
برادر کزو بود دِل تاں بدرد
دواں آمد از بہرِ آزارِ تاں
بیفگند شاہی شما را گزید
زِ تخت اندر آمد بزین برنشست
بداں کو بسال از شما کہتر است
گرامیش دارید و توشہ خورید
چو از بودنش بگزرد روز چند
نہادند بر نامہ بر مُہرِ شاہ
بشد با تنے چند برنا و پیر
چو تنگ اندر آمد بنزدیکِ شاں
پذیرہ شدندش بآیینِ خویش
چو دیدند روے برادر بہ مہر
دو پُرخاش جو با یکے نیک خوے
دو دِل پُر زِ کینہ یکے دِل بجاے
بایرج نگہ کرد یکسر سپاہ
بے آرام شاں دِل شد از مہرِ اوے
سپاہِ پراگندہ شد جفت جفت
کہ اینت سزاوارِ شاہنشہی
بہ لشکر نگہ کرد سلم از کراں
بہ لشکر گہ آمد دلے پُر زِ کیں
سرا پردہ پرداخت از انجمن

نہ آگندہ گنج و نہ تخت و سپاہ
از آں پس کہ بُردیم رنج دراز
وگرچہ نزد بر کسے بادِ سرد
ہماں آرزومندِ دیدارِ تاں
ہمچناں کز رہِ نامداراں سزید
برفت و میاں بندگی را ببست
بہ مہر و نوازندگی در خور است
چو پروردہ تن شد رواں پروریدِ
فرستید نزدِ منش ارجمند
بایواں بر ایرج گزین کرد راہ
ہمچناں چوں بود راہ را ناگزیر
نبود آگہ از راے تاریکِ شاں
سپہ سربسر باز بردند پیش
یکے تازہ تر بر کشادند چہر
رگرفتند پرسش نہ بر آرزوے
برفتند ہر سہ بہ پردہ سراے
کہ او بد سزاوارِ تخت و کلاہ
دِل از مہر و دیدہ پُر از چہرِ اوے
ہمہ نامِ ایرج بُد اندر نہفت
جز این را مبادا کلاہِ مہی
سرش گشت زاں کار یکسر گراں
جگر پُر زِ خوں ابرواں پُر زِ چیں
خود و تور بنشست با راے زن

سخن شد پژوہیدہ از ہر درے | زِ شاہی و تاج و زِ ہر کشورے
بتور از میانِ سخن سلم گفت | کہ یک یک سپاہ از چہ گشتند جفت
بہنگامۂ باز گشتن زِ راہ | ہمانا نہ کردی بہ لشکر نگاہ
کہ چنداں کجا راہ بگذاشتند | یکے چشم زِ ایرج نہ برداشتند
ہم از چارہ تدبیر گردش بسے | بداں تا بدو بنگرد ہر کسے
بہ بینند ایں فرّو آہنگِ اوے | بدل بر گزینند پیوندِ اوے
سپاہِ دو شاہ از پذیرہ شدن | دِگر بود و دیگر بباز آمدن
از ایرج دلِ ما ہمہ تیرہ بود | بر اندیشہ اندیشہا بر فزود
سپاہِ دو کشور چو کردم نگاہ | ازیں پس جز اورا نخواہند شاہ
اگر بیخ او نگسلانی زِ جاے | زِ تختِ بلند اوفتی زیرِ پاے
بریں گونہ از جاے برخاستند | ہمہ شب ہمے چارہ آراستند

کشتہ شدنِ ایرج بدستِ برادرانش

چو برداشت پردہ زِ پیش آفتاب | سپیدہ بر آمد بپالودہ خواب
دو بیہودہ را دل بر آں کار گرم | کہ دیدہ بشویند ہر دو زِ شرم
برفتند ہر دو گرازاں زِ جاے | نہادند سر سوے پردہ سراے
چو از خیمہ ایرج برہ بنگرید | پُر از مہرِ دل پیش ایشاں دوید
برفتند با او بہ خیمہ درون | سخن بیشتر بر چرا رفت و چون
بدو گفت تور ار تو از ما کہی | چرا بر نہادی کلاہِ مہی
ترا باید ایران و تختِ کیاں | مرا بر درِ ترک بستہ میاں
برادر کہ مہتر بخاور برنج | بسر بر ترا افسر و زیر گنج
چنیں بخششے کاں جہانجوے کرد | ہمہ سوے کہتر پسر روے کرد
چو از تور بشنید ایرج سخن | یکے خوب تر پاسخ افگند بن

بدو گفت کاے مهتر نام جوے — اگر کام دل خواهی آرام جوے
نه تاج کئی خواهم اکنوں نه گاه — نه نام بزرگی نه ایراں سپاه
من ایراں نخواهم نه خاور نه چیں — نه شاهی نه گسترده روے زمیں
بزرگی که فرجام آں تیرگیست — بداں برتری بر بباید گریست
سپهر بلند ار کشد زین تو — سرانجام خشت است بالین تو
مرا تخت ایراں اگر بود زیر — کنوں گشتم از تاج و از تخت سیر
سپردم شما را کلاه و نگیں — مدارید با من شما نیز کیں
مرا با شما نیست جنگ و نبرد — نباید بمن هیچ دل رنجه کرد
زمانه نخواهم بآزار تاں — وگر دور مانم ز دیدار تاں
جز از کهتری نیست آئین من — نباشد بجز مردمی دین من
چو بشنید تور این همه سر بسر — بگفتارش اندر نیاورد سر
نیامدش گفتار ایرج پسند — نه نیز آشتی نزد او ارجمند
ز کرسی بخشم اندر آورد پاے — همیگفت و مے جست هرباں ز جاے
یکایک برآمد ز جاے نشست — گرفت آں گراں کرسئ زر بدست
بزد بر سر خسرو تاجدار — ازو خواست ایرج بجاں زینهار
نیامدت گفت ایچ ترس از خداے — نه شرم از پدر خود همینست راے
مکش مر مرا کت سرانجام کار — بگیرد بخون منت روزگار
مکن خویشتن را ز مردم کشاں — کزیں پس نیابی خود از من نشاں
پسندی و هم داستانی کنی — که جاں داری و جاں ستانی کنی
بسنده کنم زیں جهاں گوشهٔ — بکوشش فراز آورم توشهٔ
میازار مورے که دانه کش است — که جاں دارد و جان شیریں خوش است
سیاه اندروں باشد و سنگدل — که خواهد که مورے شود تنگدل
بخون برادر چه بندی کمر — چه سوزی دل پیر گشته پدر

جهان خواستی یافتی خون مریز — مکن با جهاندار یزدان ستیز
سخن چند بشنید و پاسخ نداد — دلش بود پر خشم و سر پر ز باد
یکی خنجر از موزه بیرون کشید — سراپای او چادر خون کشید
بدان تیز زهر آبگون خنجرش — همی کرد چاک آن کیانی برش
فرود آمد از پای سرو سهی — گسست آن کمرگاه شاهنشهی
دوان خون بر آن چهرهٔ ارغوان — شد آن نامور شهریار جوان
سر تاجور از تن پیلوار — به خنجر جدا کرد و برگشت کار
جهانا بپروردیش در کنار — وز آن پس ندادی بجان زینهار
نهانی ندانم ترا دوست کیست — بر آن آشکارت بباید گریست
چو شاهان بکینه کشی خیره خیر — ازین دو ستمگاره اندازه گیر
بیاگند مغزش به مشک و عبیر — فرستاد نزد جهانبخش پیر
چنین گفت کاینک سر آن نیاز — که تاج نیاگان بدو گشت باز
کنون خواه تاجش ده و خواه تخت — شد آن شاخ گستر نیازی درخت
برفتند باز آن دو بیداد شوم — یکی سوی چین و یکی سوی روم

آوردن تابوت ایرج نزد فریدون

فریدون نهاده دو دیده براه — سپاه و کلاه آرزومند شاه
چو هنگام برگشتن شاه بود — پدر زان سخن خود کی آگاه بود
همی شاه را تخت فیروزه ساخت — همان تاج را گوهر اندر نشاخت
پذیره شدن را بیاراستند — می و رود و رامشگران خواستند
تبیره ببردند و پیل از درش — بیستند آذین همه کشورش
بدین اندرین بود شاه و سپاه — یکی گرد تیره بر آمد ز راه
هیونی برون آمد از تیره گرد — نشسته برو بر سواری بدرد

خروشاں بزاری و دل سوگوار
بتابوتِ زر اندروں پرنیاں
ابا نالہ و آہ و با روے زرد
زِ تابوتِ زر تختہ برداشتند
زِ تابوت چوں پرنیاں برکشید
بیفتاد ز اسپ آفریدوں بخاک
سیہ شد رخاں دیدگاں شد سپید
چو خسرو بداں گونہ آمد زِ راہ
دریدہ درفش و نگونسار کوس
تبیرہ سیہ کردہ و روے پیل
پیادہ سپہبد پیادہ سپاہ
خروشیدنِ پہلواناں بدرد
مبر خود بمہرِ زمانہ گماں
بدیں گونہ گردد بما بر سپہر
چو دشمنش گیری نمایدت چہر
یکے پند گویم ترا من درشت
سیہ داغ دلِ شاہ با ہاے ہوے
بروزے کجا جشنِ شاہاں بدے
فریدوں سرِ شاہِ پورِ جواں
بر آں تختِ شاہنشہی بنگرید
برافشاند بر تخت خاکِ سیاہ
ہمے سوخت کاخ و ہمے خست روے
میاں را بزنارِ خونیں ببست

یکے زرِّ تابوتش اندر کنار
نہادہ سرِ ایرج اندر میا
بہ پیشِ فریدوں شد آں شوخ م
کہ گفتارِ او خیرہ پنداشتن
بریدہ سرِ ایرج آمد پدی
سپہ سربسر جامہ کردند چاک
کہ دیدن دگر گونہ بودش امی
چنیں باز گشت از پذیرہ سپا
رخِ نامداراں برنگِ آبنوس
پراگندہ بر تازی اسپانش نیل
پر از خاک بر سر گرفتند را
کناں گوشت بازو بر آں رادمرد
نہ نیکو بود راستی از کماں
بخواہد ربودن چو پژمود چہر
دگر دوستت خواند نہ بینیش رو
دل از مہرِ گیتی ببایدت شست
سوے باغِ ایرج نہادند رو
ورا بیشتر جشنگاہ آں بدے
بیامد ببر بر گرفتہ نوال
سرِ تخت را تیرہ بے شاہ دید
بکیواں بر آمد فغانِ سپاہ
ہمے ریخت اشک و ہمے کند موے
بفگند آتش اندر سراے نشست